Cat

"ھوالخبیر"

تا ہوں عددِ چاردہ معصوم تمام　　　الحمد کے ثبات آئے دوبار آئے　(دبیرؔ)

# بدرِ کامل

اسم تاریخی

# گلستانِ خبیر

۱۳۷۳ھ

## حصّہ اول

منجملہ چودہ مرثیوں کے پانچ معصوموں کے حال میں پانچ مرثیے

مصنّفہ

حسّانِ اہلبیت سیّد سیّد سرفراز حسین رضوی خبیرؔ لکھنوی

ارشد تلامذہ حضرت اوجؔ اعلی اللہ مقامہ

صدر دروازہ عزاخانہ مقبول، خاص باغ تو تعمیر کردہ سرکار والاتبار، ہز ہائینس نواب سید رضا علیخاں بہادر دام اقبالہم العالی آف رامپور




خبیر

# نمونہ تحریر

سید سرفراز حسین خبیر

خاتمہ

حمد خلاق دوسرا پڑھتے ہیں - پھر نعت نبی صلِ علیٰ پڑھتے ہیں
قرآن اور آل نبی سنتے ہیں - ہم فاتحہ پڑھ کے مرثیہ پڑھتے ہیں

(خبیر)

بدر کامل یعنی اس کامل کی یہ تصنیف ہے
جو شناسائے چاردہ معصوم سے کامل ہوا

# فہرست



ہم کو خادم اوج و دبیر کہتے ہیں ۱۹۵۱ء محب محمد صادق خبیر کہتے ہیں

الف

تاہوں عدد چار دہ معصوم تمام ——— الحمد کے سات آئے دوبار آئے

(دبیر)

# بدرِ کامل

## حصۂ اول

اسم تاریخ گلستان خبیر ۱۳۷۳ ھ ہجری

منجملہ چودہ مرثیوں کے سات معصوموں کے حال میں سات مرثیے

مصنفہ

حسان اہلبیت سید سرفراز حسین صاحب رضوی خبیر لکھنوی

ارشد تلامذہ حضرت آوج اعلی اللہ مقامہ

کتاب ہذا حسب فرمائش سید اعزاز حسین عرف سید محمد محسن صاحب رضوی مدظلہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ میں طبع ہوئی

ملنے کا پتہ

ممتاز بک ایجنسی نخاس لکھنؤ

قیمت علاوہ محصول ڈاک

۶/ ۲

# باسمہ

میں نہایت ادب کے ساتھ یہ مجموعۂ مراثی علیا حضرت ثریا رفعت مخدومہ محترمہ شمع حریم عفت ہر ہائینس رفعت زمانی بیگم صاحبہ دامت اقبالہا آف رامپور کے نام نامی سے بعد حصول اجازت معنون کرتا ہوں، جناب ممدوحہ حج و زیارت سے بھی مشرف ہو چکیں ہیں عزاداری میں خاص انہماک رکھتی ہیں، ذاکرین اور مداحین اہلبیت کی قدردانی فرماتی ہیں خود بھی بہترین ادبی ذوق رکھتی ہیں نوحے اور سلام تصنیف فرماتی رہتی ہیں، صدہا امور خیر علیا حضرت کی بدولت انجام پاتے ہیں اس مجموعہ مراثی کی اشاعت میں بھی مکمل طور پر اعانت فرمائی ہے پروردگار عالم جناب موصوفہ کو تا ظہور حضرت قائم آل عبا زندہ سلامت رکھے اور توفیقات میں ترقی عطا فرمائے

دعاگو خبیر

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورے مصحف کے ایک سو چودہ ہیں — کامل چودہ سے مل کے قرآن ہوا
(دبیر)

جب سے میں نے مرثیہ کہنا شروع کیا اُسی وقت سے میرے دل میں یہ تمنا تھی کہ چودہ مرثیے ذرا ربط کے ساتھ ایسے کہوں جن میں چودہ معصوموں کا حال علیحدہ علیحدہ نظم ہو، خدا کے فضل و کرم، محمد و حسین کی مدد اور اساتذہ مرحومین کی برکت روح سے میں اس ارادہ میں کامیاب ہوا، آج میں وہ چودہ مرثیے اہل ایمان کی خدمت میں اس طرح پیش کر رہا ہوں کہ اس مجموعے کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے میں سات مرثیے شائع ہو رہے ہیں۔

یہ میری چھتیس[36] سال کی کوشش ہے وہ اس طرح کہ کبھی اس سلسلے کا کوئی مرثیہ کہہ لیا پھر دوسرے احوال میں عرض کرتا رہا، بلکہ سب سے پہلے خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے حال میں مرثیہ عرض کیا اور اس کے بعد چودھواں مسدس جس میں حضرت حجتؑ کے واقعات نظم کیے ہیں، کبھی دو دو مرثیے مسلسل کہے آخر میں گیارہویں امام علیہ السلام کا حال کہا زمانہ تصنیف ہر مرثیے کے آخر میں درج ہے۔

دیانت کے خلاف ہے اگر میں یہ امر پوشیدہ رکھوں کہ واقعات کی فراہمی میں کتب و تواریخ کے علاوہ مجھکو دبیر[1]، اوج[2] منیر[3]. فراست[4] اور تشفی[5] (مرحومین) کے کلام سے مدد ملی علاوہ ان بزرگوں کے اور کسی استاد کا کلام ان احوال میں مجھکو دستیاب نہیں ہوا دیگر اساتذہ نے بھی ضرور فرمایا ہوگا مگر میری نظر سے نہیں گذرا

---

۱ـ دبیر مرحوم کے چودہ مرثیے چودہ جلدوں میں چھپے ہیں ہر جلد کی ابتدا ایک معصوم کے حال سے ہوئی ہے پندرہویں جلد میں مثنوی احسن القصص ہے جس میں مرزا صاحب مرحوم نے چاردہ معصومینؑ کے فضائل نظم فرمائے ہیں ۲ـ استاذی حضرت اوج مرحوم کے بعض مرثیوں سے مجھے مدد ملی۔

۳ـ منیر شکوہ آبادی جو مرثیے اور مداحی میں مرزا دبیر کے شاگرد تھے ان کی مثنوی معراج المضامین چاردہ معصومینؑ کے احوال میں لاجواب ہے۔

۴ـ استاذی میر فراست حسین صاحب مرحوم رئیس زید پور کی ایک جلد بارہ کامل

بقیہ نوٹ دوسرے صفحہ پر ملاحظہ

میں نے ان مرثیوں میں صحت واقعات کا بہت لحاظ رکھا ہے لیکن نہ میں کوئی مورخ ہوں نہ علم الرجال کا ماہر ممکن ہے کوئی روایت ایسی نظم ہو گئی ہو جو کسی مستند کتاب میں نہ ملے مگر میں نے گڑھ کر کوئی واقعہ نہیں کہا ہے اگر زبان حال سے کام لیا ہے تو اکثر جگہ اشارہ کر دیا ہے ۔

شاعری میں استادی جناب مرزا محمد جعفر صاحب اوجؔ مرحوم خلف و جانشین خدائے سخن حضرت دبیرؔ مغفور کے اصول کی پابندی کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اغلاط لفظی و معنوی سے کلام پاک رہے پھر بھی کہیں کہیں مجبور ہو گیا ہوں جس کی اہل فن سے معافی چاہتا ہوں اس کلام کو فنی حیثیت سے نہ ملاحظہ فرمائیے بلکہ میری خالص نیت کا آئینہ تصور فرمائیے ۔

یہ مجموعہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ کو مکمل ہوا اس لئے اس کا تاریخی نام "گلستان خبیر" رکھا اور اصل نام بدر کامل دو حصوں میں اس لئے تقسیم کیا کہ ضخامت زیادہ ہوئی جا رہی تھی ۔ اور شاید حصہ دوم حصہ اول سے زیادہ ضخیم ہو۔ وہ بھی زیر طبع ہے جس معصوم کے حال میں مرثیہ ہے اس کی زیارت تاریخ ولادت وفات اور جائے دفن بھی درج ہے

ہیچمدان خبیرؔ

---

سلہ بقیہ صفحہ سابق
چاردہ معصومینؑ کے احوال میں ہے اور ایک جلد ماہ تمام صرف فضائل میں ۔

سلہ ۵ نواب باقر علی خاں تشفیؔ مرحوم میرے نانا نواب مہدی علی خاں مرحوم کے ابن عم تھے ان کے متعدد مراثی معصومین کے احوال میں جو انکی سات جلدوں میں منجملہ چھ جلدوں کے طبع ہوئے ہیں ۔

سلہ ۶ سنا ہے حضرت صفیرؔ بلگرامی مصنف جلوۂ خضر نے جو وہ مرثئے ان احوال میں نظم فرمائے ہیں گر میرے مطالعہ میں نہیں آئے ۔ صفیرؔ مرحوم غزل میں غالب کے اور مرثئے میں دبیرؔ کے شاگرد تھے ۱۲

# مجموعۂ عرفان حصہ [illegible]

[illegible]

مطبوعہ

بنظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

# زیارت حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باسمہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ
ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا صِفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
وَاَشْھَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَ
جَاھَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ رَبِّکَ وَعَبَدْتَہٗ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاکَ اللّٰہُ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

| | |
|---|---|
| تاریخ ولادت باسعادت ۱۷ ربیع الاوّل سنہ ۱ عام الفیل | تاریخ وفات ۲۸ ماہ صفر سنہ ۱۱ھ |

جائے دفن مدینہ منوّرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معمورۂ عرفانِ خدا سینہ ہی میرا
محوِ درِ مقصود سے گنجینہ ہی میرا
فانوسِ تجلی دلِ بے کینہ ہی میرا
توحید نما خلق میں آئینہ ہی میرا
اُمیدوں کے جھرمٹ میں وہ یکتا نظر آیا
کثرت میں بھی وحدت کا تماشا نظر آیا

ط

نازاں ہیں نگاہیں کہ بصارت ہی وہی ہے
بجلی کی تڑپتی ہوئی حالت میں وہی ہے
لہکے ہوئے سبزے کی طراوت میں وہی ہے
شاخِ گلِ نورس کی نزاکت میں وہی ہے
اپنوں کیلئے وجہ شرف غیر کی نازش
کعبے کا وہی فخر وہی دیر کی نازش

ط

زاہد ہمیں گنتا رہا تسبیح کے دانے
شبنم پہ کہیں نام لیا اُس کا ہوا نے
گلشن میں شگوفوں کو سنوارا جو ادا نے
بھر کر نفسِ سرد کہا بادِ صبا نے
گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
او خانہ بر اندازِ چمن کچھ تو ادھر بھی

ط

ہے خار میں بھی رنگِ حقیقت چمن افروز
شبنم سے کہیں دامنِ گل ہے گہر اندوز
دل بول اٹھا جب نالۂ بلبل کا بڑھا سوز
اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
در بزم کسے واقفِ آں راز نیامد
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

ط

ہے پھول کی نکہت میں بھی اک شان اُسی کی
ہے بلبل کی جلوت میں بھی اک شان اسی کی
ہے شمس کی طلعت میں بھی اک شان اُسی کی
ہے چرخ کی رفعت میں بھی اک شان اُسی کی
ہر پنکھڑی میں اُس گلِ امید کو دیکھا
ذروں میں بھی ہم نے اُسی خورشید کو دیکھا

۶

دل اُن کو بھاتی ہیں یہ عرفان کی باتیں
بلبل ہی سمجھتی ہے گلستان کی باتیں
مومن کو پسند آتی ہیں ایمان کی باتیں
یہ صورت و معنی میں ہیں قرآن کی باتیں
دل معرفت و یادِ خدا سے دوسرا کو
پائی ہے زباں مصحفِ ناطق کی ثنا کو

۷

وہ مصحفِ ناطق ہے جو محبوبِ الٰہی
کونین میں ہے طالب و مطلوبِ الٰہی
عالم کا مربی ہوا مربوبِ الٰہی
قرآن سے پہلے تھا یہ مکتوبِ الٰہی
کرسی کا نشاں تھا نہ پتا لوح و قلم کا
تصویرِ حدوث اس کی تھی آئینہ قدم کا

۸

گردوں تھے نہ اختر تھے نہ یہ شمس و قمر تھے
دریا تھے نہ موجیں تھیں نہ آتش نہ شرر تھے
جنگل تھے نہ گلشن تھے ثمر تھے نہ شجر تھے
طائر تھے نہ نغمے تھے نہ نغموں کے اثر تھے
مستورِ حجابِ عظمت نورِ نبی تھا
وہ ذات تھی یا شکلِ صفت نورِ نبی تھا

۹

اس نور سے ارشادِ الٰہی ہوا اکبار
تجھ میں ہی مری قدرت کے نہاں جو ہیں آثار
مضمر ہیں تری ذات میں یکسر مرے انوار
تو میری ہدایت کے خزینوں کا ہے مختار
میں تیرے لیے جن و ملک خلق کروں گا
شمس و قمر و ارض و فلک خلق کروں گا

۱۰

ہو شب کا سویرا کہ سحر کا ہو سپیدا
ہر چیز کروں گا میں ترے واسطے پیدا
عاشق ہوں میں تیرا تری اولاد کا شیدا
عترت سے تری عالم مرا ہوگا ہویدا
منظور ہے توحید کا تا حشر سبق ہو
بندوں کیلئے آل تری حجتِ حق ہو

### ۱۱

جب ہو چکی یہ لطف عنایات کی گفتار
دو حرفوں سے کونین بنا کے گئے اک بار
یوں سب پہ کھلا پھر شرف احمد مختار
پیشانی آدم کو کیا مطلع انوار
یہ نور بنا شاہد و مشہود ملائک
فرمان خدا سے ہوا مسجود ملائک

### ۱۲

یہ نور حجابات میں کیا بنکے رہا ہے
قندیل در عرش علا بنکے رہا ہے
پھر طور پہ یہ نور خدا بنکے رہا ہے
شمع ید بیضا میں ضیا بنکے رہا ہے
حسن رخ یوسف نے صفا پائی اسی سے
یعقوب کو حاصل ہوئی بینائی اسی سے

### ۱۳ (مطلع)

اے صل علیٰ ذات خوش انجام محمد
خالق کی ہے رحمت کرم عام محمد
امت کیلئے عام ہے انعام محمد
ایمان نگیں پر ہے رقم نام محمد
اس نام نے مفلس کو بھی سلطان بنایا
تھے خاک نشیں جن کو سلیمان بنایا

### ۱۴

تھا نور پیمبر کا خدا آپ نگہبان
کیونکر نہ خلیل انکے مراتب پہ ہوں قرباں
تھا صلب میں نور احمد مرسل کا جو پنہاں
گل ہو کے ہوئی آتش نمرود گلستاں
اس نور کے اعجاز کی یہ جلوہ گری تھی
شعلوں کی لپک موج نسیم سحری تھی

### ۱۵

وہ آگ تھی یا آتش گل جلوہ فروزاں
قدرت نے عجب رنگ دکھایا سر میداں
اٹھ اٹھ کے دھواں بنگیا تھا ابر دواماں
دبکی ہوئی چنگاریاں تھیں لالے کی کلیاں
لرزاں تھے شرارے کہ مچلتے ہوئے پودے
بڑھتے ہوئے شعلے تھے کہ پھلتے ہوئے پودے

۱۶

اس معجزے سے قبل ولادت ہوا روشن
کرسکتا ہے یہ نارِ جہنم کو بھی گلشن
پیدا ہوا جب وہ شرفِ وادیٔ ایمن
آتشکدۂ ایران کا گُل ہو گیا فوزن
تھرّائی زمیں عرب سے تا جن و بشر سے
کسریٰ کا جلو خانہ ہلا جس کے اثر سے

۱۷

خود خانۂ کعبہ نے کیا شکر کا سجدا
تھی ساتھ ہی تکبیر کے آواز یہ پیدا
صد شکر گیا کفر و ضلالت کا زمانا
بے باک ہوا آج مقدر مرا پلٹا
دن پھر گئے فیضِ قدمِ شاہِ امم سے
بت دور ہوئے جاتے ہیں اب طاقِ حرم سے

۱۸

کونین میں میلادِ نبی کا یہ اثر تھا
تھے ارض و فلک محوِ ثنا خوانیٔ مولا
کیا مصلحتِ حق میں ہے انسان کا چارا
تھے بطن ہی میں باپ کا جب اٹھ گیا سایا
محروم رہے راحتِ آغوشِ پدر سے
چھ سال کے تھے آپ کہ ماں اٹھ گئیں سر سے

۱۹

دو سال رہے سایۂ جد میں شہِ والا
جب وہ بھی سدھارے طرفِ عالمِ بالا
قربانِ عنایاتِ خداوندِ تعالیٰ
ماں باپ سے بڑھ کر ہی وہی پالنے والا
عمراں کا ادھر پیار ادھر حق کی مدد بھی
فرزند تھے جانی تھیں بنتِ اسد بھی

۲۰

تھی دونوں کے دل کو ہی حضرت سے محبت
ماں باپ کو اولاد سے جو ہوتی ہے الفت
وہ پیار، وہ اخلاص، وہ شفقت، وہ عنایت
بیکل شب [illegible] ہو جو ہوں ان کی طبیعت
شکوں سے جب رخ ہو قرباں ہوئے دونوں
چپ چپ کبھی دیکھا تو پریشاں ہوئے دونوں

۲۱

گر بنت اسد نے کبھی ہنستا ہوا پایا
خوش ہو گئیں اور پہ محبت سے بٹھایا
اس گل کو سدا باد مخالف سے بچایا
کھانا بھی انھیں اوروں سے پہلے ہی کھلایا
شیرازہ صفت جان بھتیجے پہ فدا تھی
مالک نظر بد سے بچائے یہ دعا تھی

۲۲

راتوں کو سدا لوریاں دے دے کے سلانا
منھ دیکھ کے الجھی ہوئی زلفوں کو بنانا
بیچین کبھی بستر راحت پہ جو پانا
آہستہ سے پہلو میں بہ آرام لٹانا
مرغوب تھی آنکھوں کو جو دلدار کی صورت
سوتیں نہ کبھی نرگس بیمار کی صورت

۲۳

یہ ان کا تھا حال اور ابو طالب خوش ذات
جب گھر سے کہیں جاتے تھے رکھتے تھے یہی بات
اول ہی سے شائستہ تھی حضرت کی جو عادات
تھی سب کی زباں پہ یہ صفت آپ کی دن رات
عزت تھی وہ چندے کہ باعث ہے وطن کی
آفاق میں شہرت ہوئی اخلاق حسن کی

۲۴

گزرے اسی صورت سے کئی سال کئی ماہ
جب تیرہ برس کے ہوئے سلطان حق آگاہ
اک بار ابو طالب ذی قدر کے ہمراہ
جاتا تھا سوئے شام وہ شاہنشہ ذی جاہ
ہر چند کہ صحرا میں نہ سایہ بھی کہیں تھا
یمن قدم شاہ سے فردوس بریں تھا

۲۵

دیکھا کسی راہب نے شہ دیں کو سراپا
پاس آ کے ابو طالب ذی شاں کے وہ بولا
اس بچے سے اک شان بڑی ہوگی ہویدا
تم اس کو لعینوں کی شرارت سے بچانا
ہر چند سزا ظلم کی بھی پائیں گے دشمن
پر جتنے یہودی ہیں وہ ہو جائینگے دشمن

۲۶

گھر جاؤ، ہٹاؤ نہ سفر کے یہ صعوبات
پلٹے یہ سخن سنکے ابوطالبؑ خوش ذات
سب بھانپ گئے تھے راہب نے جو تشریح کی بات
وقت آیا رسالت کا تو کیا ظلم تھا ہیہات
ہر ایک یہودی ہوا ایمان کا دشمن
عزت کا عدو کوئی، کوئی جان کا دشمن

۲۷

تھا دل کو زمانے کی عداوت سے نہ کچھ غم
بڑھتا ہی رہا مرتبۂ سیدِ عالم
ظاہر ہوئے یوں معجزوں پر معجزے پیہم
باقی نہ رہا مسئلۂ دیں کوئی مبہم
پانے لگا انجام ہر اک کارِ رسالت
سرکار ہوئی آپ کی سرکارِ رسالت

۲۸

وہ دینِ خدا اوج پہ وہ کفر کی پستی
دنیا سے وہ اٹھتی ہوئی اصنام پرستی
ہر چند گرانقدر تھی ایمان کی ہستی
مومن کیلئے جنسِ شفاعت ہوئی سستی
فضل و کرمِ خالقِ علام میں آیا
جس نے کلمہ پڑھ لیا اسلام میں آیا

۲۹

کرتے تھے یہ تبلیغ نبیؐ دینِ خدا کی
رغبت کی نظر جانبِ دنیا نہ ذرا کی
مرغوب تھی حق کو جو ادا صبر و رضا کی
سوچی سے سوا آپ کو توقیر عطا کی
افزوں یہ ہوا دین کے سرتاج کا رتبہ
محبوب کو بخشا گیا معراج کا رتبہ

۳۰

تھی شانِ خدا یا شبِ معراج کا منظر
وہ دوش پہ لٹکے ہوئے گیسوئے معنبر
تھے طالعِ بیدار کہ چھٹکے ہوئے اختر
تھا برج کی قسمت کا ستارہ مہِ انور
اک وجد کا عالم تھا ہوا جھوم رہی تھی
پیشانیٔ مہ کاہکشاں چوم رہی تھی

۳۱

اے صلِّ علیٰ کشف و کرامات کی وہ رات
عاشق کے لیے فخر و مباہات کی وہ رات
مشتاق نگاہوں کے اشارات کی وہ رات
دو چاہنے والوں میں ملاقات کی وہ رات
وہ دھوم کی دعوت وہ مدارات کی باتیں
دن رات سنا کیجیے اُس رات کی باتیں

۳۲

وہ رات تھی یا مردمکِ دیدۂ غزالاں
یا رنگ کسی کا لبِ خوباں پہ نمایاں
یا نقشِ سویدائے دلِ صاحبِ ایماں
یا چشمِ بصیرت کے لیے سرمۂ عرفاں
یا رنگِ سیہ پوششِ کعبہ کا عیاں تھا
یا سجدے کا جبریل کے ماتھے پہ نشاں تھا

۳۳

اُس شب کا فسانہ ہے حقیقت کا ترانہ
فرمانِ الٰہی سے وہ جبریل کا آنا
وہ سرورِ کونین کو آرام میں پانا
وہ پائے ادب چوم کے حضرت کو جگانا
سمجھے ہوئے تھے ناز کی خو نے محمدؐ
آنے نہ دیا بل سرِ ابروئے محمدؐ

۳۴

جبریلؑ کی وہ عرض حضورِ شہِ ذی جود
حضرت کی ملاقات کا مشتاق ہے معبود
ہیں طالبِ دید اہلِ جناں دل سے خوشنود
ہوں زینتِ زیں پہ سواری بھی ہے موجود
فردوس سے با ساز و یراق آیا ہوا ہے
مولا کی سواری کو براق آیا ہوا ہے

۳۵

سنتے ہی کیا شکرِ خدا شاہِ اُمم نے
پُر نور کیا دامنِ زیں شمعِ حرم نے
مرکب کے قدم دوشِ ہوا پر لگے جمنے
کہتے تھے ملک حال یہ دیکھی نہیں ہم نے
طے کرتا ہے دم میں فلکِ ہفت طبق کو
وہ قدرتِ حق لے کے چلی رحمتِ حق کو

۳۶

انداز حسینوں کو سکھاتا ہوا مرکب
پریوں کو بھی دیوانہ بناتا ہوا مرکب
ہر گام حدیں قرب کی پاتا ہوا مرکب
آتی ہوئی ہے وحی کہ جاتا ہوا مرکب
کہتا ہے یہ نورِ نگہ اہل یقیں کا
جھونکا ہے ہوائے پرِ جبریلِ امیں کا

۳۷

مانند گل شوق ہیں پایاک کے رشتے
گل جلد پہ نقاش ازل کے ہیں نوشتے
زو پر پر پرواز کے قائل ہیں فرشتے
تمثیل صبا ہیچ ہاں برق سرشتے
اس چاند کو ہم کبک دری کہہ نہیں سکتے
رخ حور کا پایا ہے پری کہہ نہیں سکتے

۳۸

وہ صاف جبیں سینہ وہ شفاف و کشادہ
پامال ہیں دل روندے کہ انداز وہ سادہ
قدموں سے گلا ہے یہ تسلیم کا جادہ
پیمانۂ عرفاں کا ہے اٹھتا ہوا بادہ
وہ جوش جسے دیکھتے ہی مست نظر ہو
عاشق کی زباں پہ رواں مثل خبر ہو

۳۹

جائے جو ہوا پر وہ قدم باز یہی ہے
ہاں حشر کی رفتار کا انداز یہی ہے
اب تک جسے سمجھے نہیں وہ راز یہی ہے
محبوب خدا پشت پہ جو ناز یہی ہے
ہو برق کے آئینہ میں تصویر اسی کی
کہتے ہیں سبا جس کو ہے تقدیر اسی کی

۴۰

کوتاہ نظر کہتے ہیں بس کو کہ قمر ہے
ہم کہتے ہیں خالق کی محبت کا اثر ہے
یہ پردۂ شب میں شب فرقت کی سحر ہے
اللہ کی قدرت کا ملک ہے نہ بشر ہے
راکب ہے محمدؐ سا سلیماں نہیں ہے
یہ بار اٹھا لینا کچھ آساں نہیں ہے

۴۱

بالائے فلک پہونچی جو حضرت کی سواری
اس قبلۂ آخر نے کیا سجدۂ باری
آنسو تھے سر شکر کے سبب آنکھوں سے جاری
یا تھا جبروتِ صمدی باعثِ زاری
قدسی ہوئے شاباش زیارت کے شرف سے
کی شہ نے ملاقات رسولانِ سلف سے

۴۲

ہر چرخ کو طے کرتے ہوئے سرورِ ایماں
پہونچے درِ فردوس پہ با خاطرِ شاداں
تھا دیدۂ مشتاق ہر اک خلد کا ایواں
خدمت پہ کمر باندھ کے حاضر ہوا رضواں
کی عرض کہ گلزارِ جناں دیکھئے مولا
اللہ کی قدرت کے نشاں دیکھئے مولا

۴۳

فردوسِ بریں میں جو قدم آپ کے آئے
آنکھوں کے عوض زیب نے آنکھوں کا بچھائے
پھولوں کو خوشی یہ تھی کہ پھولے نہ سمائیں
حضرت جو بڑھے دینے لگے نخل دعائیں
پڑھ کر صلوات اور بڑھی شان جناں کی
گلدستوں سے آنے لگی آواز اذاں کی

۴۴

وہ دل میں اترتی ہوئی نرگس کی نگاہیں
وہ زیبِ سرِ ناز شگوفوں کی کلاہیں
وہ نغمۂ بلبل سے عیاں عشق کی راہیں
وہ دل سے اثر بن کے نکلتی ہوئی آہیں
جنباں وہ شجر صوت سے سرشارِ محبت
پھولوں میں وہ کانٹوں کی جگہ خارِ محبت

۴۵

پتوں کی صفائی میں عجب نور کا عالم
ہے آئینہ نما صبیحۂ حور کا عالم
ہر گل میں ہوا اک دیدۂ مخمور کا عالم
ہر غنچے میں ہے قمقمۂ طور کا عالم
فردوسِ معلّٰی کے وہ گلشن کی تجلّی
ہے آتشِ گل وادیٔ ایمن کی تجلّی

۳۵۰

قدرت کے خزانے سے وہ زر پاش ہوئے پھول
گلزارِ مشیت کی ہوا کھا ہوئے پھول
وہ ابرِ بہاری کی طرح چھا ہوئے پھول
مشتاق طرح دار میں شرمائے ہوئے پھول
چمن یہ انداز و ادا دیکھ رہی ہے
یا آنکھ بہاراں کی ادا دیکھ رہی ہے

۳۴۹

جب شبنمِ رحمت سے گہر ریز ہوئے پھول
جوش اور بڑھا اور لالہ انگیز ہوئے پھول
سنگی جو ہوا اور دل آویز ہوئے پھول
پہلے سے سوا رنگ میں کچھ تیز ہوئے پھول
رکھتے ہیں شجر سر پہ جو پھولوں کے طبق سرخ
اوجِ فلکِ حسن پہ ظاہر ہے شفق سرخ

۳۴۸

شاخوں پہ چمکتے ہوئے وہ رشکِ قمر پھول
آنکھوں میں سمائے ہوئے وہ تازہ و تر پھول
رکھتے ہیں تو بس جو برودت کا اثر پھول
کافور کا مرہم ہیں پئے سوزِ جگر پھول
لالے میں تپش داغ کی تنہا نہیں ہے
واں نرگسِ بیمار بھی بیمار نہیں ہے

۳۴۷

وہ سلسلہ جنبانِ طرب گیسوئے سنبل
ہے حسن کے چشمے میں موجوں کا تسلسل
ہر شاخ پہ وہ طائروں کے زمزموں کا غل
سوسن نے کہا دیکھ کے ربطِ گل و بلبل
ہوتے ہیں تماشے جو ہم دیکھ رہے ہیں
للچائی ہوئی نظروں کو ہم دیکھ رہے ہیں

۳۴۶

گل کہتا ہے بلبل سے یہ انداز و ادا دیکھ
ہر پنکھڑی میں جلوۂ اسرارِ خدا دیکھ
بلبل کا اشارہ ہے مری شان فنا دیکھ
آئینۂ دل میں محبت کی صفا دیکھ
ہر ذرۂ جگر سوز ہے اک سازِ حقیقت
آتی ہے اسی ساز سے آوازِ حقیقت

۵۱

حوروں نے بچھا دیے کے حضرت پہ بہم پھول
لپٹے ہیں ستارے کہ سر ابر کرم پھول
بھٹکتے ہیں لائے شہ کونین کا دم پھول
گر گر کے نہ کیوں چومتے حضرت کے قدم پھول
یہ پاؤں وہ ہیں جو ہیں سر عرش کے قابل
جنت میں کوئی چیز نہیں فرش کے قابل

۵۲

پھولوں کے یہ انبار خبیر سخن آرا
دلکش ہے عجب نظم کے گلشن کا نظارا
پر یہ بھی کوئی رنگ میں ہے رنگ تمہارا
جو کہ چکھے اک بار کہا پھر وہ دوبارا
طباعیاں دکھلانے کا یہ طور نہیں ہے
کیا پھول ہی جنت میں ہیں کچھ اور نہیں ہے

۵۳

دیکھو نظر غور سے فردوس کا منظر
ہیں ہر ورق برگ پہ حسن کے دفتر
خوشبو میں ہیں داب ثمر شاخ سے بہتر
رنگت ہے تجلی رنگ حسینان سمن بر
مصروف دعا گلشن جنت کی ہوا ہے
وردِ اَنْبَتَکَ اللّٰہُ نَبَاتًا حَسَنًا ہے

۵۴

ہر شاخ پہ وہ طائروں کی نغمہ خوانی
قرآن کے سوروں کی تلاوت ہے زبانی
وہ صحن میں فردوس کے نہروں کی روانی
ہر نہر میں رحمت کا وہ بہتا ہوا پانی
ہاتھوں پہ لیے ساغر بلور بہشتی
کس ناز سے گلگشت میں ہیں حور بہشتی

۵۵

نہروں کے کناروں پہ وہ ہر دو شجر مست
شاخیں وہ لچکتی ہوئی گل تازہ و سرمست
وہ حوروں کی آنکھیں وہ اشارے وہ نظر مست
بھرتی ہیں جو ساغر لب جو آکے وہ سرمست
دلچسپ ادا دیکھ کے اس شوخ نظر کی
سایہ کیے جھک جاتی ہیں شاخیں بھی شجر کی

۵۲

ہر نہر جناں صورت آئینہ مصفا
معراج ہوئی موج میں وہ حسن نگہ صاف
چھپ جائے حبابوں تو ہو جائے نگہ صاف
شفاف وہ پانی کہ نظر آتی ہو تہ صاف
وہ خشک ہے یہ تر ہے تو چپ رہ نہیں سکتے
اس آب کو ہم آب گہر کہہ نہیں سکتے

۵۳

وہ سبزہ جسے دیکھ کے ہو مرغ نظر سبز
پھر پھر کے بنے نور کی شبنم کے گہر سبز
وہ طائروں کے زمزمے اشجار وہ سرسبز
یاقوت سی منقاریں زمرد سے وہ پر سبز
بیٹھے ہوئے شاخوں پہ جو طائر نظر آئے
گنجینۂ قدرت کے جواہر نظر آئے

۵۴

دل خواہ و دل آویز ہیں غنچے بھی ثمر بھی
گل پوش ہیں فردوس کا ہر بام بھی در بھی
دیواریں وہ چکنی کہ پھسلتی ہے نظر بھی
ہر گھر کی صفا ایسی کہ شرمائے گہر بھی
جز عیش و طرب رنج کا واں نام نہیں ہے
یہ دور فلک یہ سحر و شام نہیں ہے

۵۵

شہ منظر گلزار جناں دیکھ رہے ہیں
اللہ کی رحمت کا نشاں دیکھ رہے ہیں
اسرار جو پنہاں تھے عیاں دیکھ رہے ہیں
جنت میں محبوں کے مکاں دیکھ رہے ہیں
یوں قصر علی پر نظر شاہ زماں ہے
جو دل میں مسرت ہو وہی رخ سے عیاں ہے

۵۶

[illegible] حیدر کے قریب خانۂ شبیر
خالق نے زمرد سے بنایا جسے یکسر
پہلو میں اُسی کے شہ مظلوم کا ہے گھر
یاقوت کی تعمیر ہے وہ قصر منور
الماس کے کچھ قصر ہیں کچھ قصر گہر ہیں
یکجا اُسی ترتیب سے معصوموں کے گھر ہیں

۶۱

ان قصروں کے بعد اور کھلے صنعتوں کے در
آتا ہے نظر خانۂ سلمانؓ و ابوذرؓ
ہیں مومنوں کے گھر کہیں مداحوں کے ہیں گھر
لو چشمِ تصور میں عجب پھر گیا منظر
گھر بیٹھے بہشتوں کا سماں دیکھ رہا ہے
جنت میں خبیر اپنا مکاں دیکھ رہا ہے

۶۲

لہرا رہا ہے سایۂ طوبیٰ ہے وہ کوثر
آب اس کا صفا میں درِ غلطاں سے ہے بہتر
رکھے ہیں کناروں پہ بھرے ہوئے جو ساغر
پائے گا وہی ہو جو گدائے درِ حیدرؑ
ذرہ درِ آقا کا اگر پائیں بہت ہے
قنبرؓ کی غلامی میں جو بک جائیں بہت ہے

۶۳

اب جی کو مرے تابِ تحمل نہیں ساقی
ہو تو نہ پڑے ہے دمِ طبعِ رواں میں نہیں باقی
مدت سے ہے دل طالبِ صہبائے عراقی
اس جام کو بھر قوتِ اعجاز سے ساقی
اے خسروِ خوباں نظرے سوئے گدا کن
رحمے بہ منِ سوختۂ بے سر و پا کن

۶۴

ہو بادۂ گلگوں سے جنت کا نمونہ
تابش میں ہو خورشید کی طلعت کا نمونہ
پیمانہ ہو میزانِ قیامت کا نمونہ
ساغر ہو تری چشمِ مروت کا نمونہ
صلا نہ مری بادہ کشی میں خلل آئے
رک جائے ترا ہاتھ نہ ابرو میں بل آئے

۶۵

اک جام کا طالب ہوں تو دو جام پلانا
اک صبح کو اور ایک سرِ شام پلانا
دن رات شرابِ طرب انجام پلانا
مانگوں جو میں پانی مے گلفام پلانا
میکش کی نہ خاطر شکنی کیجیو ساقی
اک گھونٹ دمِ نزع مجھے دیجیو ساقی

**۶۶**

مشہور ہو تو عقدہ کشا فاتح خیبر
ہاں کھول بھی دے بند نقاب رخ انور
تو مالک تسنیم ہے تو ساقی کوثر
چھلکا کے عطا ہو مجھے جام مطہر
امیدوں کی کشتی لب ساحل نظر آئے
ساغر مرا ارمان بھرا دل نظر آئے

**۶۷**

اسرار خدا دو جہاں جام میں دیکھوں
قدرت کے نشانات عیاں جام میں دیکھوں
کوثر کی روانی کا سماں جام میں دیکھوں
کیفیت گلزار جناں جام میں دیکھوں
جب نشہ بڑھے قدرت باری نظر آئے
محبوب الٰہی کی سواری نظر آئے

**۶۸**

سدرہ کے قریں پہنچا وہ سلطان رسالت
ٹھہرا کے وہ جبریل میں بھی ہوئے رخصت
کچھ دور رواں اور رہی حق کی وہ رحمت
زائل ہوئی مرکب میں بھی رفتار کی طاقت
حاضر وہ ہوئے خدمت ذیشاں ہوا رفرف
اڑتا ہوا فرفر وہ نمایاں ہوا رفرف

**۶۹**

وہ لیکے چلی فخر سلیمان کو ہوا سبز
پھیلی جو ضیا مرکز انوار بنا سبز
اڑتے میں ہوئی عالم بالا کی فضا سبز
ڈوبی ہوئی ہو رنگ میں قدرت کے ردا سبز
سرسبز کیا شوق کے گلشن کو خدا نے
کیا سیر تھی کیسی تھی نظر کیا کوئی جانے

**۷۰**

وہ عالم لاہوت کے نزدیک گئے شاہ
فرزند بھی چھوٹے ہو سبکی قرب کی وہ راہ
افراط ادب سے ہوا امید وہ حق آگاہ
نعلین جدا کرنے کو تھے آپ کہ ناگاہ
آواز سنی نہیں یہ مطلوب الٰہی
موسیٰ تھے محب آپ ہیں محبوب الٰہی

۱

یہن کے بڑھے بادشہ کون و مکاں اور
مہماں پہ ہوا فضلِ خدائے دو جہاں اور
ہوتے تھے حجابوں پہ حجابات عیاں اور
اک پردہ فقط رہ گیا جس کا تھا ساماں اور
طے ہوتا رہا راہ میں ہر راز کا پردہ
اٹھا نہ گریز سے وہ ناز کا پردہ

۲

محبوب خدا رعب خدا سے ہوا مضطر
طاری تھا جلالت کا اثر قلب نبی پر
ہر سو عظمت حق کی نظر آتی تھی یکسر
تسکین کو آواز یہی آئی مکرر
اے سیدِ نیم اے مرے محبوب قریب آ
اے طالبِ حق اے مرے مطلوب قریب آ

۳

پردے کے قریب آیا وہ اللہ کا پیارا
باقی رہا فاصلہ دو ایک کماں کا
قربت جو ہوئی شوق بڑھا اور زیادہ
پردہ اسے کہتے نہیں تھا نام کا پردہ
خلوت میں گوارا نہ ہوا ساتھ کسی کا
تھا مہرِ نبوت پہ مگر ہاتھ کسی کا

۴

اے ذہن رسا دیکھ ذرا اوج کے منظر
یہ کون سا ہے ہاتھ سرِ دوشِ پیمبر
آثار مسرت کے ہیں ملاح کے رخ پر
پہلو میں سکوں پائے ہوئے ہے دلِ مضطر
پردے کے ادھر کون ہے یہ کس کی صدا ہے
پیمبر کا خدا ہے کہ نصیری کا خدا ہے

۵

اٹھتے ہوئے اک بس کے حجابات ذرا دیکھ
پُر شوق یہ اندازِ ملاقات ذرا دیکھ
یہ لطف یہ خاطر یہ مدارات ذرا دیکھ
طرزِ سخنِ خالقِ اصوات ذرا دیکھ
یہ ہیں خبر وہ جو ہیں اعجاز کی باتیں
کچھ راز کی باتیں ہیں کچھ ناز کی باتیں

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شه

اک برج میں تارے تھے اک برج میں دو ماہ
دوؤں پہ تصدق تھا وہ امت کا ہوا خواہ
آئی پر جبریل کی آواز جو ناگاہ
خود منتظر وحی ہوئے سید ذیجاہ
تھی وجہ شرف خدمت سرکار نبوت
جبریل ہوئے حاضر دربار نبوت

شه

کی عرض کہ اے نائب حق مخبر ایماں
اے باعث ایجاد جہاں کعبۂ دوراں
ما ینطق ہو آپ ہی کی شان کے شایاں
ہو وقت یہ الہام ہے وہ خالق سبحاں
ہر وقت خوشی آپ کی مطلوب ہے ہم کو
جو آپ کا محبوب ہے محبوب ہے ہم کو

شه

پوچھا ہے یہ اللہ نے کہ اے شاہ رسالت
فرمائیے سبطین سے کس سے ہے سوا الفت
ان دونوں پہ نازل ہو اگر کوئی مصیبت
کیا ہوگا جو ہو وقت تقاضائے محبت
فرماؤ کہوں کس کا الم قلب و جگر پر
زہرا کو فدا کر دوں ہر اک نور نظر پر

شه

جبریل نے دست ادب جوڑ کے گویا
پھر رو دیا جو نہ ملے سید و آقا
فرمایا کہ میں کر دوں سبطین کا فدیہ
وہ بولے جو یہ فدیہ بھی کافی ہو مولا
رو کر کہا دم آپ کی محبت کا بھروں گا
شبر کو بھی شبیر پہ قربان کروں گا

شه

جبریل نے پھر عرض کی یہ شاہ ہدا سے
پژمردہ ہو غنچۂ دل غم کی ہوا سے
مسرور ہو پیاسا مع انجم ہوا سے
گر پھر بھی نہ چھٹا صحن اماں تیغ و بلا سے
فرمایئے ہے پیر وہ امداد کی کیا ہے
نانا نے کہا جان نواسے پہ فدا ہے

**۹۱**

جبریل پکارے رہے آباد یہ سرکار
پیران چڑھیں کہے ملے دین دلدار
امت پہ اگر آئے بلا اے مرے مختار
کیا پیجیے فدیہ تو یہ بولے شہ ابرار
امت سے زیادہ ہے مجھے نام خدا کا
حاصل کرو شبیر کو اس رنج و بلا کا

**۹۲**

پیغمبر نے یہ سنتے ہی کی عرض کہ نانا
دل سے ہے مجھے منظور یہ سب رنج اٹھانا
پروا نہیں دشمن مرا ہو جائے زمانا
لیجے پسرے مجھکو شفاعت کا خزانا
موجود ہے امت کے لیے جان بھی سر بھی
اصحاب بھی احباب بھی اولاد بھی گھر بھی

**۹۳**

فرزند کی باتوں پہ پیمبر ہوئے گریاں
بولے تری ہمت پہ میں سو جان سے قرباں
[illegible] ہے یہ تری تقریر کا عنواں
امت عاصی کی شفاعت کا ہو ساماں
آلام و مصیبت میں بھی دل تیرا غنی ہے
سب جانتا ہوں بات کا تو اپنی دھنی ہے

**۹۴**

جسوقت ادا سے یہ فدا جسکا نانا
جبریل ہوئے عالم بالا کو روانا
یاں چھڑ گیا پھر مہر و محبت کا فسانا
گذرا اسی انداز سے پھر ایک زمانا
مسرور تھے دونوں غم و رنج فنا تھے
نانا کے وہ عاشق یہ نواسے پہ فدا تھے

**۹۵**

جب اٹھ گیا دنیا سے وہ کونین کا آقا
اور گلشن جنت کو گئیں فاطمہ زہرا
سجدے میں بہا خون شہ عقدہ کشا کا
صد پارہ ہوا زہر سے شبر کا کلیجا
مطلق نہ کیا پاس رسول عربی کا
شبیر سے چھڑوا دیا گیا وہ حرم بھی نبی کا

**۹۶**

لوٹی ہوئی سرکار نبی سرکار مدینہ
تاراج ہوئی زینت دربار مدینہ
برباد ہوئی رونق گلزار مدینہ
جنگل کو سدھارا گل بیمار مدینہ
آشفتہ ہوئی نکہت سر دستہ اسلام
کانٹوں میں گرا تھا گل گلدستہ اسلام

**۹۷**

پہلے تو نبی زادے کو مہمان بلایا
پھر تین شب و روز نہ پانی بھی پلایا
گرمی کی تپش نے جگر و دل کو جلایا
بچپن کے گو وعدۂ طفلی نہ بھلایا
نازل دل مجبور پہ آفت تھی بلا تھی
پر بخشش امت کیلئے حق سے دعا تھی

**۹۸**

بیٹوں کو جو سمجھا تھا سب انصار سدھارے
دل جن سے لگا تھا وہ غمخوار سدھارے
سب پیاس میں بیکس کے طلبگار سدھارے
برباد ہوئی فوج علمدار سدھارے
قاسم تھے نہ اکبر تھے نہ شبر تھا باقی
خنجر کیلئے اک سر شبیر تھا باقی

**۹۹**

شکر حق پہ کرتے تھے کہ اے قادر و قیوم
گھر چھوٹنے پر بھی رہا خورسند یہ معصوم
سجدے میں بھی حج کرنے سے رکھا گیا محروم
پردیس میں مجبور بنایا گیا مظلوم
برباد ریاضت ہوئی جنگل کی ہوا میں
ڈگنے نہ دیئے پاؤں گو تھے بلا میں

**۱۰۰**

برچھی پہ بہا خون تو میدان میں رہا شاد
مقتول ہوئی آنکھوں کے آگے ہوئی اولاد
ساتھی ہوا لیا قیدی ہوئے بعد جو سجاد
زنجیر جہنم سے ہو امت تو مگر آزاد
سر تن سے جو کٹنا ہو تو مسرور ہو بندہ
تو مالک و مختار ہے مجبور ہے بندہ

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

[illegible] ۱۹۱۸ع

# آتشیں

مطلع

## نغمۂ نشاطِ طبیعت پسند انیس کی

نعت و حال جناب سیدہؑ

مصنفہ

سید سرفراز حسین خبیر لکھنوی

مطبوعہ
نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

## زیارت جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ وسلام علیہا

باسمہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا ثُمَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِيْنَ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ

تاریخ ولادت باسعادت ۲۰ جمادی الثانی ۵ بعثت | تاریخ وفات ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۱ھ

جائے دفن ، جنت البقیع

۴۸۶

۱

زمانہ بدلے طبیعت بدل نہیں سکتی
کسی کی اصل و حقیقت بدل نہیں سکتی
فلک کے دور میں فطرت بدل نہیں سکتی
تغیرات سے قسمت بدل نہیں سکتی
لکھا جو کلکِ قضا نے کوئی مٹا نہ سکا
کبھی نوشتۂ قدرت پہ حرف آ نہ سکا

۲

عجیب رنگ بقا و فنا کے دکھلائے
ضیائے شمع میں پروانے رنج پائے
ہوائے دل سے محبت کی آگ بھڑکائے
جب آنچ تیز ہوئے ضیا بجھائے
وہی جمال قدم جلوۂ بقا بھی ہے
کہ ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے

۳

اسے حیات ملی اور اسے ہلاک کیا
بجھا کے جامۂ ہستی کو چاک چاک کیا
بنایا خاک سے پھر آدمی کو خاک کیا
زلالِ ابرِ کرم سے پھر اسکو پاک کیا
جگہ بہشت میں دی قوم جن کی بھولی ہو
دیا سرور تو گناہوں کی پاک بھولی ہو

۴

وسیع کتنی ہے رحمت کسے بھلا معلوم
نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم
نشانِ کنہِ حقیقت کسی کو کیا معلوم
بھٹکی جو عقلِ رسا کہہ اٹھا خدا معلوم
جنہیں تلاش ہے اسی کی وہ کیسے مضطر ہیں
یہ راہ وہ ہے کہ جسمیں ہزاروں چکر ہیں

۵

ازل سے پہلے وہی تھا ابد کے بعد وہی
در اصل ذات و صفت میں نہیں ہے فرق کوئی
نہیں ہے آنکھ مگر دیکھتا ہے وہ پھر بھی
نہیں ہیں کان مگر سنتا ہے وہ بندوں کی
نہ آسکے ذہنِ بشر میں وہ ڈھنگ ہے اسکا
نہ کوئی قسم ہے اسکی نہ رنگ ہے اسکا

۴۶

جلا یابد ... [illegible] ... ملال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۷

[illegible] ... منتظر ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۰

[illegible] ... معراج

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۶

نبی نے حق کی بزرگی کا پہلا ذکر کیا
کہا پھر اپنے نبی کو خالق دوسرا
شہادت اپنی نبوت کی دی بعد خدا
یہاں تک آپ پہ جو پہنچے مسیح نے ذکر کیا
خدا کے فضل سے سردار انبیاء بھی ہیں یہ
حبیب حق بھی ہیں اور حجت خدا بھی ہیں یہ

۱۷

فلک پہ آپ ہیں بادشاہ ارض و سما
زمیں پہ اپنی جگہ کس کو آپ نے چھوڑا
کہا نبی نے علی ولی وصی میرا
امام کون و مکاں نور آپ ہیں نیر خدا
خدا کے فضل سے سردار مومنین بھی ہیں وہ
جہاں میں بلافصل جانشین بھی ہیں وہ

۱۸

اور اک ساتھ نبی نے پڑھی نماز حضور
فلک پہ ذکر علی کا سنا ہے میں نے ضرور
ہے پانچ وقت اذاں میں یہی امر مشہور
محمد بعد ذکر پیمبر علی کا ذکر ضرور
جہاں میں جیسے محمد نبی برحق ہیں
یونہیں علی ولی بھی وصی برحق ہیں

۱۹

خبر اتنا محبت میں کیوں ہو دیوانہ
یہ مانا شمع امامت کا تو ہے پروانہ
یہاں پہ چھوڑ دیا تو نے اپنا افسانہ
حضور جا رہے ہیں سوئے بزم جانانہ
وہ دیکھ مرکب پیغمبر اتنا تیز بڑھا
نگاہ شوق کی صورت فلک تک بڑھا

۲۰

ہوا کہ جب حرم کبریا کا وہ نور
وہ بہشت پر آیا نبی کا سرور
ہوئے نبی متبسم بڑھا جو دل کا سرور
بنا تھا کعبۂ مقصود نقش پائے حضور
لگایا آنکھوں کو رضوان نے انکسار کے ساتھ
جبیں کو رکھ دیا قدموں پہ افتخار کے ساتھ

بدلہ۔ وہ نوح ملت آلام کا رسہ ہے پھری طرح وہ جہاز زمیں کا لنگر ہے

۴۱

جناں میں پہلے ہی سے آ رہی ہے گل کی فصل
درود پڑھتی ہیں یہ بلبلیں چہکتے ہیں گل
ہے بال بال گہر دوز گیسوئے سنبل
بھرے ہیں شبنم رحمت سے پھول ساغر مل
ٹپک رہی ہے مے سرخ ہر گل تر سے
چھلک رہے ہیں کٹورے شراب کوثر سے

۴۲

سجائے ہیں گل و نیلو و زعفرانی پھول
نگاہ کھینچتے ہیں سب کے آسمانی پھول
وہ سرخ سرخ ہیں بلبل و ارغوانی پھول
پڑا جو عکس گلابی ہوئے ہیں دھانی پھول
بسے ہیں پھول بھی ہیں یہ محبت میں
حسن حسین کا دم بھر رہے ہیں جنت میں

۴۳

وہ تیر سے نکلے ہوا سر بام عرش بریں پھول
وہ غرق بادۂ عشق ابو تراب ہیں پھول
وہ فاطمی جو ہیں گم ہم سے حجاب میں پھول
وہ دیکھے سبزۂ بیگانہ سجائے خواب میں پھول
نقوش خامۂ قدرت کے بے تکلف ہیں
جناں کے گل نہیں تعبیر خواب یوسف ہیں

۴۴

کھلی ہے میری باغ جناں میں شان حجاز
کریں حضور جو گل انتخاب گلشن راز
ہے تجھ کو نعت زبان صبا سے عزت و ناز
ہر ایک پھول ہے جنت میں گوش بر آواز
نسیم پاک نبی سے ہر ایک غنچہ ہے
صدا درود کی آئی چٹک کے کھلتے ہیں غنچے

۴۵

رسول پاک کے سوالات اس لطف سے کہے
ہر ایک صاحب اعزاز دوزخی [illegible]
بہ لطف خاص شہیدان [illegible]
پڑھا سرور و رونق [illegible]
نبی کے گرد [illegible] ہیں
[illegible] یہ سایہ ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۱م

خدا کا نور تھا کہ جاں بخش مسیح
تو سب وہ لیس لیا تھا خیال سے پہلے
نہ تھا کیا حال سنا عرض حال سے پہلے
سمجھ گیا مرا مطلب سوال سے پہلے
اجیب جیسا کہ اپنا انداز ہ پایا
مرے جگر نہ ہوئی تو بھلا بھی گیا

۳۲م

پیدا نگاہ علم میں بساقی یہ بادہ وہ لنخواہ
بنی کو عرش کا اپنی بنا رکھا میں گواہ
حسین کی سر میں جو ہر ایک شاہ و بسا پناہ
عراق سے بھی نسلے ہوئے وہ اجی قریب گاہ
ہوا وداع ریاض علوم کا حافظ
نکا لے اہل جہاں بائی خدا حافظ

۳۳م

وہ ذو فرق آیا اپنے رسول جن و بشر
لیا طواف سلیمان کے واسطے ام جو
قریب سدرہ وہ سوچے بنی جبرئیل
امین حق نے رکھا ادب یا تو اپنا سر بھی
فرشتہ الکے آیا اس کی
جو بال بھر بھی بڑھے پر جلتی

۳۴م

وہ سوچے جہاں لا سیر سکے قریب حضور
وہ راہ و قرب بیٹھی فرشتے بھی سکے ہو گیا دور
خدا کا نور وہ آیا قریب سر نہ نور
وطن میں داخل ہوا
بتا نگی بتا کا طور نہ تھا
کہ لا مکاں میں بھی کوئی دار نہ تھا

۳۵م

خدا کی یاد میں عشق میں جو بنی و مسافر
پیادہ وہ طور ادب بادشاہ حجاز
سکھ سے عشق کے در بیعت کے نیاز
وہ قدس کی کہ وہ یہ وہ نور نہیں
عتاب ہوا جو سر کہ وہ
کہ لا مکاں کی محفل نہیں

۳۶

ہوا تھا حضرت موسیٰؑ کو یہ خطاب فرماں
بڑھو اتار کے نعلین اے کروبیاں
یہاں نبیؐ سے ہے اظہار خالق سبحاں
تم آؤ پاس ہمارے یہ ہے عین شوکت و شاں
نشان پائے ہمایوں سراج عرش بریں
تمہارے پاؤں کی نعلین تاج عرش بریں

۳۷

جمال حور ہیں جسکی ضیا ہے وہ پاپوش
فروغ مہر کو جس نے دیا ہے وہ پاپوش
جو زیب پائے شہ انبیا ہے وہ پاپوش
خدا کے ہاتھ نے جسکو سیا ہے وہ پاپوش
علیؑ ہی سے کوئی پوچھے جو اس کی عزت ہے
نبیؐ کے پاؤں کی زینت خدا کی صنعت ہے

۳۸

یہی کہ نقش ہے ایسا کسی کا تاج کہاں
یہی سبب ہے جو نعلین پہنے شاہ زماں
حریم قدس میں داخل ہوئے بشوکت و شاں
عیاں تھی چار طرف شان خالق سبحاں
وہ جنبش سی ہوئی عرش کی طنابوں کو
نگاہ شوق اٹھاتی رہی حجابوں کو

۳۹

بنا تھا راز کا پردہ نقاب روئے خدا
حجاب تھا مگر اٹھا تھا کچھ نہ کچھ پردا
کہ دوش پاک پہ دست خدا نے ہاتھ رکھا
یہ رمز کیا تھا وہی سمجھے جسکا ہاتھ یہ تھا
علیؑ کے مرتبے کو اور کوئی کیا سمجھے
خدا کے بعد جو سمجھے تو مصطفیٰؐ سمجھے

۴۰

علیؑ کے باب میں قول نبیؐ ہے صل علیٰ
کہ یہ نہ ہوتے تو زہراؑ کا کوئی کفو نہ تھا
ہے یہ مناقب بنت رسولؐ ہر دوسرا
میں تحفۂ شب معراج فاطمہؑ زہرا
بہار باغ جناں گلشن رسولؐ میں ہے
کہ سیب خلد کی خوشبو نبیؐ کے پھول میں ہے

مطلع ۲۱

یہ ہے وہ شب معراج انقلاب ہے یہ سخن
بنا ہے برقع جو رخ جاناں حجاب ہے یہ سخن
نگاہ سر سبز خنجر بنا ہے سب پہ نشاں ہے یہ سخن
نقش وہ مقنع عصمت کا جو یہ کہ ہر حرف ہیں کلام لاثانی ہے
جمال ذات کا مظہر یہ جو داماں ابن ترابی ہے

مطلع ۲۲

خدا نے دیر معراج مصطفیٰ سرور دا
جو مصطفیٰ کو دیا تھا وہ مرتضیٰ سرور دا
علی کے بعد وہ سب اشرف النسا کو دیا
یہ حق نے خود شہنشاہ انبیا کو دیا علی ہی
تمدح زنان جہاں زوجہ علی ہوئی
یہ بی بی وہ ہیں کہ جو بضعۂ نبی ہوئی

۲۳

نبوت پاک کی تھیں یہ مایہ حیات نبی
یہی وہ ہیں کہ یہ امام دو کی ماں بی بی
خدا نے عزو جلال وہ دیا کہ جو جنت کی
کہ ہو دو رسول خدا و عالم نکہ انکی قرآن کی
جب آئیں پاس ہے تعظیم سے شاہ دیں اٹھے
جھکائے سر دونوں سے صحابہ جو ہیں فضیلت

۲۴

رسول کو جو گوارا نہ تھا فراق بتول
یہ سیدہ ہے بھی جان کو تھا اشتیاق جگر رسول
سدا رہا کرے ہیں جسم فاطمہ متفیول ملول
سنت پدر کی جدائی سے فاطمہ تھیں ملول
رسول پاک کا خالق سے جب وصال ہوا
نہ خدا ہیں مشغول بین ابرار کا انتقال ہوا

۲۵

نبی کے ہجر میں یہ فاطمہ کا حال تھا
تھی سر پہ خاک یہ عزا جسم میں لباس سیاہ
وہ دل کا رنگ کہ تھا جیسے ہو کوئی داغ نگاہ
جو رنگ اڑا تھا آنکھوں سے بھی بہیں
پدر کی یاد میں اشکوں سے منہ دھوتی تھیں
کہ رات دن اسی غم میں بتول روتی تھیں

۴۶

تھا دل میں بس داغ پدر اور داغ بابا کے یہ
غم فراق سے شعلوں کی جل رہا تھا جگر
جو بچی بھی صبح سے فرقت عزا بپا وہ مضطر
دو روز بھی یہ بیا کیا عجلت کہ ہے جگر ساتھی
ستار زمانہ بھی نہ زینب و رونا کبھی ساتھ
بچی کا دل کیا کیا باکیا فدا کا دن

۴۷

بچی کے لعب بہن اور دل میں مصیبتیں آئی ہیں
یوں وہ یہ کہے کہ وہیں بابا لینے کو آئے ہیں
کبھی سمجھ یہ کہ ظالم نے قید دکھا بار طرف سے گھیرا ہیں
صبر تو اوڑھنی بھی ہے اٹھ کے پانی پیا ہیں
ہاں ابا دل پہ دعا نہ تو وہ داروانہ ہوتی
زباں بند نکلی تھی پہ نکلی پرواز ہوتی

۴۸

ہوا وہ حیف زمانہ کہ اس طرح برباد
کہ روئی رہیں دن بھر پہ فاطمہ زہرا
بچی نے اپنے جگر کا جب سکھایا کہ کیا
ابھی سے واسطہ اعدا سے وہ دریا نہ آیا
نہ بابا سے یہی مودت کا کچھ کیا افسوس
بچی تھا حال آہ صد بات کا جو بابا افسوس

۴۹

دیا رسول نے امت کو خلعت اسلام
بچی پر ایک مسلمان نہ پہنچی کی حرمت کا
کچلا بار ہا حیات کیا واسطہ آرام
کہ ملا یہ مسلمانوں نے وہ دین انعام
رسول کے سبب بچی کا بار ہے
خلاصہ یہ کہ حسین کی سے باز آئے

۵۰

ہوا تھا ضعف سے جان فاطمہ زہرا
سر اٹھا کے بیٹھی تھی تھا حال وا اسفا
بچی کے جگر میں درد ان بہنی کا تسکین نہ
نماز سے وہ سمیت اپنا ارمان ہے بند
سکینہ بی بی کا ہی حال خدا جانے
ہے انتظام تھا وہ بابا کے

۱۵۱م

نماز پڑھ کے لگے سوئے قبلہ پاؤں ادھر ادا نہ
ردائے دھانیاں لیلیٰ منظور ہزار جان الجھا نہ
کیا کیا لیے ہیں ٹھوکر ہوا باغ عیاں نہ
خدائے آپ تھے بہ تھی جیسے خداوند مستانہ
بہ جا طرب آپ تب بھی کل گلشن ہے رسالت کی سی
سبھی تھی حجاب بھی ہیں سنو باقی خیر جنس

۱۵۲م

بوعلی جنوں جو وہ شیخ احمد مد مخانہ
حجاب بسند میں جنت عیاں ہوا اکبر
نظم صرف عسل کفن آہ عبدہ آراں
زبان بانشیہ وادی بحبیب ندا اور قطار
فلک لرزا ہے بھی سکیسو بخیٰ اداری
حسن حسین کا رونا وہ سیہ زاری

۱۵۳م

دیکھا جو لاش کو تابوت میں بھی شبنم
کہا علی کی آنکھ تر ابر دیکھ لیا ہے
محمد بن زینب کا شعر میں بیاں
بخشیں ولایت بتیاں تابوت
بھی تھا لو نجہ
معین بخفا جسے

۱۵۴م

جیب ادب بچے ائے فاقہ عشق عیوب زیاں
ترتیب عزیزوں نہیں بھی بہار جہاں
ایسا کہ میں سب بھی ہوا ہے اداسی جیا
بجا کوان ایسا حاجت وصلہ یہ تھا دل کا
زدا کو میں کیا ساکن سوال سائل کا
نہ روک کیا لیکن

۱۵۵م

ادھر سوالات تھا اسکیوں کا تیریوں وہ شین
ستم کو دل سے کہا ابر حسین العین
سخن میں بھی معوذ تھی کی حد کی کالو سے کہ جیسے
حال و کیا ہے سب بھی ہیں ہے وہ معجزہ
لیں ہیں سب بھی سخن بھی ہے
حکمت نہ دیا اسکی

۵۶

سبب یہ تھا کہ وہ شیدائے آل احمدؐ رہی تھی
نبول بی بی یہ [illegible] طول بی بیؔ نہیں تھی
زبان پر ان کی [illegible] کلمہ رہی تھی
بنی کی آل بھی [illegible] محمدؐ رہی تھی
جدا جدا بھی [illegible]
حسن حسین [illegible]

۵۷

زبان پہ ان کی [illegible] نہیں بھی حق بتول
یہ دونوں لال [illegible]
کہا [illegible] بتول
تھا [illegible]
فریب [illegible]
[illegible]

۵۸

[illegible]

۵۹

[illegible]

۶۰

[illegible]

۶۱

یزید بزم میں بدمست جام ہائے غضب
شراب خواروں کا مجمع وہ عام ہائے غضب
دھرا تھا طشت میں فرقِ امام ہائے غضب
کھڑی تھی عترتِ خیرالانام ہائے غضب
پھرا زمانہ کچھ ایسا رسول کے گھر سے
یزید بات کرے فاطمہ کی دختر سے

۶۲

چھپائے بالوں سے منھ رو رہی تھی آلِ نبی
اشارہ کرکے یہ بتلا رہا تھا شمرِ شقی
یہ جسکے شانوں میں کس کر ہے ریسماں باندھی
یہی ہے حیدرِ کرار کی بڑی بیٹی
وہ چھوٹی بیٹی ہے کلثوم یہ سکینہ ہے
جو دلپہ ہاتھ رکھے ہے وہ ام لیلیٰ ہے

۶۳

یہ ذکر سنتے ہی جو رونے لگے اسیرِ ستم
مزاج شمرِ لعیں اور ہو گیا برہم
اٹھا کے درّہ بڑھا ہائے وہ خبیثِ لئیم
سکینہ پاؤں سے زینب کے لپٹی تھی اسدم
کہا بلاؤ چچا کو کسی بہانے سے
بچا لیں وہ مجھے ظالم کے تازیانے سے

۶۴

تھی اک کنیز حبشیہ کنیزِ آلِ عبا
پکاری پشت پہ میری نگاہ ضربِ جفا
نہ آلِ پاک رسولِ خدا کو دے ایذا
جھکا تھا شمر کہ ہنگامہ ہو گیا برپا
بگڑ گئی حبشی فوج اس ستمگر سے
کہا یہ غیظ میں سب نے یزید خودسر سے

۶۵

ہماری قوم و قبیلہ کی ہے یہ جو عورت
ہمارے سامنے اسیر اگر ہوئی بے عزت
نہ زندہ چھوڑیں گے اے شمر تم کو کسی صورت
نہ کام آئے گی اُس وقت کچھ تری دولت
نہیں ہیں ہم کبھی تیار ایسی ذلت پر
ہمارے آگے ستم ہو حبش کی عورت پر

۷۶

وارث نے پیدا کیا منع شمر کو یہ کیا
شقی کے حکم سے بازار آباد وہ عدیلِ خدا
ستمگاری زینب جسے خطبہ آزاد دیکھا
کہاں ہوا وہ من کی ہے مرد کو لئے گھڑا
حسین کی فوج سے لونڈی کا ۱۲۷ قریں کیا
بہانے والے سے ... کیا

۷۷

تمہارے بعد ہوئی گھر کی در بدر اے رسول کی آل
ہوئی ہیں داب میں سرور کی بیٹی حرم و بیٹیاں
اسیر طوق و سلاسل میں ہیں حرم بیوہ ہیں ماں
سناں کی نوک پہ زینب کی بی بی کا عنوان
رسن گلے میں جناب اسیر کی صورت
گھری ہوا گیا محمد غفور کی صورت

۷۸

جب بنا یہ سماعت بہن فاطمہ کی آل تھیں ہم
وہاں سر کو حرم کا قافلہ آ کے سر
یہ تضعیف امت ازینب شاہ وہ ثروت کس
سر کے ماں کے ... گواہ ... اصغر ہیں ... ہی
... دیکھا ...
آ ... سب ... کی ... ہی

ختم تضمین مرثیہ ہذا

۲۵- مارچ ۱۹۴۳ء

# مرثیہ ۳

# خیبر کشا ہے نظم سے تیغ زباں مری

تذکرہ جنگ خیبر و شہادت امیر المومنین علیہ السلام

بند (۱۲۲)

مصنفہ

سید سرفراز حسین خبیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

باسمہ

# زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَی اَبِی الْاَئِمَّۃِ وَخَلِیْلِ النُّبُوَّۃِ وَالْمَخْصُوْصِ بِالْاُخُوَّۃِ
اَلسَّلَامُ عَلَی یَعْسُوْبِ الدِّیْنِ وَالْاِیْمَانِ وَکَلِمَۃِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی مِیْزَانِ
الْاَعْمَالِ وَمُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ وَسَیْفِ ذِی الْجَلَالِ وَسَاقِی السَّلْسَبِیْلِ الزُّلَالِ
اَلسَّلَامُ عَلَی صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْحَاکِمِ یَوْمَ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَی شَجَرَۃِ التَّقْوٰی وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰی اَلسَّلَامُ عَلَی حُجَّۃِ
اللّٰہِ الْبَالِغَۃِ وَنِعْمَۃِ السَّابِغَۃِ وَنِقْمَۃِ الدَّامِغَۃِ اَلسَّلَامُ
عَلَی الصِّرَاطِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْاِمَامِ النَّاصِحِ وَالزِّنَادِ
الْقَادِحِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

تاریخ ولادت ۱۳؍ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل — تاریخ شہادت ۲۱؍ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ

جائے دفن نجف اشرف

۴۸۶

خیبر کشا ہے نظم میں تیغ زباں مری
رکتی نہیں ہے فکر دم امتحاں مری
دشمن کو آب تیغ ہے طبع رواں مری
حاسد ہو دم بخود جو سنے داستاں مری
ما را خیال جنگ و سپر کارزار نیست
ورنہ دل دو نیم کم از ذوالفقار نیست

۲

رہتا ہوں جام بادۂ حب علی سے مست
اعدا کا حوصلہ ہوا میرے شرف سے پست
پروا نہیں خلاف رہیں مجھ سے خود پرست
دشمن اگر قوی ست نگہباں قوی ترست
سو جان سے غلام اسد کبریا کا ہوں
بندوں کی کیا ذروں کریں بندہ خدا کا ہوں

۳

اہل نظر ہی دیکھیں گے جاہ و حشم مرا
انصاف بخت کے دل میں ہے طرز سخن مرا
جنت نما ہے جلوۂ حسن رقم مرا
طوبیٰ نہال جس کا ہو وہ ہے قلم مرا
نقشہ مری نگاہ میں ہے کارزار کا
سایہ ہے میں نظم پہ ہے ذوالفقار کا

۴

دیکھے جمال رخ سخن ہر سخن پرست
تخییل کا ہے حسن ہے معنی کا بند و بست
ہے خوبی کلام سے الفاظ کی نشست
بندش ہی سست ہے نہ مضامین ہی ہیں پست
مداح ہوں میں بادشہ قلعہ گیر کا
خیبر کی سمت ذہن چلا ہے دبیر کا

۵

نظروں میں آج پھرتی ہے خیبر کی کارزار
قلعے ہیں وہ یہودیوں کا مستحکم قرار
خیر البشر ادھر مع انصار جاں نثار
یہ چودہ سو تھے اور ستمگار دس ہزار
یک دل خدا کی راہ میں اہل شکوہ تھے
کفار بت بنے ہوئے بالائے کوہ تھے

۵۶

اک شر سپاہ دیں سے گئے لشکری جواں
لیکن نہ جنگ سر ہوئی پلٹے مع نشاں
اک شخص نے حضور سے آ کر کیا بیاں
ناکامیوں سے اپنی یہ اعدا کو ہے گماں
بحرِ وغا کا بیش بہا دُر کوئی نہیں
فوجِ محمدی میں بہادر کوئی نہیں

۵۷

بولے یہ سن کے ہادیِ دیں سرورِ امم
کل دوں گا اس کو لشکرِ اسلام کا علم
واقف نہیں فرار سے جس مرد کے قدم
بھرتا ہے دم خدا و نبی کا وہ دم بدم
کل قدسی و ولی و وصی اس کے دوست ہیں
سب اک طرف خدا و نبی اس کے دوست ہیں

۵۸

یہ مژدہ سن کے خوش ہوئے اصحابِ نیک نام
سب چاہتے تھے ہم کو ملے کل یہ احتشام
دن انتظار و شوق میں گذرا ہوئی شام
بالائے آسماں ہوئی تاروں کی دھوم دھام
شعریٰ نے نثرہ کے فتح و ظفر کا نشاں دیا
گردوں نے چاند کو علمِ کہکشاں دیا

۵۹

وہ شب تھی یا سیاہیِ گیسوئے حورِ عین
یا تھی سوادِ مردمکِ چشمِ سرمگیں
یا تھا خالِ وجہِ زینتِ رخسارۂ حسیں
یا دودِ آہِ عاشقِ مہجور و غم نشیں
والنجم والقمر تھا جو وردِ آسمان کا
ذرّے زمیں کے پڑھتے تھے سورۂ دخان کا

۶۰

وہ شام انتظار دلوں کا وہ اضطراب
دم بھر علم کے شوق میں سوئے نہ شیخ و شاب
بستر پہ کروٹیں وہ بدلنا وہ پیچ و تاب
آنکھوں میں پھر رہا تھا علم کیونکر آتا خواب
بھاری مجاہدوں پہ نہایت وہ رات تھی
گویا نقابِ شاہدِ رایت وہ رات تھی

۱۱

اسلام کا نصیب جگاتی ہوئی وہ رات
دینِ خدا کا رنگ جماتی ہوئی وہ رات
دنیا سے زنگ کفر مٹاتی ہوئی وہ رات
شبنم کی بوندیوں سے نہاتی ہوئی وہ رات
پونچھے جو گیلے بال نئی آب مل گئی
لیلائے شب کو چادرِ مہتاب مل گئی

۱۲

وہ آسماں پہ انجمِ تاباں کی انجمن
وہ سنبلہ کے گیسوئے پر پیچ کی شکن
وہ کہکشاں کی تاروں بھری مانگ ضوفگن
ناہید کی ادا وہ ثریا کا بانکپن
مہتاب کا فروغ وہ تاروں کی چھاؤں میں
ذرّے چمک رہے تھے ستاروں کی چھاؤں میں

۱۳

بکھرے ہوئے نجوم کی جمتی ہوئی وہ صف
تیرِ ادا کے واسطے عاشق کا دل ہدف
چھٹکی ہوئی وہ چاندنی میداں میں ہر طرف
حلقہ سفید اور سیہ چاند کا کلف
ضدین اک جگہ ہیں یہ منظر ہے دید کا
چاندی کی ہے انگوٹھی نگینہ حدید کا

۱۴

پھیلا جو چاندنی کا مصلّیٰ بہ آب و تاب
قصدِ نمازِ شب میں ہوا محو آفتاب
پایا وضو کو چشمۂ نیلوفری سے آب
پروین نے دی ستاروں کی تسبیح لاجواب
ممتاز تھا مگر جو عبادت گزاروں میں
لکھا دبیرِ چرخ نے شب زندہ داروں میں

۱۵

پیاسے گھونٹتے ہوئے سجدہ میں ہو گئے
جس طرح گردِ کعبہ کوئی باخدا پھرے
یاں لوگو میں حصولِ عمل کے تھے تذکرے
دریائے فکر میں کبھی ڈوبے کبھی ترے
اونچے خیال کر گئے رایت اوج نے
آنکھوں ہی میں گزار دی سب رات فوج نے

**مطلع ۱۶**

پردے میں نور کے جو اندھیرا نہاں ہوا
یادِ سحر سے گلشنِ انجم خزاں ہوا
باغِ جہاں نمونۂ صحنِ جناں ہوا
تختۂ زمیں کا رشکِ ہزار آسماں ہوا
قدرت پکار اٹھی کہ نئی دید آج ہے
غنچوں نے مسکرا کے کہا عید آج ہے

**۱۷**

اڑتا ہوا فلک سے وہ روئے قمر کا رنگ
ابھرا ہوا شفق میں وہ خونِ جگر کا رنگ
فیدی بنا ہوا وہ فضا میں سحر کا رنگ
وہ طائروں کے نغموں میں گلزار کا رنگ
انداز دلپذیر ادا دل پسند ہے
یہ صبح کی پری ابھی شیشے میں بند ہے

**۱۸**

سبکی بہار ایک ہے گلزار سیکڑوں
دھانی قبائیں پہنے ہیں اشجار سیکڑوں
آراستہ ہیں مصر کے بازار سیکڑوں
دستارِ گل میں ہیں درِ شہوار سیکڑوں
نیساں کی طرح رنگ چمن میں سما گئی
شبنم بھی موتیوں کا خزانہ لٹا گئی

**۱۹**

بلبل چہک اٹھی جو کھلے بوستاں کے پھول
غالب نثار ہوئے باغِ جہاں کے پھول
مرجھا کے رہ گئے عالمِ کہکشاں کے پھول
نظروں سے گر گئے سپہرِ آسماں کے پھول
چمکی جو تیغ موجِ ہوا درِ صبا میں
مریخ نے چھپا لیا خنجر غلاف میں

**۲۰**

ہلکا جو سبزہ چھپ گیا چرخِ اخضری
کلیاں کھلیں تو دب کے چلی فوجِ اختری
کی سنبلہ نے سنبلِ تر سے نہ ہمسری
وہ نام کی ہے زلف یہ زلفِ معنبری
سرخی گل شفق کی طرح سے جو چھا گئی
لالے کے دل میں شب کی سیاہی سما گئی

۲۱

وہ سبز کونپلوں سے نکلتی ہوئی بہار
وہ کیاریوں کی گود میں پلتی ہوئی بہار
نرگس کی انکھڑیوں سے ابلتی ہوئی بہار
چلتا ہوا ہے سحر کہ چلتی ہوئی بہار
بولی صبا اگر نہیں جادو تو کیا ہے یہ
بلبل دی صدا کہ نہیں معجزا ہے یہ

۲۲

گلزار میں بہار کے آنے کی ہے برات
غنچے بھی دوڑتے ہیں روش پر گلوں کے سات
سوسن کے لب پہ برق تبسم نئی ہے بات
شبنم شمیم گل سے بسی ہے تمام رات
بلبل کے رخ پہ رنگ چڑھا ہے شہاب کا
پھرکا ہو رہا ہے چمن میں گلاب کا

۲۳

کلیاں چٹک چٹک کے پکاریں سحر سحر
پھولوں نے بلبلوں کو صدا دی ادھر ادھر
بولی نسیم صبح چلوں میں کدھر کدھر
ڈوبے ہیں آب جو میں صنوبر کمر کمر
ہر موج چل رہی ہے اٹھائے پر نہر کے
پریاں نہا رہی ہیں کنارے پہ نہر کے

۲۴

وہ ذکر کبریا میں سنکتی ہوئی نسیم
شاخیں جھکی ہوئی پئے سجدۂ کریم
ہر سمت اس کے فضل کی وہ شہرت عظیم
وہ رہ کے قمریوں کا وہ نعرہ ہو الرحیم
امیدوار رب کریم ذو المنن کے ہیں
سجدوں میں اشک ندامت چمن کے ہیں

۲۵

نازاں ہے گل ملے ہوئے گلگونۂ نیاز
باقی ہے گل وظیفۂ بلبل میں وہ گداز
سبزے نے رو بقبلہ بچھائی ہے جانماز
باقی نہ خار و گل میں رہا کوئی امتیاز
جتنے بلند و پست ہیں محو سجود ہیں
سب یک زباں مسبح رب ودود ہیں

۲۴۶

عالم میں بہ ایں ہمہ کاوش کوئی عالم نہ ملا زنہار
اے غنچہ بیاں تجھ سے ایسی بہار ہے پر طرفہ زنہار
وہ اہل دل پاک طاعت معبود کی امساک
گلزار میں سیر کو جو الاس چمن پاک
یہ پھول اس بہار کا رحمت سے ترا آیا ہے
کیا اس سے عبث زر لانت میں پایا دہقان

۲۴۷

رحمت سے بیاں سے عقیدت سے بجا لانا کام
دو خاص کل بیاں ہی پیدا کی آل کا نام
بلبل بیاں کا طالب ہے سیر و مقام
اب باغباں قدرت سے ترا آنا ہے
تا عمر یہ چمن جنبش سے یوں آن پیا دہ
غنچہ سے یہ جوبن کا نہ آیا دہ

۲۴۸

پیشانی بیاں کی یوں ہر کہ کار
سو ایشان اس سے پھول کیوں نشاں ان ظہور کا ہو
بیاں دہ دہ دہ دہ سے تو بابا باغ کا ہو
وہ لوح بیاں کی یوں ہر کہ پھیپ کا ظہور کا ہو
فردوس اس چمن کو کیوں نصرت ہے
ہر ایک جس کا ابتدا و انتہا ہے

۲۴۹

گلشن میں بیاں کی بلبل و بہار ادا و اذان
ہر ایک کس ادا میں مہر و چمن اسماں
قمری و بیاں ان بیاں میں ملاقات و دوان
پھولوں کی صف ان کو چمن کی صف بیاں
سوسن سے کیا ہر صف میں ناباں
کیا سطوت ہی سے ہمہ یاں مایا

۲۵۰

ہم شوق میں بیاں سے بہ پہنچنا
ایماں سے بیاں سے چمن بہار دیکھنا
بہار فصل بہار گلزار سے گلشن دیکھنا
بلبل بہار کی تشنگی بیان گلبن سے دیکھنا
بہار تشنہ کی ہوس کی صورت بیاں و دکا ہی
گلبن تشنہ بیاں سے کوئی قربان بیاں ہی

۱۴۱

جبریل نے پایا ہے لطف کہاں سے ہیں
قرآن سے کیا پوچھو جن کی لامکاں جا کے ہیں
صحرا بیکس اوصاف ان کے آپ نے پایا ہیں
کیا پایا مرسل نے جمال نے انتظار کیا ہیں
بیڑہ و اذن جمال سے اسرار ان میں ہیں
کچھ وصف اُن کے جن کی صاحب جن ہیں

۱۴۲

کیوں اے حیدر جب عارج بڑا اقبال
یکسیں اشتہاد سے تنظیم ساختہ حال
میں کیا کمال مان اللہ صاحب کمال
تا اللہ کریم فضل حد اعلیٰ جلال
باغ حسن کو دو گرشتن سے عالی و
فصل جن یہ اے گلشن کہا رو

۱۴۳

اس درس سے مہیا اور سبحا آنکھ
وہ کون ہے جس پہ اور کھا اس کے جگہ
سر مد سبیل اے مد علی اکھا آنکھ
یہ سب ہوا ان سے علی داد آنکھ
کو پوسے اور دیکھا طبیب کی جو میں
اے ریا علی کا کر دیکھو سب کالا میں

۱۴۴

نقاد نبی کا نکتہ کیا ہے نظم
دو یار جس پر ترو و اہل یقیں نظم
عرفان اولیٰ سے اللہ کی یقینی نظم
افسانہ بتو وہ نصیب یہ نظم
عمل کے باغ جس جن میں سے انداز طبع
یہ اور جن کی اور اس کے یا علی و دیکھ

۱۴۵

دیکھے اللہ ہے سے علم آدم کو ہو جدا
ملک نے نہ رو درکار آدم کو جدا
پیکر سے بار ادب سے سب لا کو جدا
بیجا و نیا کی کی سے علم کی جدا
یہ سب بان سلطنت خیمہ سے حاضر میں
اس باغ عین کی کی سب حسن کا ظاہر میں

۳۶

بنتے ہیں جو مصور فطرت سخن طراز
ان کی مصوری کے کھلے ہیں عجیب راز
دعوے سب ان کے ہیں بصد افتخار و ناز
لیکن سخن ہے حسن معانی سے بے نیاز
ہاں رنگ نظم غیر کی تحریر خوب ہے
عکسی جہاں جہاں ہے وہ تصویر خوب ہے

۳۷

ناراض ہوں نہ میرے سخن ہم سخن پناہ
میں خود بدل رہا ہوں سبب ہے نہیں جائے اشتباہ
اک عام بات تھی جو کہی ہے خدا گواہ
روئے سخن کسی کی طرف ہو تو رو سیاہ
رسوائے خلق ہونے کی حسرت نہیں مجھے
سودا نہیں جنوں نہیں وحشت نہیں مجھے

۳۸

کانٹے نہیں ہیں میرے چمن میں ہیں گل ہی گل
سو جان سے ہوں عاشق آل شہ رسل
دل بادۂ ولائے علی سے ہے جام مل
آزاد رو ہوں اور مرا مسلک ہے صلح کل
ہوں بر سر فنا دیہ ہمت نہیں مجھے
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

۳۹

واقف ہیں سب میں واصف شاہ انام ہوں
خاک در امام فلک احتشام ہوں
کیوں رات دن نہ محو درود و سلام ہوں
کیا کم ہے یہ شرف کہ علی کا غلام ہوں
قانع ہے دل مرا کوئی حاجت نہیں مجھے
مانا کہ جاہ و منصب و ثروت نہیں مجھے

۴۰

دل ہم بلند و پست کے ہاتھوں رہا حزیں
اس آئینہ میں گرد کدورت نہیں کہیں
گردوں کا ہے گلہ نہ کبھی شکوۂ زمیں
قسمت بری سہی پہ طبیعت بری نہیں
محسود ہوں حسد کی ضرورت نہیں مجھے
ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے

**۴۱**

عاشق ہوں اُسکا چاہتا ہی جس کو خود اللہ
خادم ہوں اُسکا جو کہ شہنشاہوں کا ہی شاہ
دل ہی خبیر مخبر صادق کا خیر خواہ
صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
خواہش بجز حصول سعادت نہیں مجھے
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

**۴۲**

اے عندلیب طبع فصاحت شیم خموش
بس ہے صفیر بلبل باغ ارم خموش
ہاں اے زبان کلک جواہر رقم خموش
کب تک یہ گرم جوشیاں اے برق دم خموش
ہاں نیر دیں کے تصور میں جھوم لے
پائے نبی و دست ید اللہ چوم لے

**۴۳**

دیکھ وہ نماز سے فارغ ہوئے جناب
تیار ہو رہا ہی وہ دربار لاجواب
زینت فروز صدر ہی وہ مالک الرقاب
گردن جھکائے سامنے حاضر ہیں شیخ و شاب
ساکت ہیں سب کہ رعب بھی ہی اور ادب بھی ہی
اس پردے میں نشان کا حسن طلب بھی ہی

**۴۴**

ساعت کے منتظر تھے یہاں شاہ انس و جاں
فرمایا ناگہاں کہ ہی میرا وصی کہاں
پشت و پناہ شرع نبی میرا حرز جاں
دست خدا و نفس نبی فخر خانداں
آرام قلب و زینت پہلو کہاں ہی آج
دیکھو تو میرا قوت بازو کہاں ہی آج

**۴۵**

جاؤ گل ریاض شرافت کو جلد لاؤ
اُس میوۂ بہشت ولایت کو جلد لاؤ
ماہ منیر منزل عصمت کو جلد لاؤ
خورشید آسمان امامت کو جلد لاؤ
خالق نے جس کو زور بھی بخشا ہی شان بھی
دوں گا اسی کو فوج خدا کا نشان بھی

**۴۶**

اک شخص نے یہ عرض کی اے سید انام
ہم بھی ہیں خوش علیؑ کو ملے گر یہ احتشام
آشوب چشم سے ہیں پریشاں وہ نیک نام
یہ سن کے بولے بادشہ آسماں مقام
برج شرف کے نیر تاباں کو ساتھ لاؤ
سلمانؓ جاؤ فخر سلیماں کو ساتھ لاؤ

**۴۷**

سلمانؓ آ کے پیش امامؑ ملک صفات
کی عرض یاد کرتے ہیں سلطان کائنات
سلمانؓ کے دوش پر جو چڑھے فخر حق نجات
قسمت سے ہاتھ آئی کلید در نجات
کہتے تھے ہر قدم کہ مقدر مرا بنا
یہ مرد پیر دست خدا کا عصا بنا

**۴۸**

آئے علیؑ جو پیش پیمبرؐ بصد نیاز
پھیلائے دونوں ہاتھ شہ سرفراز
نفس خدا کو دل سے لگایا بفخر و ناز
دونوں گلے ملے تو ہوا منکشف یہ راز
جو نور دو جگہ تھا برابر جدا نہیں
قرآن سے حدیث پیمبرؐ جدا نہیں

**۴۹**

محروم تھے زیارت حضرت سے بوترابؑ
اعجاز سے حضورؐ نے فرمایا فیض یاب
پھیری زبان آنکھوں میں سب اٹھ گئے حجاب
چشم ولی میں نور کا چشمہ بنا لعاب
خورشید بولا خوش رہو جا دیدہ یا علیؑ
رکھتا ہوں میں بھی دیدۂ امید یا علیؑ

**۵۰**

تازہ اسی سے آنکھیں ہو گئیں جس دم بفضل رب
کی عرض مرتضیٰؑ نے نبیؐ سے بصد ادب
کیا حکم ہے غلام کو اے سید عرب
فرمایا مسکرا کے حبیب خدا نے تب
اب تک جو زور معرکے پڑنا تھے پڑ چکے
سب تو نشاں اٹھا چکے جا جا کے لڑ چکے

### ۵۱م

اب ہم اٹھاؤ اٹھا اسلام ہم کو نشان
تا بود و جنت خیز حق کی شکوہ و شان
بیدار ہوا ہے ستم کا سامنا جنگ میدان
اور اسلام و قطعاً شرک ہی ستائیں تا روی کہ مجاہدان
بنا تا بس اٹھا جو نشان و الا بیت ہیں کو اپنے
سب ہو چکا ہوا اٹھا و نشان بنا رہی ہے مل کے اپنے

### ۵۲م

بیٹا نشان حسرو ایمان سارا جہاں
چو بیت علم کے لیے ان سے حق جنبیں نہ دیا
دھلا لی ان کو اپنا احمد کی خاطر بنایا
ہم نے سب ہی ان کی ادا سے آن کا دامن صبا
سکتا ہوا اس نشان کا جو دیا بیان جو
طوفان کا نشان ح نکل کا اسلام ست کر اپنا ہی

### ۵۳م

سکا نہ ہم سے پھر اٹھا نشان اسلام کو علم
ہے اک اسلامی درجن پیکر ہوا ہو گئی دم
ہالا بینے خانہ کے ہاتھ لے کہ لاد بیٹھنے قدم
وہ دل جنی جن میں پاک ان کے وہ اسوہ اکرام
رونق بہاں مصحف نا طوفان کی شان
قرآن کی ایمان صدق کی زبان ہیں

### ۵۴م

مطلع
سو سال ہی ہیں یہ نثار ہو اپنا مصطفیٰ
پیکر وجود سر خاطر خیر و ان مصطفیٰ
اس کی بنی یعنی شانہ رو دو ادو ہوں مصطفیٰ
دنیا ہیں بس بسر ہی کہ پاک کلمون مصطفیٰ
آن کلام و جہاں کا اب سے اعلیٰ مقبول ہی
بیان کل سب ہیں خدا عمل اثر رسول ہی

### ۵۵م

دین و دل سب ہیں کہ دینی کا وہ اوقیانوس
ہو اسلام ان پر قربان کرو کرو ہم کو رکھا
خاتم نبی میں سب بیٹھے ہو سب الدین کی
کسی بات پر لو ملا ہے قرآن کی کتاب
سو سال ہی ہیں بس عمل پر نشان غفور ہی
ہی نشان لکھ دو یہ خالق کا ورد

۵۶

بجلی لرز گئی جو اڑا اسپ برق فر
پچھلے سموں سے پیچھے ہوا دھن یہی ہے سم
یا دل چلے جو ساتھ تو اب آب ہو چکا
پہلے ہی سے وہ خود ہی پسینے میں تر بتر
پیچھے ہیں سب نشان نسیم آگے آگے ہے
ہاں یاں مشک بو کی شمیم آگے آگے ہے

۵۷

آنکھوں میں باغیوں کی سماتا ہوا فرس
کانٹوں کو پھول کر کے ہنساتا ہوا فرس
ہر گام پر وہ پھول کھلاتا ہوا فرس
آتی ہوئی بہار پہ چھاتا ہوا فرس
رہوار قطرہ زن ہے کہ لکّہ سحاب کا
جو نقش سم ہے پھول بنا ہے گلاب کا

۵۸

گھوڑا رکا جو دشت میں دلدل سوار کا
جنگل میں آ کے پڑ گیا ڈیرا بہار کا
اللہ رے دبدبہ اسد کردگار کا
دب کے شیر بیٹھے ہیں تہ کچھار کا
ہیبت سے ناوکوں کی سب بکھر گئے
جو شیر نر تھے وہی روباہ بن گئے

۵۹

تھے ساتھ ساتھ شاہ کے پیدل و سوار
فرمایا.. ایک کا بھی نہیں کام زینہار
تنہا ہی سر کروں گا میں اس معرکۂ کارزار
تم دیکھے جاؤ دور سے اس جنگ کی بہار
دیکھو تو کتنا حوصلہ اہل دعا کا ہے
بندے کو دو جہاں میں سہارا خدا کا ہے

۶۰

قلعے کے دیدبان ہیں گھبرا کے ہمکلام
پر تو نئی روش کی ہے آمد یہ دھوم دھام
ہر چند آ رہا ہے اکیلا یہ نیک نام
اقبال ساتھ ساتھ ہے تھامے ہوئے لجام
سب سے جدا یہ شان بھی ہے اور شکوہ بھی
بار و قار وہ ہے کہ دبتا ہے کوہ بھی

٢١٦

ہمارا جلال ہے اور حسن و حشمت غضب کی ہے
زنداں میں پائیں بیلوں ان کی قوت غضب کی ہے
گردوں کھچا ہے پاؤں ان کی سطوت غضب کی ہے
قہر خدا عیاں ہے جلال ان غضب کی ہے
کھلا ہی پڑا ہوا ہے فرزند کو وہ جس بیٹے پہ بری
ہر ایک نقش ہے کہ یہی ہے کہ حشر بپا یہی

٢١٧

تھا داستان رنج کا حق کا بیان اداس
باکہ وہ دل ودماغ پہ ہے جسکی نظر پیاس
تھا بے سر و پا پہ فرزند وہ شاہ کا حواس
در آیا نکلی عجب عالم سینہ پہ التماس
خالی سے دیدیا ان کر کیا ان کا جلوا ہے
در بے نیاز کی قسم نہ جائیں کہاں ہے

٢١٨

اجسا فوج ستمگر کی حملہ الٰہی الفت
بے بس کہ ہو کہ اب دیکھتے ہیں جان کا ٹھکانا
آیا وہ سلسلہ تو لیٹ گیا ٹکڑے
فوج ان مچی ہو گئی کیا کہ سیاہ تھی
حق کا نفس ہے بیچ سرو تن کا جہاں ہے
کون آ یا ہے کہ جو اس کو دیکھا کہاں ہے

٢١٩

نادی کہ ٹھیک نا ہو جو جمال حال کا
نکلا جو سر قلعہ کی ملکہ کا ہوا
جیسے سایا دیکھ کے ملا جو صید آنکا
جو ان جبل کی نظر بند کیا بچے کا ان کا
بکی نظر میں آیا ایسی جو کی ہے
پھیں میں جس طرح سے کے وہ آ تا ہے

٢٢٠

آیا تہ تک یہ کو غل ہے مجلس ادب
جلالت ہے ہم سے جان بجان ہاں کہ ادب
تیاں ان سرو طالع ہی ہوتی نہ جس طرح ادب
کچھ حال ان کی حقیقت الاول قرآن ادب
جلال جہاں تیز چمکتی ہے تیغ ہے
دیکھا نہ ہو کسی نے وہ شمشیر جہاں ہے

۲۶۶
طالع [illegible] عصر سے کا پایۂ تمام اذیت
آتے ہیں بُہا و دہر میں تمکین فلک بیت
اٹھا علی کا ہاتھ بانگہ وصیت کے لئے بیت
ہے کیا الگ جی کی تیغ سے اتحاد کے لئے بیت
ہیں یقین تو [illegible] سے نہ رکھتی ہیں
بے جام [illegible] دینا سے دامن دکھا دیا

۲۶۷
شیر خدا ہو اب ساقی کا نیا جام
دنیا کا تنگ ظرف تو ہو بادہ کی جام
ابر حق صدیق مصطفوی کی تیرے کلام
ہو جانشیں نبی کا بلا فصل با دوام
دو ایک بیں بیب نبی کا داماد ہم ساقیا
یا فاطمہ عطا ہوا ان کا جام ساقیا

۲۶۸
یاقوت دنی کے عطا سے [illegible]
ما ہا [illegible] اہل کرام کا [illegible]
کیا کیسے ہیں نجات میں [illegible]
[illegible] نظر کس [illegible]
[illegible] پاس دوار
[illegible] بیکار ولوا

۲۶۹
[illegible] فیض سے کی [illegible] ساقیا
ہست ہے ولا ہو [illegible] ساقیا
دامن [illegible] اور ہر [illegible] ساقیا
[illegible] ساقیا
نظروں میں [illegible] کھلا [illegible] کو پیر
آنکو کی جو [illegible] جا ناچیز

۲۷۰
شیشہ میں بادہ [illegible] ہوا ایاب
مہر [illegible] جان [illegible] نایاب
[illegible] کا لیا پایاب
[illegible] لا پایاب
الفت کا [illegible] کا کلاب ہی
جنت بیں [illegible] کا نام ساقی

قطعہ ۱

تیری عطا ہے میری طبیعت بھی سا تھا
کہتی نہیں کہیں یہ بہ افضال کبریا
حارث کو ختم کر کے بھی دم بھر نہ دم لیا
مرحب کا آتے آتے پھر اک جام سے پیا
کم تھی نہ اپنے رنگ میں یہ داستان بھی
اب تیغ ہی کے ساتھ چلے گی زبان بھی

قطعہ ۲

مرحب نے پائی حارث خودسر کی جب خبر
چہرہ قلق سے زرد ہوا ہل گیا جگر
جلنے لگا جو دل تو ہوا آگ اہل شر
کسے سبب غرور کی جنگ پر کمر
دم لیکے چیختا ہوا جھک مارتا ہوا
بل کھا کے نکلا قلعہ سے پھنکارتا ہوا

قطعہ ۳

کہتا تھا بار بار یہی ہو کے خشمناک
حارث کو اس جواں نے کیا ہے اگر ہلاک
مجکو بھی اس کے قتل میں اصلا نہیں ہے باک
ہلتی ہوئی زمیں نے کہا منہ میں تیرے خاک
تو ریت دیکھ لے یہ خدائی کتاب ہے
تو ریگ دشت کفر ہے یہ بوترابؑ ہے

قطعہ ۴

مشتاق جنگ ساتھ ہوئی فوج بد شعور
ترچھا فرس پہ بیٹھا تھا کج فہم اہل زور
خود پیش پیش دور سپاہ شر پر دور
آیا قریب سیف الٰہی وہ پر غرور
انگڑائی لے کے روک لیا راہوار کو
آئی ادھر ہنسی شہ دلدل سوار کو

قطعہ ۵

نام و نسب پہ کر چکا جب فخر وہ شریر
رطب اللساں بحر زمیں ہوئے حضرت امیرؑ
فرمایا بادشاہ رسلؐ کا ہوں میں وزیر
اللہ نے کیا مجھے عالم کا دستگیر
عمرانؑ کی جان دلبر بنت اسدؑ ہوں میں
حیدرؑ ہے جس کا نام وہ شیر صمد ہوں میں

**بند ۶**

حیدر کا نام سنتے ہی تھرا گیا شقی
پھر دیکھا غور سے طرف شاہ متقی
سمجھا کہ نذر موت ہوئی عمر باقی
نیرنگیاں دکھاتا ہے یہ چرخ ابلقی
کیسی ہر ایک خاک میں تدبیر مل گئی
جو شب کو خواب دیکھا تھا تعبیر مل گئی

**بند ۷**

گھبرا کے بھاگنے کو تھا میدان سے مگر
چلائی موت بن کے جبت چلا کدھر
بولی شجاعت شہ مرداں بکر و فر
تشویش کس لئے ہے اٹھا گرز گاؤ سر
دست خدا کا زور بھی بد ذات دیکھ لے
کچھ اپنے وار کر کے پھر ہات دیکھ لے

**بند ۸**

دل میں خیال جنگ جو گھبرا چکا جما
کانپے قدم رکاب میں پیکن لگا جما
پیری جمائی باگ اٹھائی جھکا جما
جمنے کو تو جما وہ مگر بے تکا جما
ایمان و کفر ہو سے یہ ہنگام بیر ہے
شیر حرم کے سامنے روباہ دلیر ہے

**بند ۹**

لرزاں تھا گرچہ خوف سے ناری کا بند بند
لیکن اٹھا کے گرز بڑھا وہ جفا پسند
بھر پور اپنا وار کیا پھیر کر سمند
یاں فضل حق تھا شامل مولائے ارجمند
کانپا یہ دل جلال شہ خوش صفات سے
جی چھٹ گیا کہ چھوٹ پڑا گرز ہات سے

**بند ۱۰**

تلوار اٹھا کے پھر ہوا تیار اہل کیں
قربان جوہر سپر شاہ مومنیں
قبضہ تو ہاتھ ہی میں رہا پھل گرا کہیں
الٹی خدا کے ہاتھ کے کہنی تک آستیں
سیف خدا کے رعب سے میدان ہل گیا
شیرانہ ہمہمہ سے بیابان ہل گیا

۱۰۱م

ہے نام ذوالجلال سے لکھوا دیا کا علم
اس عنایت کی ہوا ہیں وہ الفت کا پیچ و خم
میکائیل و جبرئیل و سرافیل ہیں خدم
وقف فلک ہیں کیا پئے کار بانا ارم
قدرت سے ہے جلوہ آسمان کے دکھائے جاتے ہیں
ہے حکم حضرت سے ساتھ ماہ زمین

۱۰۲م

آرے کسی ساتھ ضبط قرآن اور اودھ دیا
جو ہاتھ ہیں ان کے دستگیر کے ہاتھ وہ ہیں دیا
وہ سب ملک سے ہاتھ پر ہی تو دلاسہ دیا
یار و قسم کھا سے ساتھ مال کا دیا
کو ویرانہ دنیا کا سے منظر دکھا دیا
در حال الاذیں ساتھ غزا دریں اٹھا دیا

۱۰۳م

جب تک یہ نام کرنا تھا سنا ہم کو تسکین آیا
اس امر میں کو دین الٰہی کا پتہ نہ پایا
مولا قریب اس سے آسمان کے گھر آیا
نہیں قیامت فاست افلاک سے کھا آیا
طوفان میں ساتھ یک عشق کے دکھایا
در دل ہو وصیت یار و ساتھ نجر الہام آیا

۱۰۴م

اس کا جب علم ہوں میں عین نشان
دریا کے مرد میں ہوں ساتھ کا ہی نشان
اس کے ساتھ اس میں وقت یہ بات ہی نشان
یہ دم اس وقت میں حال کا تیرا ہی نشان
اس ساتھ میں یک گرد نشان کا ہی نشان
یار میرا ہو گیا ہے کوئی نشان

۱۰۵م

ذوالنور وحدہ اس کے دریا کے نہیں کی
یہ نام کے آئی کا اور یہ جگہ یہ نہیں کی
پایہ وصل اس نے پہنچی ہی یہ نہیں کی
سب ملکوں کے جبرئیل سے یہ نہیں کی
کا وصل نہیں ہونا یار و دار اس سے نہیں
یار و ملک کا پھول لگا یاد نہیں

۲۶م

تیکھی نظر میں سے پر جو ان پیٹ کو
تیرا الٰہ سے کوئی بتا کے ہی پھول
تسعو بدن نے کر کہ سے لگی آتش ظاہر
کھا کی سیاہ کھا بیوں سے لگی آتش کو
ان کی بہار اسی کی ان کو ہو داد و
من عوض جب کی ان سب بیاں کو یاد و

۲۷م

تندی سے یار آتش جسوں ایسا یا کہیں
چھینکا ہی آتش یہ ہاتھ آکر وہیں
یہ یک انداز ہر ایک لطف شاہ جہاں ہیں
ان سے کہ ایک بار ہم کہاں ہیں
آتی صلہ دستی داد و کو کہ دوست ہے
قرآن بولا ہو اپنا دوا کو آن سے

۲۸م

کہ جب ستاروں سے ہم ایک کو ہم پیار
حسن سے نے طرف جو شان ہوا قرار
دال سے کا جمال کی آتش جی ان باد
بر اسیا بیوں نے لیا جا وہ قرار
سا لال ان یار کا دل و جو بات کر لیا
قطعہ میں جا کے چھپ کر ہو دار لیا

۲۹م

چھپ لباس ان پیرا ہم وفا نشانہ
قطعہ سیاہ چھال کو چھپا دو جی
لو سے دریں ان کی بول کہ جان یار آنہ
دار دکھ لال ہوا دست و ریاں
حیثیت ہو کی انوکھا ہم آئی سر باز
دست صفا ایسا کا پن اور و دیں

۳۰م

چھپ کی صدا ہیں پھر تیغ شعلہ دار
لعل سے مہک کر نشان ان کی ہو ہیں جلوہ گر
بیتی تیغ ان چیز انہ قدرت میں یہ تیر
یہ کہاں اسی کو پیش نے ہیں قدر
سو کو اسی سے بھی ان سے دور ہیں
حد سے کو ندیم قصہ دکھا یہ یار ہیں

۹۱

پایا کسی نے نجر برش کا نہ اور چھور
برباد ہو رہے ہوئے پس پس کے مثل ہور
روکے رکا نہ بازوئے خیبر اُورا کا زور
آخر کو ہر طرف سے اٹھا الاماں کا شور
اسلام کا نہیب جو ہر دل پہ چھا گیا
شیر خدا کو دشمنوں پر رحم آ گیا

۹۲

خندق کی سمت پلٹے تو دیکھا یہ سخت حال
آتے ہیں مصطفےٰ مع اصحاب خستہ حال
سب فوج کو عبور کی تشویش ہے کمال
قربان زور و ہمت ضرغام ذوالجلال
پتے کو پھول پھول کو گلشن بنا لیا
در کو سپر کیا پل آہن بنا لیا

۹۳

خندق کے عرض سے تھا بہت در کا طول کم
تھے بیچ میں ہوا پہ معلق شہ امم
آجاتے تھے جو تختے پہ ارباب بیم
اُس سمت اُتار دیتے تھے مولائے ذی حشم
غل تھا شرف یہ خاص ہے حیدر کے واسطے
ایسے قدم ہوں دوش پیمبر کے واسطے

۹۴

آئی تمام فوج جو اُس سمت سے ادھر
دست خدا نے پھینک دیا ہاتھ سے وہ در
فرمایا مصطفےٰ نے مبارک ہو یہ ظفر
رکھا علیؑ نے پائے ہمایوں پہ بڑھ کے سر
شہ نے خطاب فاتح خیبر عطا کیا
حیدر نے جھک کے شکر کا سجدہ ادا کیا

۹۵

کس درجہ شکر دوست تھے آقائے نیک نام
واقف ہوئے نہ شکوے سے جانِ انام
ہو صلح یا کہ جنگ جو زیبا ہو کرتا وہ کام
ہر امر کا رضائے خدا پر تھا اختتام
کفار سے جہاد کیا جب بھی کیا
جس وقت حکم صبر ہوا صبر بھی کیا

**۵۹۶**

کیا کیا نہ بعد ختم رسالت ہوئے ستم
ڈگے نہ پائے راہِ رضا سے مگر قدم
فاقوں میں بھی عیاں تھا نہ چہرے سے کچھ غم
رسی بندھی گلے میں تو دل کو نہ تھا الم
پابند صبر کرتا رہا کبریا کا شکر
گردن میں ریسمان زباں پر خدا کا شکر

**۵۹۷**

تھا بس کہ صابر و متحمل وہ دیں پناہ
معصوم کے خلاف تھے سازش میں کینہ خواہ
آخر کو ابن ملجم ملعون و رو سیاہ
راضی ہوا کہ قتل کرے شہ کو بے گناہ
دل میں غبار امامؑ کی جانب سے بھر گیا
تاریخ وقت ہو گیا طے دن ٹھہر گیا

**۵۹۸**

کیا سال تھا یہ جس میں مصیبت عیاں ہوئی
ماہ صیام تھا کہ قیامت عیاں ہوئی
اٹھارھویں گذر کے یہ آفت عیاں ہوئی
تیرہ ہوا جہاں شب ضربت عیاں ہوئی
ظاہر جلال و رعب خدا کے نشاں ہوئے
شمع حرم کی آنکھ سے آنسو رواں ہوئے

**۵۹۹**

مولا پہ رعب بارگہ کبریا بھی تھا
اور شوق سیر گلشن صبر و رضا بھی تھا
پیش نگاہ منظر خوف و رجا بھی تھا
دل کی طرح زباں پہ شکر خدا بھی تھا
تھی اس طرف عطا و عنایت بھی ناز بھی
تھا اس طرف خلوص و وفا بھی نیاز بھی

**۶۰۰**

کہتے تھے بار بار امامؑ حجاز شکر
دنیا سے کام کیا ہو مرے کارساز شکر
سب کھل گئے محبت خالص کے راز شکر
بندے کو تو نے یاد کیا بے نیاز شکر
حالت ہے مضطرب دل پر اشتیاق کی
عاشق پہ تیرے شاق ہیں گھڑیاں فراق کی

۱۰۱م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۲م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۳م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۴م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۵م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

کہاں [illegible] ناز میں [illegible] فریب ایام
[illegible] فاضلی عام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

[illegible] آفتاب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل

[illegible] ایام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۱م

تاباں ہے غنچۂ گل سے گلستاں ہوا صبا
مکھ جو تیرا [illegible] گلزار [illegible] جب
سایہ میں [illegible] وہی شمشاد ہوا زیبا
سایہ میں [illegible] سو [illegible] عجب
دیکھو [illegible] گلبرگ [illegible]
[illegible] [illegible]

۱۱۲م

سا کنا تھا [illegible] سرد ہوا بیقرار
نکتہ [illegible] حسن [illegible] شمشاد [illegible]
حیرت [illegible] کیا [illegible] تھا چمن
[illegible] نہیں [illegible] زیبا
[illegible] کیا [illegible] بھیجیں
ہاں [illegible] لطف [illegible] عطا [illegible]

۱۱۳م

[illegible] سنبل کی شکل [illegible] سنبلستاں
[illegible] پہ [illegible] کی نگاہ
[illegible] تیغ [illegible]
حال [illegible] صفا
[illegible] [illegible]
[illegible] خود [illegible]

۱۱۴م

[illegible] حال دل [illegible] طلب
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] عجب
حاصل [illegible] الفصل [illegible]
احسان [illegible] صفا [illegible]
[illegible] [illegible]

۱۱۵م

[illegible] حال [illegible]
[illegible] کھلا [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] حسین [illegible] تھا
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

**۱۱۶**

حالت ہوئی علی کی دگرگوں جو ایکبار
لائی گئی گلیم پہ شاہ ذوالفقار
مولا کو گھر میں لے چلے سبطین نامدار
آنکھیں تھیں اشکبار دل ان کے تھے بیقرار
شور بکا سے حشر تھا سارے جہان میں
اک زلزلہ عیاں تھا زمین آسمان میں

**۱۱۷**

گھر میں جو آئے سرور دیں ہادی امم
کھولے سروں کے بال ہوئے نوحہ گر حرم
مسند پہ شاہ دیں کو لٹایا بدرد و غم
سینہ بنوں نے خاک ملی چہروں پہ بہم
ماتم کدے میں طرفہ قیامت تھی برملا
زینب نے منھ پہ خون شہ بحر و بر ملا

**۱۱۸**

بکھرائے زلف آئی جو گیسوں کی رات
بستر پہ اٹھکے بیٹھے شہنشاہ کائنات
بلوایا اپنے سامنے سب گھر کو ایک بات
حاضر ہوئے جو پیش علی وہ نکو صفات
کاغذ وصیتوں کا رقم کر کے دیدیا
ایک ایک کا ہاتھ ہاتھ میں شبیر کے دیدیا

**۱۱۹**

بعد اس کے کچھ نہ کہہ سکے مولائے بحر و بر
آیا پسینہ موت کا زخمی جبین پر
اک ربع رات ہو گئی جب اسطرح بسر
پہونچے جناں میں منزل ہستی کو چھوڑ کر
اس حادثہ سے خلق میں آفت گذر گئی
آل رسول میں تو قیامت گذر گئی

**۱۲۰**

ہر گھر میں تھی عزائے شہنشاہ بحر و بر
ارکان دیں لرزنے لگے گرد دشت و در
کہتا تھا کعبہ میرا مطہر گیا کدھر
تھے سنگ فرش بیت مقدس لہو میں تر
مسجد تڑپ رہی تھی نمازی کیواسطے
اسلام آپ روتا تھا غازی کیواسطے

۱۲۱

کوفہ میں علی تھا اسے ستم ایذا الوداع
بچوں سے وداع بیٹیوں سے غم الوداع
بیبیوں سے بین ہر دل کا الوداع
تھا جوں کے شفیق ورثا الوداع
اتا اس دھا کے ایک پور والسلام ہیں
بجا سجا جام کے پیوستہ ماہ صیام ہیں

۱۲۲

سب اہل حرم جبیں پہ ہمہ بالا و جگر
ہار ہے گا کہ یہ کس سے کہتی کھلا جگر
ریتی ہیں ہر یک لطف حسن معانی پہ بھی نظر
اب حضرت امام یہ اہم ہیں پیار کرو
بیاتا دہ چکی دولت حرم و سرائے
ہے یہ نیت حقیقت میں سب ہے پیوستہ ذوالفقار ہے

بتاریخ ختم تصنیف مرثیہ ہذا ۸ دسمبر ۱۹۲۷ء

## رباعی

کب ہم نے جہان میں اغنیا سے مانگا	مانگا تو فقط رب علا سے مانگا
عادت جو خدا سے مانگنے کی تھی خبیر	بندوں میں نصیری کبھی خدا سے مانگا

## دیگر

سو جان سے غلام نفس پیغمبر ہوں	خاک در بادشاہ بحر و بر ہوں
کیوں قلعہ مضموں پہ نہ قبضہ ہو خبیر	میں مدح سرائے فاتح خیبر ہوں

ع٥ [illegible]

# اشتہار

بدر کامل حصہ دوم بھی زیر طبع ہے

ممتاز بک ایجنسی نخاس لکھنؤ سے

طلب فرمائیگا

# مرثیہ

# جناب خضر ہیں سر سبز از سخن

در حال امام حسن علیہ السلام

مصنفہ

سید فراز حسین خبیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

# زیارتِ امام حسن علیہ السّلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنَ اَوَّلِ
الْمُسْلِمِیْنَ وَكَیْفَ لَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَاَنْتَ سَلِیْلُ الْهُدٰی
وَحَلِیْفُ التُّقٰی وَرَابِعَ اَصْحَابِ الْكِسَاۤءِ
غَذَتْكَ یَدُ الرَّحْمَةِ وَرُبِّیْتَ فِیْ حِجْرِ
الْاِسْلَامِ وَرَضَعْتَ مِنْ ثَدْیِ الْاِیْمَانِ
فَطِبْتَ حَیًّا وَطِبْتَ مَیِّتًا غَیْرَ اَنَّ
الْاَنْفُسَ غَیْرُ طَیِّبَةٍ بِفِرَاقِكَ وَلَا
شَاكَّةٍ فِی الْحَیٰوةِ لَكَ
یَرْحَمُكَ اللّٰهُ

| | |
|---|---|
| ولادت امام حسن علیہ السلام ۱۵ ماہ رمضان ۳ھ | شہادت امام حسن علیہ السلام ۲۸ ماہ صفر ۵۰ھ |

جائے دفن : جنت البقیع

۴۸۶

۱

جنابِ خضر کریں سیر سبزہ زارِ سخن
بلند گنبدِ خضرا سے ہو وقارِ سخن
نگاہِ طوطیِ سدرہ ہے بہارِ سخن
ہرا بھرا ہے یا ربّ شاخسارِ سخن
ریاضِ نظم کے سب پھول آسمانی ہیں
ہر ایک شاخ ہے سرسبز پتے دھانی ہیں

۲

میں آپ مدح میں کرتا نہیں کبھو اپنی مقال
یہ ہو عطا ہے ممدوح کی جو دل ہو نہال
مرے کلام پہ ہو معترض یہ کس کی مجال
جو کچھ کہے بھی تو یاقوت کی زباں ہو لال
کہاں دماغ جو ہے حسنِ تخیلات سنے
کسے غرض ہے جمادات کی جو بات سنے

۳

پسند اپنی طبیعت کو ہے خلوص کا رنگ
جو یہ نہیں ہے تو آئینے کو چھپا ہے زنگ
جدا تمام زمانے سے ہے مری آہنگ
اسی سے شعر ہیں مرغوبِ اہلِ فن کو ڈھنگ
اساتذہ کی نگاہوں میں میری عزت ہے
یہ فیضِ نظم نہ پاتا تو نکلا فیضِ مدحت ہے

۴

شفیقوں کا ہے یہ قول یہ ہے مجددِ فن
یہ کام فن کا نہیں قدرتی ہے صفائے سخن
جو نکلا دل سے وہی لکھ دیا بوجہِ حسن
یہ اتفاق کہ ہو اس میں کوئی شے روشن
سمجھنے والے کہیں اس کو استعارہ ہے
میں سمجھونگا چمکتا ہوا ستارہ ہے

۵

پسندِ خاطرِ احباب ہے جو میرا کلام
بہت سے مرثیوں کا اس طرح ہے اس میں نظام
نہ پہلوان ہے فرضی نہ ہے حجتِ صمصام
نہ گفتگو ہے نہ رخصت کے ہیں جدید مقام
نہ رزم میں ہے سپہ خیالی کہیں روانہ ہے
نہ گل کی رگ رگِ سنگ تازیانہ ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الفاظ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اوقات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حصول [illegible]

**۱۱**

جیا نہیں قابلِ عبرت سے اپنی بھی داد
کر صلح خواہ رہا جب کیا کسی نے فساد
زباں سے اتنا تو نکلا بڑھے جب اہلِ عناد
زمانہ بر سرِ بیداد، یا علیؑ فریاد
ہوں معترض سے بڑی رب والمنن کی قسم
میں صلح کے لیے تیار ہوں حسنؑ کی قسم

**۱۲**

کرے نہ صلح پہ بھی گر زمانہ مجھ سے وفا
حسنؑ کی طرح پھروں گا نہ عہد سے بخدا
جو پھر بھی اہلِ عداوت ہوں درپئے ایذا
یہ جان لیں مرے آقا ہیں سید الشہداؑ
نیامِ قلب سے بے اشتباہ نکلے گی
دفاع کے لیے شمشیرِ آہ نکلے گی

**۱۳**

خموش اے دلِ غم دوست لب قدا کے لیے
نہ باز رہنا مروت سے مصطفیٰؐ کے لیے
رسن بندھے تو نہ اُف کرنا مرتضیٰؑ کیلئے
سمجھنا سم کو عسلِ عشقِ مجتبیٰؑ کے لیے
نجات قیدِ بلا سے اگر نہ ہو کیا ہے
مطیع رہنا اُسی کا جو تیرا آقا ہے

**۱۴**

برا کہے جو زمانہ، نہ کر ملال و محن
خدا کا نام لے آغاز کر ثنائے حسنؑ
اگرچہ ہے غم کا اثر لے طبیعتِ حسنؑ
ہو پہلے ذکرِ ولادت سے خوش دل و ذہن
ریاضِ فاطمہؑ کا نونہال ہے شبرؑ
علیؑ کی جان پیمبرؐ کا لال ہے شبرؑ

**۱۵ مطلع**

نبیؐ کے باغ میں حسنی بہار آئی ہے
گلوں نے جام زبرجد سے آب پائی ہے
لبِ شب کی تجلیاں پیتے ہیں وہ صفائی ہے
فدا ہوں خضرؑ وہ سبزہ ہے دلربائی ہے
چمن کے حسنؑ پہ موتی نثار رہتے ہیں
یہاں لعابِ مرد کو اوس کہتے ہیں

۱۶

ریاضِ دہر میں ہوا تھا حسن کی جو دھوم
گلو بزیر سورۂ یوسف جا بجا رقم
کسی کو نغمۂ بلبل کا رنگ کیا معلوم
ہر اک ترانۂ رنگیں کا ہے یہی مفہوم
رواقِ منظرِ چشمِ من آشیانۂ تست
کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

۱۷

مہِ صیام کی پندرھویں تھی بہار آگیں
وہ رحمتِ صمدی کا نزول سوئے زمیں
وہ زیبِ فاطمہ زہراؑ نہالِ گلشنِ دیں
بنا تھا باغِ جہاں غیرتِ بہشتِ بریں
زمیں پہ سجدہ ادا کرنے کو فلک آئے
درود پڑھتے ہوئے عرش سے ملک آئے

۱۸

یہ امِ فضل کی تعبیرِ خواب تھی عیاں
نبیؐ کے دل کا ہے ٹکڑا یہ پارۂ قرآں
رسولؐ بیٹھے ہیں مسجد میں خرم و شاداں
جلیس ہیں متجسس نگاہیں ہیں حیراں
خوشی بھی آپکو ہے اور انتشار بھی ہے
کسی نوید کے سننے کا انتظار بھی ہے

۱۹

اسی خیال میں بیٹھے تھے سرورِ اکرمؐ
فلک سے آکے ملک نے یہ عرض کی اُس دم
مبارک آپکو فرزندِ رسولِ اُممؐ
ہے گھر میں سیدہؑ کے سیدِ با حشم
حضورؐ آپکو یہ لعلِ انتخاب ملا
نگینۂ مہرِ نبوت کا لاجواب ملا

۲۰

رسولؐ شکر کے سجدے میں جھک گئے فوراً
رواں ہوئے سوئے بیت الشرف بوجہِ حسن
سلام کرنے کو حاضر تھے جنوں کے چمن
زہے وہ دن تھا لباسِ ملائکہ بہرِ حسن
گئے جو گھر میں تو اُسکا افتخار بڑھی
اور اس سے ساتھ فقط اسلام کا وقار بڑھی

۲۱

چراغ دین ہدی اماں نظر آیا ہاں
رسول پاک نے بڑھ کر کہا کہ آمری جاں
نبی کے ہاتھ پہ آیا عطیۂ سبحاں ۵
ہوا یہ شور ہے قرآں کی گود میں قرآں
یہ ماہتاب ہے اک دن وہ آفتاب بھی تھا
یونہیں کتاب پیمبر میں بو تراب بھی تھا

۲۲

بلا اذان و اقامت ہے جب نبی فارغ
کہا علی سے کہ لے خانۂ خدا کے چراغ
یہ ایک پھول ہے گویا مری پیدرن کا باغ
معطر اسکی مہک سے ہیں پیر قلب و دماغ
تمہارے گھر میں یہ پیدا ہوا ہے شان خدا
رکھا اسکا نام بھی کھا کہو زبان خدا

۲۳

علی نے دست ادب جوڑ کر کہا کہ حضور
رسول ہیں سبقت کریں یہ میں معذور
ہیں آپ مصحف ناطق خدا کے نور
دہن سے آپ کے نکلے تو ہو وہ چند ضرور
لقب پیمبر کا بصد اہتمام نکلے گا
وہ خوب ہوگا جو قرآں سے نام نکلے گا

۲۴

کہا نبی نے مرا پھول ہے یہ غنچہ دہن
خدا نے پاک نے رکھا ہے اسکا نام حسن
علی نے عرض کی اے فخر زمین و زمن
مبارک آپکو یہ لال ہو بوجہ حسن
خدا رکھے یہ بہر کتنا ابتسم جد ہے
کہا رسول نے کنیت ابو محمد ہے

۲۵

یہ کہنا تھا کہ صدا درود آنے لگی
زمیں پہ رحمت حق رنگ نو جمانے لگی
فلک کے پار صدا تہنیت کی جانے لگی
تمام جہاں کو شمیم حسن بسانے لگی
نکاہ میں گل کہیں شکلائے جب دوچار ہوئیں
سجی سجائی ہوئی جنتیں نثار ہوئیں

۲۶

خوشی کا دور ہے چھایا ہوا ہے ابر بہار
ہوائیں چل رہی ہیں تر پڑ رہی ہے پھوار
ہر اک برگ شجر ہے جواب دست نگار
کہاں ہے ساقیٔ رنگیں مزاج و گل رخسار
بیا و کشتیٔ مے در خط شراب انداز
غریو و ولولہ در جان شیخ و شاب انداز

۲۷

ترا لقب ہے مسیحا نفس میں ہوں رنجور
کرو کو سوزش غم نے بنا دیا ہے تنور
جگر کا آبلہ ہے رشک دانۂ انگور
میں توبہ توڑ چکا کر دے مجھ کو نشے میں چور
تو سب کا عقدہ کشا ہے اگر ہو منظور
حسن کے نام کی خیرات دے فقیر ہوں میں

۲۸

بسر بلا وہ تجھے جو رسولوں کی ہے جان
ہمیشہ جان کو اس کی ہے خدا کی امان
خدا کرے ترے سائے میں پڑھے قرآن
تری طرح ہی اسلام ہے یہی ایمان
نہ کیوں خلاصۂ دیں ہو یہ جانشیں ترا
چراغ میکدہ بیشک ہے مہ جبیں ترا

۲۹

قلم ہو مے کی قلم صفحۂ برگ گل کا جواب
مداد میں عوض آب قطرہ ہائے شراب
ہر اک دائرے میں ہو شمیم جام گلاب
تو مدح دلبر ساقی کروں نہ راہ صواب
ہری ہو کشت تمنا ابر کرم برس جائے
نبی کے پھولوں کی خوشبو سے بزم بس جائے

۳۰

فضائل اس بی بی کے پھولوں کے سب پڑھیں صلوات
حسن کے ساتھ ہوں حسین کے برکات
جناب سیدہ بیٹوں کو لیکے مات میں مات
حضور احمد مختار آئیں جب اک رات
رسول فرش مرض پر خموش لیٹے تھے
سرھانے آپکے بیٹی تھی اور بیٹے تھے

۲

۳۱

تھے غش میں شدت تپ سے نبی شیر و نذیر
لپٹ کے سوئے نانا سے شبر و شبیر
سدھاریں سیدہ گھر کی طرف گلو گیر
قدم قدم یہ دعا تھی کہ اے خدائے قدیر
مرے پدر کو مرض سے نجات کامل دے
تو ہے طبیب حقیقی شفائے عاجل دے

۳۲

اسی طریقے سے گذری جو نصف شب آئی
تو خواب سے ہوا ہر ایک مہ لقا بیدار
کہا گئی ہیں کہاں مادر بلند آقا
عیاں ہوا کہ مکاں کو گئی وہ نیک شعار
خیال آیا کہ اب ہم کدھر جائیں
پھر آپ ہی یہ کیا طے کہ اپنے گھر جائیں

۳۳

اکیلے جائیں کہیں تا ابھی نہ سن ایسا
وہ نصف شب وہ اندھیرا وہ ابر چھایا ہوا
وہ مینھ برستا ہوا اور وہ مینھ کے ساتھ ہوا
مگر خدا نے کیا خلق ایک نور ایسا
اندھیری رات میں جو رشک مہر و ماہ بنا
کہ فاطمہ کے چراغوں کو شمع راہ بنا

۳۴

دو نور تار و نبی آنکھوں میں سمانے لگے
ہوائے تند کا جھونکا جسے بجھانہ سکے
ضیائے برق بھی جس سے نظر ملا نہ سکے
بشر تو کیا ہے فرشتہ بھی تاب لا نہ سکے
وہ روشنی تھی اسی بارگاہ قدرت کی
کہیں زیادہ تھی لیکن ضیا امامت کی

۳۵

خیال تھا کہ چراغ حریم طور تھا وہ
کہ ضو فشاں سر میدان حال جور فغاں
انہیں کی جلوہ فشانی کا اک ظہور تھا وہ
خدا کے نور تھے یہ بھی خدا کا نور تھا وہ
کوئی ملک تھا جو آنکھیں بچھاتا جاتا تھا
انہیں کا نور انہیں مشعل دکھاتا جاتا تھا

[illegible]

جب صبح ہوئی دونوں کا پیالہ اسی طرح سے اترا وہ دیا دہ
کہ سمندر میں دیکھ کر کسی تلاش کا بیج گرا کر اسی راہ
کہ تماشے سے شہر کے ملا جو بیج نے پایا وہ دونوں پرندہ
تو دیکھا بیج کا نظارا لپایا نہ آگاہ
کہا کہ جیتے جی عجب ہے یہ بیج آیا ہے
رہا یہ فکر کہ بیچ میں اس کے دو ان کو یہاں لایا ہے

[illegible]

وہ دیا باغ تھا کہ سنا تھا صحن چمن جنت کا
وہ سمندر کی پھنسی ہوا اور وہ درو دولت فضا
وہ تمہاری سخت پھولوں کا بیج وہ دیوار بھی کا صدا
اندھیرا تھا یہ قدرت کے انتظام ہوا
حسین پھول کی صحن لطف باغ ایسا لب
کہ یہ باغ ہے یہ دل سب دو دیا شاداب

[illegible]

وہ دلبر کچھ ملک کہ سب کچھ بے پکار اس چمن
کہ صبح ہونے کی باغ جہاں ہوا اس دن نہیں
نوا سے فاختہ سے اور کچھ ہاتھ ہو سے بستہ سنو
سنے یہ سفر اس چمن سے جس سے ہوا جہاں کی بہار
جو سو خط ہو کہ میں نیند میں اس باغ کی باغ
عجب یہ سیر جو ہے سب سے باغ کے اوس میں باغ

[illegible]

کہا یہ بلبلوں نے کہ گل اتار باغ صفا سے دل
حضور بھی بیچ ہیں گلشن کا یہ نسیم لطف
بچا یہ اس کو اسے بچائیں سب سے صحن بلبل
کو سے غنچے کو اس گل کو کہنا اس نے بھول
غم سے باغ ہو سے سے اور صحن ہوا طرف
سنا کی قمری و بلبل نے سو اے لطف

[illegible]

کھلا جو باغ کا در جس گھڑی تو ہوا معلوم
سنا کہ بلبل آری کا اسیر ہیں وہ مغموم
نہیں کہ سے کہا کہ گل سے پھولے بلبل ہوا مغموم
نہیں تھا غنچہ و لب دو دو شاخ کا اس سے مغموم
حسین ہیں جان علی کا نیا وہ قبول بیچ سے
حسن بانی اس کا سب سے بچھا وہ اس سے ہیں

١٤١

یہ گل ہیں خواب میں لیکن نصیب ہیں بیدار
ہم سوتے جاگتے فخرِ مسیح ہر دلدار
نفس پہ حضرتِ عیسیٰ کا معجزہ ہے تمام
کہ تندرست ہے گلشن میں نرگسِ بیمار
جہاں چمن میں ہے کانٹا وہ خارِ الفت ہے
جگر میں لا کے حلاوت نہیں وہ وقت ہے

١٤٢

مزے میں پھر ہے دلِ بیقرار اے ساقی
یہ رنگ روپ یہ دیکھی بہار اے ساقی
تری عطا کا ہے بس انتظار اے ساقی
خمار اترا ہے شیشہ اتار اے ساقی
ترے کرم سے اگر جام لاجواب ملے
خدا کے ہاتھ سے بے واسطہ شراب ملے

١٤٣

تجھے پکار رہا ہوں جو بار بار میں آج
کریم تو ہے نہ ہوگا ترے خلاف مزاج
وفا سرشت ہوں تجھ کو بھی ہے وفا کی لاج
تو جانتا ہے مرے پاس ہے نہ تخت نہ تاج
گلِ خزاں زدہ ام زندگی ملالِ منست
شکستہ رنگیِ من ترجمانِ حالِ منست

١٤٤

میں دل کو ساغرِ صہبا بنا کے بیٹھا ہوں
تمام خلق سے آنکھیں بچا کے بیٹھا ہوں
نجف کی خاک کا سرمہ لگا کے بیٹھا ہوں
ترے کوچے میں دھونی رما کے بیٹھا ہوں
زباں پہ ہے کہ میں ذرہ ہوں آفتاب ہے وہ
خدا رکھے مرے ساقی کو بوتراب ہے وہ

١٤٥

پسندِ خاطرِ مے کش ہے گفتگوئے شراب
مری جبیں کی شکن بن گئی ہے جوئے شراب
نظر کا نور بڑھے دیکھ لوں جو سوئے شراب
بسی ہوئی ہے پسینے میں میرے بوئے شراب
مرا ز بادۂ عشق تو رنگ و بو کافیست
تہی قدر کہ مئی ہست در سبو کافیست

۴۶

یہی ہو دھن کریں ساقی سے گفتگو بھی کروں
ملے گا جام مگر اُس کی جستجو بھی کروں
شراب ہے یہ مصطفیٰ کی شست و شو بھی کروں
ہوں باوضو مگر اُس مے سے پھر وضو بھی کروں
بجز شراب نہ کچھ مجکو فکر ہو ساقی
شریک ذکر خدا تیرا ذکر ہو ساقی

۴۷

ہو سرخ رنگ کے شیشے میں جانی وہ بادہ
اور ایک سبز ہو مینا تو سرخ ہو گلاب
ایک آفتاب کا ظرف ایک ساغر مہتاب
حسنؑ حسینؑ کے صدقے میں ہوں جام شراب
ترے چمن میں ہمیشہ تو ہمیں بہار رہے
رسول زادوں کی جوڑی یہ برقرار رہے

۴۸

یہاں کے کھڑے ہیں مرے ممدوح ہیں تیرے دلدار
میں جا رہا ہوں سوئے باغ احمدؐ مختار
رسولؐ پاک ہوئے جبکہ خواب سے بیدار
سنا یہ واقعہ سب اب کہاں تھا دل کو قرار
اندھیری رات میں شہ فاطمہؑ کے گھر آئے
پکارے خیر سے دونوں مرے کدھر آئے

۴۹

ملا جواب نہیں کہیں سے شبر و شبیر
زیادہ طبع پریشان ہوئی ہے دلگیر
دعا خدا سے کی پیارے بشیر و نذیر
خدا نے غیب سے بھیجی خبر اک نئی تدبیر
حضور نور کے ہمراہ اُس چمن میں گئے
جہاں تھے دونوں گل تھے اُسی بن میں گئے

۵۰

وہاں جو پہنچے نظر آئی قدرت داور
گھرا ہوا ابر ہے ترشح ہے جس سے خاک ہے تر
ہیں محو خواب جہاں شاہ دیں کے نور نظر
زمین وہ خشک ہے بارش کا کچھ نہیں ہے اثر
اک اژدہا ہے جو بیٹھا ہوا ہے بالیں پر
کئے ہے سایہ وہ گلہائے گلشن دیں پر

۵۱

کہا حبیبؐ خدا سے یہ اُس نے بعد سلام
امانت آپکی حاضر ہے شاہِ عرش مقام
رسولؐ زادوں کی خدمت کا اب ملے انعام
کہ قومِ جن کا میں تھا صدر ہوں یہی مرا کام
یہیں پہ سُننے کے لئے آیا ہوں وہ نیک آیت
مجھے بتایئے بھولے ہیں وہ جو ایک آیت

۵۲

نبیؐ نے اُسکو دُعا دی سکھائی وہ آیت
قدم کو چوم کے وہ اژدہا ہوا رخصت
پھر آئے دونوں نواسے رسولؐ کے پاس حسنؑ و حضرتؑ
بٹھایا دونوں فرزندوں کو بصد راحت
چلے جو گھر کو بہت سے رفیق و یار رہے
اور اُنکے بعد شہنشاہِ ذوالفقار رہے

۵۳

کہا کسی نے کہ اے بادشاہِ ہر دوسرا
اگر نہیں ہے جو ہمیں یہ تو بار ہو ہلکا
مگر کسی کا نہ مانا رسولؐ نے کہنا
علیؑ نے دستِ ادب جوڑ کر کہا مولا
ضدیں یہ کرتے ہیں اتنا جو مہربان ہیں آپ
اگر نہیں ہے مجھے دیدیں کہ ناتوان ہیں آپ

۵۴

نبیؐ نے پوچھا حسنؑ سے کہو رسولؐ کی جان
خوشی سے گود میں حیدرؑ کی جاؤ گے ہر آن
کہا پدر سے سوا آپکے ہے نانے کی شان
یہی حسینؑ کا شہ کے جواب میں تھا بیان
اسی طرح سے غرض شاہِ انبیاؐ پہونچے
خوشی خوشی تو نہیں بیت الشرف میں جا پہونچے

۵۵

ہر اک فعل پیمبرؐ کا تھا بامرِ خدا
یہی نہیں کہ تھے اُلفت کی وجہ سے شیدا
حسینؑ ہوں کہ حسنؑ دونوں پہ تھے آپ فدا
یہاں حسنؑ ہی کا ہے حال مختصر لکھنا
چراغِ دینِ الٰہی سعید و نیک ہوئے
کہ اس گھرانے کے چھوٹے بڑے سب ایک ہوئے

شرف مہیا

۵۶

حسن کا وصف مکمل کسے ہے کس کی مجال
وہ سمجھتی تھی کہ جب اعرابی آیا بہر سوال
نبی کا مہینہ ہے کہ اپنا تھا بتایا مرا لال
حسن نے سب کہا از راہ جب اس نے طلب حال
وہ لولاک اور سوال و جواب کیا ہوگا
یہ بچپنے کی ہیں باتیں تبھی بتا کیا ہوگا

۵۷

پڑھا وہاں ادب سے جھک کے عبدہ و رسولہ
کہا حسن نے کہ یہ ہے لا الہ الا اللہ
جو شاہ روم سے باتیں بیان ہیں ہے آگاہ
جو کوئی بات ہی کی آل میں بحرہ تھی فنا طرف گاہ
سنا ہے [illegible] نادانستہ تھا [illegible] تھا
کرم [illegible] جلال [illegible] تھا

۵۸

کرم کا حال بتاؤں جو سنا ہو تو فرمائیے
جو جا کے کہا حسن نے بھی دکھا کے گر مجھے بھی
امیر شام سے اک دن یہ اک حدیث ارشاد
وہاں بھی جبر نبی کا دیکھا جو زن کہلائے
کہا عطا کا تو ہر بڑا نہ بلا کے [illegible]
وہ مال دیدیا پالیں کہ نہ گھبرائے [illegible]

۵۹

کرم کا ان کا یہ قصہ تھا اور حلم کا یہ حال
کہ جاں بلب تھا مگر اپنا نہ کیا ملال
بلا جو راہ میں ان کی شامی تو حسن اتصال
فغان یہ کہ والد پا لیا کو وہ کیا یہ مقال
بس ان کو قتل کیا اور دل کیا اپنے نا درست کیا
خلاصہ یہ کہ حضرت کو سخت پست کیا

۶۰

یہ کیا ہے رنگ ستم وہ نا روا افتاد
ستم یہ جعفر کا ان حسین سے [illegible]
کہا لعین نے کہا آپ کا [illegible] کیا بار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٨٣

٦١

ترے خیال میں ہو گر حسینؑ تو کیا
ہر ایک شخص کی منزل جدا ہے قبر جدا
عجب نہیں ہے میں ایسا نہ ہوں جو تو نے کہا
زباں سے کام لیا پھر یہ کیوں خلاف جیا
اگر ہو کوئی ضرورت بیان کر بھائی
جو قرضدار رہے مجھ سے مل ذرا بھائی

٦٢

نہ ہو جو راہ جلا دوں تجھ کو تو بن چالاک
لباس کہنہ اگر ہے تو لے نئی پوشاک
مقابلے پہ ہو گر کوئی دشمن سفاک
وہ تیغ تجھ کو میں بخشوں کرے جو قتل ہلاک
جو کفر ہو تو شرف ایمان کے دوبالا دوں
سقر کا ڈر ہو تو فردوس کا قبالہ دوں

٦٣

یہ حلم دیکھ کے رونے لگا وہ اور کہا
خطا معاف کر اے قلزم سخا و عطا
تو ہی زمانے میں ہے رحمت خدا بخدا
نہ تھا میں قائل ولائے مصطفےٰؐ صلا
عدو تھا جتنا اب اتنا ہی دوست محسن کا
مقر میں اب سے ہوا ہوں رسولؐ کا رب کا

٦٤

ہیں خلق و حلم کے کتنے ہی واقعے مشہور
بیاں میں کب ہے یہ وسعت کہ ہوں وہ مذکور
انہیں کے نور کا شعلہ تھا ایک جلوہ طور
انہیں کا حسن تھا یوسفؑ کے حسن میں مستور
خدا ہی جانے جو کچھ رتبے ہیں شبیرؑ کے
یہ ہیں صفات مجسم نبیؐ و حیدرؑ کے

٦٥

نبیؐ نے جنگ کی کفار سے لڑے یہ بھی
انہوں نے صلح بھی کی تھی انہوں نے صلح بھی کی
نظر مشیّت باری کی جس طرف کو بھی
کیا حسنؑ نے بھی خود اختیار جادہ وہی
مطیع امر خدا اس طرح سے حضرتؑ تھے
حسینؑ کیوں نہ ہوں یہی اللہ کی مشیّت تھی

٦٦

جو کہتے ہیں کہ حسن نے شرف تھا خالی
کہ صلح کرکے امامت و خلافت کر دی والی
خبر نہیں انہیں ہیں دماغ سے خالی
یہ حال صلح حدیبیہ سے ہوا حالی
نبی امامت برحق نہ صلح شر سے
یہ صلح کرکے نبوت گئی پیمبر سے

٦٧

اب آ گیا ہے یہاں جنگ و صلح کا جو بیاں
ہے طبع کا بھی اصرار کچھ تو ذکر یہاں
بسا ہے حیدر کرار نے جو باغ جناں
تمام خلق میں اک حشر ہو گیا تھا عیاں
برائے نبی کا نواسہ امام دیں ٹھہرا
علی کے بعد حسن انکا جانشیں ٹھہرا

٦٨

ہوا جو زینت منبر وہ وارث منبر
سلام مسجد و محراب نے کیا جھک کر
ہر ایک فقرے سے خطبے کے تھا عیاں مخبر
نظر جو آیا مقام عبادت حیدر
اک آہ بھر کے کہا وہ گئے ہیں جنت کو
میں اب جہاں میں ہوں امت کو ناانی ہدایت کو

٦٩

وہ خطبہ تھا کہ تھا اعجاز صوت قرآن
یہ کہہ رہے تھے متفق اللفظ سب پیر و جواں
نبی کے لعل کے منہ سے برستا ہے بیاں
یہ بولتا ہوا قرآں ہے خدا کی زباں
یہی ہیں لوح و قلم کی بنا ہیں جن کے لیے
خدا گواہ کہ یہ ناطق ہوا انہیں کے لیے

٧٠

ملے ہزاروں اسی وقت اہل بیعت
اشتیاق تھا کرتا تھا اک اک سبقت
امیر شام نے جو وقت یہ سنی حالت
حسد سے جل گیا باندھی فساد پر نیت
دغا کے قصد سے وہ صاحب نفاق آیا
بہت سی فوج لیے جانب عراق آیا

[illegible]

مے سیاہ نزاکت ابرو جہاں وہ ظالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

۸۱

علاج کرکے ہوئی شہ کو جب شفا حاصل
ہوا مقیم مدینے میں وہ رسولؐ کا دل
زیارت آپکی احباب کو ہوئی مشکل
کہ راہ میں بھی نہ نکلا وہ رہبر کامل
خدا کا شکر ادا کرتے تھے مصیبت میں
گذاری عمر دو زہ نبیؐ کی طاعت میں

۸۲ مطلع

حسن عزیز نے آکے مدینے میں جب قیام کیا
تو صبر و شکر کا حضرت نے اختتام کیا
کبھی نہ شکوہ جور امیر شام کیا
مگر یہ حاکم اظلم نے انتظام کیا
خدا کے دین پہ ڈھاتا تھا روز قہر نیا
کہ بھیجتا رہا مروان کو وہ زہر نیا

۸۳

مدینے میں تھی اک آسو نیہ زن بدکار
دیا اُسی کی وساطت سے زہر دل افگار
یہ زہر وہ تھا جو گرتا میان بحر اک بار
نہ زندہ رہتا کوئی اسمیں جانور زنہار
نہ کیوں جگر پہ چلے خنجر ملال افسوس
یہ زہر اور پیمبرؐ کا نونہال افسوس

۸۴

یا پینے پانی میں جعدہ نے وہ سم
اجل نصیب کو کچھ تشنگی ہوئی جسدم
رکھا ہوا تھا سرہانے وہ کوزہ ہائے ستم
خود اپنے ہاتھ سے پانی پیا پیا معصوم
اثر نے سم کے کیا دل کو سر بسر ٹکڑے
بس ایک گھونٹ پیا تھا ہوا جگر ٹکڑے

۸۵

خزاں نصیب ہوا وہ نہال بستر پر
کہ خشک ہوگیا وہ خوش نہال بستر پر
علیؑ کا چاند بنا تھا ہلال بستر پر
تڑپ رہا تھا پیمبرؐ کا لال بستر پر
بہن تھی نالہ کناں گرد بھائی کے پھر کر
جگر کے ٹکڑے پھڑکتے تھے طشت میں گر کر

۴۰۶

وصیت آپ نے یہ کی سب کی اقبال تھا جب قلق
نبی کے بعد ہیں بارہ خلیفہ اہل رفق
خدا نے کی ہے اولی الامر ان کی اطاعت میں لیکن شفق
ستم کیا فاطمہ پر جو ہوئے نہ ظالم ہیں شق
اسے جو ظالم ہیں ظالم ہیں وہ سب ابن ہیں
کسی کی موت ہی ان کی آئی فاتر ہیں

۴۰۷

کہ زندگی میں نہ زیادہ تر ہو اور کبھی تنگی
جو دیکھے دوسرے کو نہ اپنا مال اور غنی
جو بلائے اور کا حق نہ ہو وہ تیرا کاوی
سکھاؤ تیرے تئیں اپنا اہل بیت ہے نبی
ایسی ہے آل اس کے حق میں بیت یاں ہیں
جو زندہ دل ہیں وہ اک ہیں جوان وہ جانے ہیں

۴۰۸

اگر بلا بھی نازل کرے کوئی تو ایوب شاں باش
کسی کا آگے کسی کے مصیبت کا ہو نہ پردہ فاش
زیادہ دولت دنیا کی ہو تو فضول تلاش
سبیل تمنا کی جو کہ فقط ہے سب کے لئے معاش
جو دیکھو تو ہے حلال ان کے لئے کام مرتے ہی عذاب
حلال میں ہے حساب اور حرام میں ہے عذاب

۴۰۹

یہ ایک لفظ وصیت تھا اور فقط حکمت
سکوت کیجئے سوئی نعش جو وقت تھا حالت
اثر سے زہر کے تھی نبض و جسم کی حرکت
جبیں پہ آیا عرق تھا بھائی کا پیر تک حسرت
نشان سجدہ کا جس پر حسین نے چوما
حسن کا ہاتھ اٹھا کے دیکھ کے حسین نے چوما

۴۱۰

حسن نے آخر کے اچھا ابھی تکلیف بھی حسین دو لگے
لب کھلے نہ دوست ہیں کے ناں لگے
عزیز یہ دیکھ کر سبھی سکیں تو لگے
حسن حسین میں یہ آخر دنیا سے اٹھنے لگے
سیدہ سلام ہے سے آگے بھائی کا
اٹھا آج تک بھی امامت سیدہ کا

لہ کہ بھائی بھائی

۹۱

جسد سے روح ہوئی گلشن جناں کو رواں
ہوا مدینے میں ایک تازہ حشر آہ عیاں
حسینؑ بھائی کی میت سے اٹھے نالہ کناں
بہن پکار رہی تھی گئے ہو بھائی کہاں
تمہارے ہجر مصیبت کے ہر تلاطم کو
میں روئی نانا کو اماں کو باپ کو تم کو

۹۲

مجھے اب اے مرے مالک اٹھا لے دنیا سے
کہا نصیب نے لیکن یہ بنت زہراؑ سے
حسینؑ قتل بھی ہونگے دشت میں پیاسے
صدائے ہائے حسیناؑ اٹھے گی صحرا سے
ہر ایک مونس و یاور کو رونا باقی ہے
اسی طرح سے برادر کو رونا باقی ہے

۹۳

کبھی شبیہ پیمبرؐ کو رونا ہے زینبؑ
حسنؑ کے لال کو اصغرؑ کو رونا ہے زینبؑ
علیؑ کے شیر دلاور کو رونا ہے زینبؑ
تمام کنبے کو لشکر کو رونا ہے زینبؑ
بہت سے حشر تو ابھی آئینگے زمانے میں
ابھی سکینہؑ کو رونا ہے قید خانے میں

۹۴

حسنؑ کے غم میں جو روتی ہو لو لوائے زینبؑ
بہت قریب ہے وہ بھی زمانہ ہائے غضب
شہید ظلم و جفا ہونگے ایک زیر سبب
جو کوئی روئے گا ہوگا ستم بغیر سبب
نہ دینگے ماتم شہ کی رضا کبھی تم کو
کہ ہاتھ باندھ کے لیجائینگے شقی تم کو

۹۵

کفن حسینؑ نہ پائینگے تم رہو گی اسیر
گلے میں ہوگی رسن اور پاؤں میں زنجیر
یہاں حسنؑ کے ہے غسل و کفن کی سب تدبیر
نہ ہوگا دفن کئی روز لاشۂ شبیرؑ
حسینؑ اٹھاتے ہیں بس اپنے بھائی کا لاشہ
نہ دفن ہوگا شہ کربلاؑ کا لاشہ

عہ تحتانی ضرور دیتی ہوا اہل فن عفو فرمائیں خبیر ۱۲

۹۶

کفن پہنا کے جنازہ جو لے چلے شبیرؑ
رواں تھے ساتھ بنی ہاشم و امیر و فقیر
ہر ایک نوحہ کناں سب کا حال دل تغیر
ہزاروں ہائے و نالہ کش حزین دلگیر
سر اپنا پیٹتا ہر ایک نوحہ گر ہمراہ
جگر کے ٹکڑے لیے طشت میں ہے ہمراہ

۹۷

ارادہ تھا کہ ہو قبر نبیؐ کے پاس مزار
ہزار حیف نہ راضی ہوئے مگر اشرار
لگائے تیر حسنؑ کے جنازے پر اکبار
کئی خدنگ در آئے کفن میں آخر کار
بلا کے دشت میں کس روز آئینگے ناوک
وہاں حسینؑ کی میت اُٹھائینگے ناوک

۹۸

کسی طرح سے نہ باز آئے جب جفا پرور
کیا بقیع میں مدفون لاشۂ شبرؑ
ہے اب یہ عرض مسلمانو سنیں یکسر
ہے آرزو کہ شفاعت کرینگے پیغمبرؐ
طرح طرح کا ستم آل پر کیا تم نے
یہی تھا اجر رسالت جو کچھ دیا تم نے

۹۹

نبیؐ کی بیٹی کو رکھا خفا یہ اجر دیا
علیؑ کو سجدے میں زخمی کیا یہ اجر دیا
حسنؑ کو زہر دیا کی دغا یہ اجر دیا
حسینؑ ذبح ہوئے بے خطا یہ اجر دیا
نبیؐ کا حشر کے دن جبکہ سامنا ہوگا
جھکاؤ سر کو گریباں میں جو کیا ہوگا

۱۰۰

بس اے خبیر کہاں تک یہ تذکرے ہیہات
کھلا ہے باب قبول اب اُٹھا دعا کو ہات
حسنؑ کے صدقے میں یا رب عطا ہوں یہ برکات
زباں کو صدق دلوں کو وفا قدم کو ثبات
میں کیا کروں جو معاند کا قلب صاف نہ ہو
زمانہ میرے مخالف ہو تو خلاف نہ ہو

زمانہ تصنیف ۲۰ ماہ صفر ۱۳۵۰ھ

# مرثیہ

## پھر آج فضل نبی سے کھلا ہے مجھ پہ باب سخن

۱۲۰ بند

حال امام حسین علیہ السلام

مصنفہ

سید سرفراز حسین خبیر لکھنوی

مطبوعہ

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

# زیارت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَعَلٰی جَدِّکَ وَ اٰبَآئِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ
عَلٰی اُمِّکَ وَ اَخِیْکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلَی الْاَئِمَّۃِ مِنْ بَنِیْکَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الدَّمْعَۃِ السَّاکِنَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا صَاحِبَ الْمُصِیْبَۃِ الرَّاتِبَۃِ لَقَدْ اَصْبَحَ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْکَ
مَھْجُوْرًا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْکَ مَوْتُوْرًا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰہِ وَخُلَفَائِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمَنَاءِ اللّٰہِ وَاَحِبَّآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَالِّ
مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ وَمُعَاوِنِ حِکْمَۃِ اللّٰہِ وَحَفَظَۃِ سِرِّ اللّٰہِ وَحَمَلَۃِ
کِتَابِ اللّٰہِ وَ اَوْصِیَآءِ نَبِیِّ اللّٰہِ وَ ذُرِّیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

| | |
|---|---|
| تاریخ ولادت امام حسین علیہ السلام سوم شعبان سنہ ۴ھ | تاریخ شہادت دہم ماہ محرام الحرام سنہ ۶۱ھ |

جائے دفن ، کربلائے معلیٰ

[illegible] سخن
[illegible] سخن
[illegible] سخن
[illegible] سخن
[illegible] سخن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حسین بن [illegible]

حسین بن [illegible]

حسین بن [illegible]

حسین بن [illegible]

حسین بن [illegible]

[illegible]

حسین بن [illegible]

حسین بن [illegible]

حسین بن [illegible]

حسین بن [illegible]

۱۱۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۰

[illegible] رب
[illegible] رب
[illegible] رب
[illegible] رب
[illegible] رب
[illegible] رب

۱۲۱

[illegible] حسین
[illegible] حسین
[illegible] حسین
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] حسین

۱۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تھی
[illegible] تھی

۱۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۶

مثال آبلہ داماں نہر پہ تھے حباب
ہزاروں چشمے تھے اور تشنگی میں جیسے سراب
عرق زمیں کا نکلتا تھا جو بکار، نم تھا آب
طیور سیخ شعاعی پہ ہو رہے تھے کباب
پھٹکے تپش سے جو قلب و جگر زمیں پہ گرے
ہوا کے گرم سے جل جل کے پر زمیں پہ گرے

۱۷

وہ خاک اڑتی ہوئی اور لو وہ چلتی ہوئی
حدید سرخ کی رنگت زمیں جلتی ہوئی
وہ کھولتی ہوئی نہریں بھڑک نکلتی ہوئی
مزاج دہر کی صورت ہوا بدلتی ہوئی
چلی حرارت شمسی سے دشت میں آگ لگی
تھی اُس تپش سے غش آیا بدن میں آگ لگی

۱۸

تعب سے کٹتا تھا جب دن تو رات آتی تھی با غم
بکھیرے بالوں کو مانند صاحب ماتم
جب آئی دھوپ محرم کی شام تلخ و الم
وہ شام قبر سے بڑھ کر دکھی اندھیرے میں کم
چھپا نہ کر سکی وہ صورت کہ ڈر گئے بچے
گماں یہ ماؤں کو گذرا کہ گذر گئے بچے

۱۹

نگاہ سوز وہ داغ جہان کا نظارا
نہ چاندنی میں وہ ٹھنڈک نہ حسن دل آرا
چراغ کشتہ کے مانند تھا ہر اک تارا
فلک پہ چاند تھا بجھتا ہوا سا انگارا
وہ رونا چرخ کا وہ ٹوٹنا ستاروں کا
عیاں تھا جن سے نشان آنسوؤں کے تاروں کا

۲۰

فلک پہ ماہ تھا لیکن نہ روشنی تھی ذرا
مگر زمیں پہ ماہِ نبی تھا جلوہ نما
وہ رو بہ قبلہ مصلے پہ کعبہ دوسرا
کچھ اس طرح سے اطاعت ہوئی خدا کی ادا
نیاز شاہ کا سراپا سجدے سے نیاز ہوا
ادا ہر اک عبادت کو آپ ناز ہوا

۵۲۱

نماز پڑھ کے اُٹھے تھے قبلۂ زمین و زمان
سُنی صغیروں کی فریاد عورتوں کی فغان
کسی کو لُٹنے کا دھڑکا کسی کو دہشتِ جان
وہ العطش کی صدائیں کہ الحفیظ الامان
تڑپ تڑپ کے کٹی رات گھر کو ساری رات
کہ جس طرح کسی بیمار پر ہو بھاری رات

مطلع ۵۲۲

چراغِ شب جو ہوا گُل ریاضِ عالم میں
سحر سحر کا ہوا غل ریاضِ عالم میں
چلی نسیم کھلے گُل ریاضِ عالم میں
نہال ہو گئی بلبل ریاضِ عالم میں
جو عطر بیز ہواؤں کے جھونکے آنے لگے
طیور روجہیں شاخوں پہ چہچہانے لگے

۵۲۳

تمام رات ہوئی عارضِ سحر چمکا
ستارۂ سحری صورتِ گہر چمکا
اُدھر تو مہرِ مبیں کا نشانِ زر چمکا
ادھر زمین کا تختہ اِدھر اُدھر چمکا
تھی اوس یا عرق سے نور کا دریا
رواں تھا چار طرف ایک نغمے کا دریا

۵۲۴

کلی تھی اوس سے کچھ بھیگی لپیٹے گوہرِ آب
نجل تھے قطرۂ شبنم سے گوہرِ نایاب
کھلا ہوا تھا اس انداز سے چمن کا گلاب
کسی حسین کا چہرہ ہو جیسے وقتِ عتاب
یہ رنگِ غیظ کا حسنِ قبول پا ہی گیا
کہ ان ادا و نیز بلبل کو پیار آ ہی گیا

۵۲۵

لدے ہوئے تھے شگوفوں سے درخت سر تا سر
عروسِ باغ نے پہنا تھا پھولوں کا زیور
ہر رنگ آئینہ تھا ایک ایک برگِ شجر
غضب تھے سنبلِ پیچاں کی زلف کے گھونگھر
اُلجھ گئے دلِ عشاق اس تسلسل میں
شعاعِ مہر کا شانہ تھا زلفِ سنبل میں

۶م

[illegible] بہار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۷م

چمن میں [illegible] پھول

[illegible] جواب [illegible] کو پھول

[illegible] کو پھول

[illegible] کو پھول

[illegible] گلشن کی

[illegible] صدا [illegible] کی

۸م

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible]

[illegible]

۹م

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] جفا

[illegible] جفا

۱۰م

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] پھول

[illegible] جام

[illegible] جام

۱۳۱

فلک سا ہے گلشن تو جوبن پہ ہیں پھول
شفق میں ہیں بھرے سے ایسے کہ آتش فوارہ ہیں پھول
دو سایہ فلک پہ فلک ہے ارغوانی جمالی ہیں پھول
زمیں پر ہے تارا فلک پر ہے ماہ آسماں کا ہیں پھول
چمن پر جمال کا عالم ہے کہ سماں ہیں پھول
ادا سے باغ کی [illegible] وہ رنگ جو گزرے ہیں پھول

۱۳۲

چمن میں ہے لالہ کا رنگ دامن میں بھری ہیں پھول
جھکی ہیں ڈالیاں ہر ایک کہ بلبل کی جان ہیں پھول
گھر سے نکلے دل کی طرف آتش بھڑکتی ہیں پھول
بہار باغ کی کلشن میں رسول کے ہیں پھول
خزان ہوا ہے چمن کہ دل کی مصیبت ہیں
کبھی بہار ہوا ہے اب کی [illegible] عجب ہیں

۱۳۳

نہ جب کسی نے کبھی دیکھا بہار کا سماں
گلشن میں عجب مضمون ایسا لکھا
بہار ہیں بنا یا خاک سے کیا
چمن ہوا ہے اب نہ رہا کیا
وہ غنچہ کی حکایت سے بلبل نالاں
بہت پیچ و تاب میں ہے جمال

۱۳۴

سنا ہے ہوا نو بہار ہے بلبل کی ہوا
بہار سے گلشن سے رسول خدا
خدا یا پھول سے رنگ باغ کا ہوا
نصیب ہے گلستان اے شہید
دو گلزار دل نچہ چمن کا پھول ہے
ہے بلبل کی بہار چمن کا پھول ہے

۱۳۵

خزاں نے سیدہ ہوئی چمن کی بہار
بہار آئی ہے گلشن چمن کی بہار
کسی جمال باغ اب ہر چمن کی بہار
سب بلبل چمن ہے بہار چمن کی بہار
غنچہ دل کا ہے غنچہ وہاں چمن ہے
ہر پھول ضد سے ہے ہزاروں کا دن ہے

۵۳۶

یہ رنج فلک شہ سے وطن کو ہوا جدا
یہ دھوپ تیز کہ جلتی ہے جس سے صبح ہوا
ستمگر یہ تشنہ اہل نفاق میں دریا
گرمیٔ تپش سے کرب بپا ہے سب کا حال برا
دھواں کلیجے سے اٹھا یہ رنج و غم کھا کر
کرا ابن سعد گزرا اب جو میں گھبرا کر

۵۳۷

نماز کے بعد دیا حکم قتل سرور کا
تمام یاں کہ میں داخل ہوئے امام ہدا
عجیب یاس سے بانو کی گود کو دیکھا
کہا کہ لال تمہارا گیا ہے پیش خدا
یہ سن کے مادر اصغر نے حق کا شکر کیا
فلک پہ چرچا ہوئی دھوم الٰہا شکر کیا

۵۳۸

بآں محبت فطری سے ہو گئی مضطر
جگر کو تھام کے چلائی ہائے لخت جگر
جواب شہ کا سن کے گئیں یہ سمجھ کہ ہے نور نظر
مرے حسینؑ مرے مہ لقا مرے اصغر
ابھی تو گود تھی بانو کی آج تک کیسی
گر پلٹ گئی تقدیر یک بیک کیسی

۵۳۹

جہاں میں مانگ کی اب سب نے خیر کچھ یا رب
بہنوں میں سوگ نشین جناب شاہ عرب
کہا حسینؑ نے میری بھی عمر ختم ہے اب
یہ درد خیز سخن سن کے بول اٹھی زینبؑ
بھڑک رہی ہے مصیبت کی آگ سینے میں
کسی طرح مجھے پہنچا دے مدینے میں

۵۴۰

مدینے جا کے میں جاؤں مزار احمدؐ پر
کروں شکایت امت پہ شاہ کی خو گر
کہوں پھر آئی کمی بعد آپ کے در در
حسینؑ بولے انہیں سب خبر ہے اے خواہر
زمانہ بیٹھا ہے لحد میں تڑپ رہے نانا
وطن سے نکلا نواسا تڑپ رہے نانا

ایضاً

نصیب میں جو لکھا ہے وہ ہاتھ آوے گا ہی
خدا کو مانتے ہیں [illegible]
یقین ہے [illegible]
قدم [illegible]
سو بن [illegible]
[illegible]

ایضاً

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایضاً

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایضاً

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایضاً

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۲۶

ہے شبیر کے سامنے میدان کا خون بھرا منظر
کہیں پہ کھا کے سنان سو رہا ہے نور نظر
کہیں ہے قوت دل اور کہیں ہے زور کمر
ہے ٹکڑے ٹکڑے زمیں پر حسنؑ کا لخت جگر
گلے پہ کھائے ہوئے تیر بے امان بچہ
پدر کی گود میں سوتا ہے بے زبان بچہ

۵۲۷

یہ کیا کہا کہ ہے عزم مزار رسولؐ رب
بھلا مدینہ کہاں اور حرم کہاں زینبؑ
برہنہ سر ہمیں جانا ہے شام ہائے غضب
ابھی رسن میں بندھے گی نبیؐ کی آل یہ سب
جلا کے خیمہ نکالیں گے اہل شر تم کو
اسیر کر کے پھرائیں گے در بدر تم کو

۵۲۸

یہ گھر خدا کے حوالے ہے یہ تمہارے سپرد
مرے عزیز سپرد اور مرے پیارے سپرد
علیؑ و فاطمۂ زہراؑ کے ماہ پارے سپرد
جناب احمدؐ مختار کے ستارے سپرد
مرے قریب ذرا اپنا کان لاؤ بہن
مرا یہ بار امانت ہے تم اٹھاؤ بہن

۵۲۹

مرا مریض جو ہشیار ہو بتا دینا
اُسے امانت خلاق دو سرا دینا
مری طرف سے پیغام بھی سنا دینا
ہزار ظلم ہوں پر تم نہ بد دعا دینا
نجات قید سے پا کر مدینے جب جانا
مرا سلام مرے دوستوں کو پہونچانا

۵۳۰

سلام کہہ سکے یہ اہل وطن سے کرنا کلام
کہ قتل ہو گیا شبیرؑ بن میں تشنہ کام
یہی ہے شرط وفاداری کہ آب سرد کا جام
یہ سوچنا کہ ہوا تھا پیاسا ذبح امام
نکالو مر کے یہ حسرت حسینؑ کی شیعو
نہ بھولنا یہ وصیت حسینؑ کی شیعو

۱۵۱

یہ کہتے کہتے کہا فضہ خدا حافظ
غریب خستہ تن و بے وطن حسن خدا حافظ
اسیر حلقۂ رنج و محن حسن خدا حافظ
اجل پکار رہی ہے بہن خدا حافظ
دل حزیں کو وصال خدا کی جلدی ہے
ہیں باتیں دیر طلب اور قضا کی جلدی ہے

۱۵۲

یہ ذکر سن کے ہوا بی بیوں میں حشر بپا
قدم پہ گر پڑیں بانوؑ ادب سے عرض کیا
بتائیے کوئی صورت نباہ کی آقا
امامؑ آپ ہیں کہہ سکتی کچھ نہیں دُکھیا
حضور کس لیے لونڈی پہ مہرباں نہیں
زباں چلے جو کہوں یہ وفا کی شاں نہیں

۱۵۳

کہا یہ شہ نے اسی میں ہے مرضیٔ داور
کریں شہید ہوں اور تم پھرو برہنہ سر
چلے حسینؑ یہ کہتے خیام سے باہر
کہ دیر سے ہے مرا حلق طالب خنجر
مدد خدا کی یقیں صدمہ جو سہہ سکیں زینبؑ
سوائے صبر نہ کچھ منھ سے کہہ سکیں زینبؑ

۱۵۴

نکل کے سب اہل حرم میں بپا ہوا کہرام
فغان و آہ سے تھا آل مصطفیٰ کو کام
کوئی تھی غش میں کوئی کہہ رہی تھی یا امامؑ
سکینہؑ تھام کے دامن کو کہتی تھی یہ کلام
خدا کے واسطے کہیے کدھر چلے بابا
تباہ عالم غربت میں کر چلے بابا

۱۵۵

یہ کس کے سینہ پہ اب سوئے گی بتاؤ مجھے
میں روٹھتی ہوں ابھی دیکھو پھر مناؤ مجھے
جہاں پہ جاتے ہو ساتھ اپنے لیتے جاؤ مجھے
امامؑ بولے نہ رو رو کے اب رلاؤ مجھے
یہ ضد کا وقت نہیں ہے دعا کا وقت یہ ہے
کہ امتحان ہے صبر و رضا کا وقت یہ ہے

۵۵۶

دعا یہ مانگو سوار ہو باپ کی نخت
جدا جو سر ہو تو ہو جائے بخشش امت
زہد و صبر کی دولت بھی ہے عجب نعمت
سنو پکار رہے ہیں وہ بانی بدعت
یہ ذکر تھا کہ اٹھا غلغلہ حسین چلے
حرم کو چھوڑ کے روتا ہوا حسین چلے

۵۵۷

جو نکلے خیمہ سے باہر امام بحر و بر
نگاہ یاس سے بیکس نے ہر طرف دیکھا
قریب آ گیا گردن جھکائے خود گھوڑا
رکاب تھامنے کو آئیں ثانی زہرا
صدا یہ فاطمہ آئی کہ آفریں زینب
جو تو نہ آتی تو آتی یہ دل حزیں زینب

۵۵۸

حسین چڑھ کے فرس پر چلے سوئے میدان
کہ چلتے چلتے رکا دفعتہ وہ برق عنان
اٹھا کے منھ یہ کہا شاہ نے با آہ و فغان
مرے قدم کی طرف دیکھو سید ذیشان
مچل کے دختر شاہ مدینہ لپٹی ہے
میں کیا چلوں مرے سم سے سکینہ لپٹی ہے

۵۵۹

کہا امام نے کر صبر مری راحت جان
بلاوا نکلا مجھے جلدی میں جا رہا ہوں جہاں
سکینہ پیاسی ابھی جانب خیام رواں
سوار دوش نبی نے کہا فرس سے کہ ہاں
ہوا چلی اتنی یہ گرد قدم کو پا نہ سکی
وہ تیز رو تھا کہ بجلی بھی سر اٹھا نہ سکی

۵۶۰ مطلع

یہ رن میں غل ہے کہ شہ مشرقین آتے ہیں
کہ فتح جنگ کو شاہ حسین آتے ہیں
فرس اڑا کے بصد زیب و زین آتے ہیں
قیامت آئی ہے اٹھے حسین آتے ہیں
نیاز و عجز سے تسلیم کو اٹھی ہے زمین
غبار اٹھا ہے کہ تعظیم کو اٹھی ہے زمین

٥٦١

نہیب آبد سلطان انس و جن و ملک
یہ ہے کہ ابر میں پنہاں ہے برق کی چشمک
نہاں ہے سینے میں یاں اور دل میں دل کی دھڑک
جگر میں زخم تو زخم جگر میں خوں کی جھلک
سخن زباں میں سخن میں نہاں روانی ہے
لہو کہاں ہے رگوں میں نسوت پانی ہے

٥٦٢

ہے زرد چہرۂ خورشید خوف کے مارے
بجھے بجھے سے ہیں ذرے زمیں پہ سارے
عدوئے شاہ کشا کش میں پڑ کے جی ہارے
جگر پہ چلتے ہیں خوف و ہراس کے آرے
گرے ہیں ہاتھ سے حربے کلائی جھول گئی
کہ اٹھ کے چلنے لگی نبض چال بھول گئی

٥٦٣

کسی سے تیغ گری ہاتھ سے سناں گر گئی
زمیں پہ فوج ستمگار سے نشان گر گئی
خدنگ ترکشوں سے دوش سے کماں گر گئی
نگاہ فوج سے خود اپنی آن بان گر گئی
نقاب شاہ نے الٹی تو ہوش جانے لگے
فروغ چہرۂ پر نور سے غش آنے لگے

٥٦٤

کہاں ہیں حضرت موسیٰ یہ نور دیکھ تو لیں
جمال پاک رخ رشک طور دیکھ تو لیں
زمیں پہ جلوۂ حق کا وفور دیکھ تو لیں
خدا کی شان کا رن میں ظہور دیکھ لیں
ہوئی تجلی قدرت یہ اور نور نہیں
شعاع مہر امامت ہے برق طور نہیں

٥٦٥

ہے سر پہ سایۂ عمامہ سحاب نبی
دہن وہ جس میں زبان رسول پاک رہی
وہ دل کہ جس میں عوض خون کے ہے زور علی
جگر وہ فرد کہ جس میں جیسے دا عون کی
کمر کو باندھے ہوئے فاطمہ کی چادر سے
جھکی ہوئی ہے جو بار غم برادر سے

۶۶م

زینب وہ جسے جدہ ملا ہے خدا کا بخشیدہ
بنتِ علی بعدِ علی بعد … نفسی کی بیٹی ہے
دنیا وہ نیک ہے جس نے قدم رکھا ابھی
ہے جس کے سر پہ زینت ابنِ فاطمہ کا نورِ نظر
جواب میں جو زبانِ رسول کا کہے
سوال دونوں دین کا جو ہے اسلام کا

۶۷م

زینب جلائے چلی گلشنِ جناں کی نسیم
وہ چلیں جلیں … رکاوٹ … طلسم سلیم
گرا جو تو … اس کی وراثت کربلا کی نسیم
صبا جو آ کے اس کی روح ہوا سے کی تنظیم
زینب کا طول ہے کیا اوج آسمان کیا ہے
ہے اس کی زلفوں میں … جہان کیا ہے

۶۸م

کشادہ صاف دو وسیع ہے کہ … جنت خجل
ہزار اس کی جبیں روشن کتاب کی … بڑا سا دل
جو … دلیل … سیاہ … حقیقت کا … ساحل
ابھی … سے کہا تھا … جانب … بیبی … تعل
ہزار نشان سے … دولت و دولہ … تھا
ہزار … کا شوق … رکھو … ہوا … تھا

۶۹م

وہ شیر مرد کہ … ظالم ہزار … یا بعد … کا اثر … محیط
وہ اسکی … تیغ کا … جہان … دلِ غریب دو … ہیں
وہ … نگہبان … بولی اللہ … وہ جس … ہستی
زینب تھا کہ … زمین سے … کر کے …
خدا کا قرب ہی تھا فضل … کا … تھا
سر تھا … شاہ کی … ذوالفقار … تھا

۷۰م

نشانِ … نشان … کھل … کے جبیں … جلے
وہ … کے دل میں … بھر … جلے
سکینہ جیسے … کھل سے … جلے
دلوں میں … کا تصور … دل … جلے
… کا … دل کا اضطرار … ہوا
… کا ساتھ … ہوا

۱۷۹

اس امتحان میں دل صبر آزما کہیے
نکلنے میں دل عاشق کا حوصلا کہیے
کرشمہ ساز کو معشوق خوش ادا کہیے
پکارے فتح مری قسمت رسا کہیے
فلک نورد بھی ہے بادیہ سیر بھی ہے
سرزمین بھی سرگنبد اثیر بھی ہے

۲۷۹

طلسم کہیے اسے اور نہ شعبدا کہیے
خدا کی شان پیمبر کا معجزا کہیے
نہ کہیے فتنۂ محشر نہ زلزلا کہیے
طراوت چمن و خوبی ہوا کہیے
خوشا نصیب و زہے شان رقع غالب
کرم امام حسینؑ اور مصرع غالب

۳۷۹

ہے شعلہ خو بھی فرس اور برق دو بھی فرس
عقاب بھی فرس اور براق رو بھی فرس
مہ تمام بھی ہے اور ماہ نو بھی فرس
پہ پھاند جائے جو ہوں سیارہ سو بھی فرس
خیال خام ہے سرو ہم پا گئے سبق
غزال کعبہ کو برسوں ابھی پڑھائے سبق

۴۷۹

یونہیں فرس کو اڑائے ہوئے چلے امام
کھینچی رکاب دشت میں تیغ تیز خوں آشام
بجام پہ ظالم
کہا میں آ گیا ہشیار اے سپاہ شام
میں وہ ہوں دوش حبیب خدا تھا جس کا مقام
نبی کی جان دل فاتح حنین ہوں میں
تھے مرے بھائی جناب حسنؑ حسینؑ ہوں میں

۵۷۹

ہے میرا جد بشر کو نہیں خاصۂ داور
ہوا اشارۂ انگشت سے دو نیم قمر
مرا پدر ہے علیؑ جانشین پیغمبر
پھرا ہے جس کے لیے شمس غرب میں جا کر
علیؑ کو حق نے کیا نور و ماہ کا مختار
سحر کا شب کا سفید و سیاہ کا مختار

۶مہ

ملک بھی کرتے ہیں تعظیم آستان علیؑ
جواب عرش معلیٰ کا ہے مکان علیؑ
بیان خالق اصوات ہے بیان علیؑ
کہے زبان زبان آفریں زبان علیؑ
زبان حق کی نہ بات اور کسی کے لہجے میں
کیا کلام خدا نے علیؑ کے لہجے میں

۷مہ

امامؑ کون مکان بادشاہ خیبر گیر
شہنشہ دو جہان شاہ مرسلیںؐ کے وزیر
ملائکہ ہیں گدا اسکے در عجائب امیر
ہے جا بجا پر جبرئیل پر یہی یہ تحریر
علیؑ امام منست و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

۸مہ

ہر ایک پہ فرض حق سلطان لافتیٰ کی ولا
انھیں کی مدح ہے نعت رسولؐ و حمد خدا
ہدایت انکے قدم چومتی ہے صبح و مسا
نہ کیوں ہو ہادیٔ دین مبین امامؑ ہدیٰ
کلام حق تو یہی ہے علیؑ کی ذات ہے حق
کہ حق کے ساتھ علیؑ اور علیؑ کے ساتھ ہے حق

۹مہ

علیؑ نے دوش پیمبرؐ پہ چڑھ کے توڑے صنم
نگین مہر نبوت بنے علیؑ کے قدم
یہ شان دیکھ کے معلوم ہو گیا اسدم
سر رسولؐ کی جا ہے یہ سرور اکرم
جو اسکو بے ادبی جانتا ہے خود سر ہے
کہ دوش ہی پہ تو سر کی جگہ مقرر ہے

۱۰مہ

علیؑ کے فیض سے بہتے ہیں کوثر و تسنیم
علیؑ کے دوستوں کے واسطے ہے باغ نعیم
علیؑ کے دشمنوں کے واسطے ہے نار جحیم
علیؑ کو حق نے کیا جنت و سقر کا قسیم
ہے دو جہان کی مشکل کشائی ان کے لئے
خدا نہیں ہیں مگر ہے خدائی ان کے لئے

٢٨١

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٢٨٢

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٢٨٣

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٢٨٤

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٢٨٥

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۸۶

عطا کیجیے صبر و فنا عشق کا دولت پیا مجھکو
بلاے دل شکستہ بس الٰہی اب اپنی جو شیرین محو
ملا کر جا بجا صل فضلین سے
لبیب ذادادہ ... سے
حبیب جو سے سوا فنا ... زیباں سے سوا
خبا ب فاطمہ و حضرت حسین سے سوا

۵۸۷

نا م فلق سے ... سرا الا
... نفس کا ... شوید
... نشانات اس بس ... فی
... حق سے بکس میں ... حاضر
عطا سے خاتم ... کو حضور دیا ...
... خدا کرو دیا ...

۵۸۸

اب یا ... حق میں سر ... تا
مسا ... دار ... حق جا ... زاد ...
ارا ... بس بس سے جھکا ... اول ...
حسین ... سے مال بس ... حیدر ...
نام ... سے ... رضا سے
خدا سے ... ضوفنا کو ... تاد

۵۸۹

عرض سے دی ... صد ... بے غم شاہ کا ... دا
... حاکم ... اسے ... بیر
یمین سے ... بیان ... شاہ ... بیر
کہا ... اس کیا کیا ... ابھی ... بیر
ازل سے جس ... شہادت ... بیا
... زبان ... عظیم آبا ...

۵۹۰

بس جان ... کا حیدر ... ناصر ...
... سے بند ... کیا ... سے بی
... جان ... سے اب ... سلطانی
... عصر ... سلطانی
... کیا ... دل ... نی
جب سے ... صدا ... کا ...

**۵۹۱**

کہاں ہے ساقی ذرا ادھر بھی ایک نظر
لگا دے منہ سے مرے جام بادۂ احمر
مجھے لگی ہوئی دل کی ہے یوں جو آتش تر
یہی وہ آگ ہے جس میں کہ برف کا ہو اخگر
تو پیر چشم ہے چھلکا کے جام دے ساقی
ہر ایک گھونٹ پہ مجھ کو دعائیں دے ساقی

**۵۹۲**

عطائے خاص کی شہرت ہو فیض جام کی خیر
خدا رکھے تری عزت کو تیرے نام کی خیر
گھڑی گھڑی کی بلا دور ہو صبح و شام کی خیر
سبو کی خیر صراحی کی خیر جام کی خیر
قدیم تیری گلی کے فقیر ہم بھی ہیں
حریص بادۂ خُم غدیر ہم بھی ہیں

**۵۹۳**

وہ مے عطا ہو نہیں جس کا دو جہاں میں جواب
وہ آفتاب ہے جس کا جام ہے مہتاب
وہ پھول دے کہ تر و تازہ جس سے ہو گلاب
تری گلابی ہے نازک سی بات کا جام شراب
یہ بیخودی میں یہ کیا بات کہہ گیا ساقی
اٹھا لیا در خیبر سے جام کیا ساقی

**۵۹۴**

رہا فراق میں تیرے روان دوران ساقی
یہ بد نصیب کہاں اور تو کہاں ساقی
یہ بخت تو ہیں سمجھوں کہ جان جان ساقی
مری جبیں ہو ترا سنگ آستان ساقی
کلاہ فخر کی ہو اس حقیر کے سر پر
جو میں خدا کی عبادت کروں ترے در پر

**۵۹۵**

اسیر غم مجھے عقدہ کشا سمجھتے ہیں
خدا پرست شہنشاہ انام سمجھتے ہیں
غلیں ائمہ دہر بھی اپنی سب سمجھتے ہیں
نصیریوں کو کہیں کیا وہ کیا سمجھتے ہیں
ہمیشہ سے ہم شان کبریا سمجھے
جو بادہ خوار نہ تھے وہ خدا سمجھے

۹۹۶

دو ٹیڑھے فصل آلودگی کا ہے یہ کس دوران کس رنجیں
گنا ہاکلیو بولیو گھوٹا ہے یہ ٹھہرا دل نہیں
غاز کی سیکھ ہے ہوا دار سے دارا ہے یہ جان کا نہیں
دفاتر سر بولو الفت دارم ہو ادا نہیں
سو ہنگوٹ سے کی کو اصلدار اپنا نہیں
بیا کیا کرلی اوکر مرادل دیار اپنا نہیں

۹۹۷

نجف سے اجلے ڈر دار کر بلا یہ ہے بیانی
حسین کو بون سے کہ حیات زیں و فا سانی
سکر کا ایسے ہو دار سے تو اوج کا سانی
ابر اسے سوز ان کا بوج علم و دلی یہ
زبان مو حکار یا در ذوالفقار دلی یہ

۹۹۸

خدا کا ہم سے ذوالفقار ہیں
ادائیگی صلیوں کی اہل سیل سے جنب ہیں
بدو لیو کو بوٹی کو اہرا جنگ سے ہیں
فی فلکی کا وہ دین کو دوم ہیں فنا ہیں
بیان اللہ سے کا ان ان کی و لاؤں

۹۹۹

ضیا سے تیغ سے تری کا دوران و سپاہ
کہ سے زبان غضب بھی چہرہ نہیں جو
سہمی بھی کا ساکی ہوا اتنی کو دبا کی قضا
دو ہوا ہے ہیں بس بھی تھا جلال سے باکمال
ما ہو دور اسکی روح قضا ولا الف

۱۰۰۰

بتکدہ سے جو ناز اسے دو دل نشاں ان کو
سنگ کی جو جہاں سے دل نشاں سے
سے تیغ جو سس ہو جو بنگا جان کی
اسکا وصف بولا ہو جلیل زبان کی
اکرم ہے نیم ہیں ہے آل و سجع علی
یہ کا ضدار کے لاکر کی اور وین الا لیب

ایضاً

بگڑا بگڑ کے اور بھی بنا کے چلی
چمک چمک کے صفائی دکھا دکھا کے چلی
قدم قدم پہ قیامت اُٹھا اُٹھا کے چلی
پھڑک پھڑک کے اُٹھی دل بٹھا بٹھا کے چلی
چلی جو تو فلک پیر لاکھوں کے دل ہلا اُٹھی
پڑا جو سایہ خورشید تلملا کے اُٹھی

ایضاً

چراغ تیغ جو روشن میان سے مہر ہوا
تو شہرہ جلوہ فشانی کا شہر شہر ہوا
عدو کو عمر کا ساغر بھی جام زہر ہوا
جو آب تیغ سے اُچھو ہوا تو قہر ہوا
عناصر اُس کے مخالف جھپٹ کے گڑ ہی گئے
نفس کے تار زمیں سے بلا کے بڑھ ہی گئے

ایضاً

شکن جبین کی نکھر گئی جبین جبین
وہ جوہر اُبھر سے شعلے وہ جبین جبین
نگاہ ناز کی صورت وہ خط مبین مبین
فلک فلک کبھی پہنچے کبھی زمین زمین
شرار سے تیغ کے اُدھر چلے اِدھر چمکے
ہزاروں طور کے شعلے اُدھر اُدھر چمکے

ایضاً

دم جہاد جو میں جا کے سر گراں کتنی
زمیں پہ دھوپ میں لاشیں تھیں بے نشاں کتنی
پیادہ شر سے ہوئی بزدلی عیاں کتنی
سنے کے ٹکڑے ٹکرا کے گرا کتنی
کمانیں پھینک کے ناوک گزار بھاگتے تھے
پیادے چھپتے تھے سوار آگے بھاگتے تھے

ایضاً

چھپا لیے تھے سپر سے منہ نشان بردار
سپاہ چھوڑ کے بھاگے بڑھے تھے سالار
وہ صف دستے کا دستہ وہ صفوں کی صف مسمار
فلک پہ سنتے تھے جبریل تیغ کی جھنکار
لرز لرز کے حسام دو سر کو دیکھتے تھے
کبھی زمیں کو کبھی اپنے پر کو دیکھتے تھے

**۶ مثلہ**

سروش غیب کی گردوں سے آرہی تھی صدا
کہ بھوک پیاس میں ایسا جہاد کیا کہنا
علی بھی ہوتے تو کرتے اسی طرح سے وفا
تمھارے نور کے قائل ہیں ارض و سما
پر اب حرام کو رو کو قضا کا وقت ہے یہ
وفائے وعدۂ عہد صبا کا وقت ہے یہ

صبا یعنی طفلی ۱۲

**۷ مثلہ**

سنی جو ہاتف غیبی کی شاد ہو کے صدا
سر نیاز جھکا کر کہا جو حکم ترا
جہاد نفس سے اپنے جہاد کو بدلا
رکھی نیام میں تلوار کھائے تیر جفا
ہوا جو ضعف سوا زیں پہ تھرتھرائے حسین
بہ رسم سجدۂ آخر زمیں پہ آئے حسین

**مطلع ۸ مثلہ**

یہ شور اٹھا فرس سے زمیں پہ آئے حسین
نہیں ہیں ضعف سے قابو میں دست و پائے حسین
بڑھی ہے چو کے دشت ادب سے قضا سوئے حسین
بتول قبر سے نکلی ہے کہتی ہائے حسین
فرشتے عرش سے روتے زمیں پہ آئے
نبی و حیدر و شبیر برہنہ سر آئے

**۹ مثلہ**

زمیں پہ بیٹھے ہوئے قبلہ رو امام ہدا
یہ بارگاہ خداوند میں سے عرض کیا
حیات و موت ترے اختیار میں ہے خدا
مجھے عطا ہو شہادت کا مرتبہ مولا
تو جسکو چاہے اسے عزت ذبیح دے
رفیقوں کو شرف حضرت مسیح دے

**۱۰ مثلہ**

ذبیح کے لئے بھیجا تھا تو نے فدیہ اگر
قبول ہو تری سرکار میں فقیر کا سر
قضا سے بولے یہ جب اذن کر چکے ادا
فنا کے جام کو سمجھوں عسل سے شیریں تر
رگیں گلے کی کہ کٹ کٹ کے ہوں پیاپئی بلند
ہو کے دعا سے ہوں شکر کی صدائیں بلند

۱۱۱

بوقتِ نزع سرِ خاک جب یہ بسمل ہو
ہو خاص فضل ترا اور لطف شامل ہو
پھرا تمام زمانے کی سمت سے دل ہو
تری ہی سمت یہ عبدِ نحیف مائل ہو
نہ خوفِ نار نہ خلدِ علا کی خواہش ہے
ترے حسین کو تیری رضا کی خواہش ہے

۱۱۲

یہ دیکھی اہلِ خطا نے جو حالتِ شبیر
نشانے باندھ کے بیخوف اسے تیر پہ تیر
نبی کے لال کو پتھر لگا رہے تھے شریر
ہر ایک ضرب پہ کرتے تھے شاہ شکرِ قدیر
برائے امتِ جد بد دعا روانہ ہوئی
زبانِ فکر شکایت سے آشنا نہ ہوئی

۱۱۳

تھے چور چور جراحت سے یوں امامِ ہدیٰ
جو بادِ تند سے ہوتا ہے پھول کا نقشا
ہوا چلی تو گری تن پہ خاکِ دشتِ بلا
ہر ایک زخم میں دونی ہوئی کھٹک پیدا
یہ حال دیکھ کے اعدا کے بھی بہے آنسو
رواں تھے چشمِ جراحت سے خون کے آنسو

۱۱۴

سوائے یاس نہ تھا بیکسی میں کوئی کفیل
نہ جاں نثار نہ ہمدم نہ دوست اور نہ خلیل
زبانِ پاک پہ تھا کبریا کا ذکرِ جمیل
نمازِ عصر میں مصروف تھے امامِ جلیل
ابھی تھا سجدۂ آخر کہ حشر آ پہونچا
سرِ حلق شمر لیے کند خنجر آ پہونچا

۱۱۵

ہوا ستم یہ ہوا نکلیں برہنہ پا زینب
کہا یہ شمر سے ہے ہے نہ چھوڑ راہِ ادب
تو اپنے قصد سے باز آ یہ ہے رسولِ عرب
یہ کیا سلوک ہے مہمان کے ساتھ اے غضب
یہ تیرہ روز کا پیاسا ہے رحم کر ظالم
ترے نبی کا نواسا ہے رحم کر ظالم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# مرثیہ

# ظلمت کدۂ زنداں میں فاقہ ہے

(مطلع)

بند ۱۱۹

حالِ امام زین العابدین علیہ السلام

مصنفہٗ
سید سرفراز حسین خبیر لکھنوی

نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

# زیارت حضرت سید الساجدین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ السَّاجِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَلِیْفَ الْحَسَرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ذَا الثَّفِنَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْعَبَرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا اَسِیْرَ الْکُرُبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰدَمَ اٰلِ الْعَبَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ خَامِسِ اَهْلِ الْکِسَاءِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِمَادَ
الْاَتْقِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

| | |
|---|---|
| ولادت امام زین العابدینؑ ۱۵ جمادی الاول ۳۸ھ | شہادت امام زین العابدینؑ ۲۵ ذی الحجہ ۹۵ھ |

۲۵ محرم

جائے دفن .:. جنت البقیع

۲۸۶

## ۱

غفلت دولت دنیائے دنی فانی ہے
کچھ نہیں ہے یہ دھواں دھار گھٹا فانی ہے
کثرت زر سبب خطرۂ ایمانی ہے
فتنہ سمجھو اسے آوازۂ قرآنی ہے
آب شور ایسے پیاسی یہ جگر خون کی ہے
ارث شداد کی میراث یہ قارون کی ہے

## ۲

اہل دنیا کو جو قدرت نے کبھی دی ہے ڈھیل
کم نگہ سیں ہیں گو طنطنہ میں صورت فیل
اشرف خلق ہیں کب علا ہیں جو رذیل
نظر جن کی ہے حاتم کو سمجھتے ہیں بخیل
دم بخود صاحب اقبال ہیں کر کیا انکو کہیں
زر کے بندوں کو ہوس ہے کہ خدا انکو کہیں

## ۳

صدر میں بیٹھے ہیں خود وہ کہ خوشامد کے لئے
گنج قارون ہیں زر و سیم کے جیسے بورے
مست دنیائے دنی دین سے بالکل کورے
خوں کی دھاریں وہ آنکھوں کے گلابی ڈورے
کہہ نہیں سکتے خرابی کی جو ہر طور ہے بات
رام رنگی[1] کا رہا دور کہ کیا قدر ہے بات

## ۴

کروٹیں لیکے کئی بار زمانا پلٹا
رہ گئیں حکمتیں یونان کا طبقا پلٹا
صاحب بخل کا لیکن نہ طریقا پلٹا
منحنی کوئی کسی در سے یہ کہتا پلٹا
خجلت رد سوالم بزمینم در کرد
بے زری کرد بمن آنچہ نیازی نکرد

## ۵

اے غافل تو نہ سمجھ سکتے ہیں یہ دن ہیں رسن
چھپ کے حجرے میں فقط درہم و دینار نہ گن
ایک ہفتے پہ ہی تقسیم زمانہ لیکن
قابل غور قیامت کا بھی ہے آٹھواں دن
ایک روز آہ غریباں پر اثر بھی ہوگی
شب تاریک مصیبت کی سحر بھی ہوگی

[1] یعنی شراب

بدر اسرافه جوکرشه [illegible]
[illegible]

باده [illegible] ال [illegible]
[illegible]

حقش [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱

درسگاہوں کی ہوئی تولیت انکو حاصل
جن پڑھے لکھوں سے اچھے ہیں جہاں میں جاہل
علم سے فائدہ کیا ہوں نہ اگر خود عامل
حکم پیغمبر اسلام سے بالکل غافل
قوم کے بن کے بہی خواہ برا چاہتے ہیں
دین کو بیچ کے دنیا میں بھلا چاہتے ہیں

۱۲

لفظیں انگریزی ملا کر بڑی دلکش تقریر
دل کا وہ حال کہ لعنت کرے خود انکا ضمیر
حسب مطلب کہیں قرآن خدا کی تفسیر
یہی کوشش ہے کہ باطل کی ہو حق سے تعبیر
اسکی پروا نہیں ایمان رہے یا کھو جائے
غیر جائز کے لئے کد ہے کہ جائز ہو جائے

۱۳

حیف ہے قوم کے افراد کے یہ ہیں کردار
زندگی جنسے ہے یہ خیرات سے لیکن بیزار
قبر ملت کے مجاور وہ بنے ناہنجار
جو سمجھتے ہی نہیں ہوتا ہے کیا حق جوار
کاوش ناحق غم سے رگ دل چھلتی ہے
شیر تو بھوکے ہیں کتوں کو غذا ملتی ہے

۱۴

چبھتی ہیں دل میں رگیں گل کی بھی خاروں کی طرح
خون بھی اڑتا ہے پانی کی پھواروں کی طرح
کینہ و بغض جلاتے ہیں شراروں کی طرح
ذرے بھی آنکھیں دکھاتے ہیں ستاروں کی طرح
ایں چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم

مرغ ۱۵

غور سے دیکھ تو آئینہ عبرت ہے جہاں
سنگ کی قدر ہوا اور پڑے ہیں در غلطاں
پھول پامال ہے گلچیں کا نشیمن ہے جہاں
اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان
گردش چرخ ہمہ شام و سحر می بینم
طوق زریں ہمہ در گردن خر می بینم

**۱۶**

ابھی چرخ کی ہو دست تطاول میں لگام
کسی کروٹ کسی پہلو نہیں ممکن آرام
ہو سحر صبح قیامت تو شب قبر ہو شام
ہر کسے روز بہی می طلبد از ایام
سہل آزردگی اہل ہنر می بینم
مشکل اینست کہ ہر روز بتر می بینم

**۱۷**

سرفرازی جنھیں ملنا تھی نظر آتے ہیں پست
آج ہیں نیست وہ نقش جو کل تک تھے ہست
اہل دل فاقہ کش اور ہیں متنعم نفس پرست
ابلہاں را ہمہ شربت ز گلاب و قند است
کام نا اہل ز انجیر و شکر می بینم
قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم

**۱۸**

کیا آزادیوں نے اس زمانے پہ اثر
شوق بے پردہ ہوا رخ سے اٹھی چادر
شرم رخصت ہوئی بے باکی کی اپنی نظر
دختران را ہمہ جنگ است و جدل با مادر
سرکشی طرہ و دستار پسر می بینم
پسران را ہمہ بدخواہ پدر می بینم

**۱۹**

اللہ اللہ یہ بے باکیوں کی بھی کوئی حد
فتنے میں بچوں کو ترغیب حرام آپ باپ و جد
نہ فقیروں کی اعانت نہ غریبوں کی مدد
ہیچ رحمے نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ عزت نہ پسر را بہ پدر می بینم
ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر می بینم

**۲۰**

اب خبر اپنی تو یہی ہے مجھے سودا یہی دھن
نہ رہے کوئی گرہ میں تو کہے جاؤں گا سن
آج اگر آگ بھی سنتی ہے تو کل لے گا سن
پند حافظ بشنو خواجہ برو نیکی کن
صد افادات پئے اہل نظر می بینم
تا کہ ایں پند بہ از در و گہر می بینم

۲۱

مکتب قوم میں ہیں ایسے مدرس اکثر
دیتے ہیں بچوں کو تعلیم زبوں کا بہر
بے خبر حکم الٰہی سے مگر اہل خبر
ایسے نا اہل معلم سے معلم بہتر
خواہش نفس کا پہلو ہیں پیا لہی بخش
اُنکی ہر بات تحیر انھیں تو الٰہی بخش

۲۲

کیا قباحت ہے یہ ان اوصاف کے حامل ہیں ہم
جنکی اصلاح کو آئے تھے رسول اکرم
سچ سے واقف نہیں ہاں جھوٹ پہ کھاتے ہیں قسم
ان مسلمانوں سے اسلام نہ کیوں ہو برہم
یا تو پھر مکتب دینی کے معلم نہ بنیں
یا پھر اب رحم کریں قوم پہ معلم نہ بنیں

۲۳

جان لیں خوب کہ مسلم کی صفت نام نہیں
دشمن آل فقط قابل الزام نہیں
پیروی دشمنوں کی دوستوں کا کام نہیں
منکر دین خدا صاحب اسلام نہیں
کیوں کہیں ہم ہیں رسول عربی کی اُمت
مل گئی امت موسیٰ سے نبی کی امت

۲۴

آج ہیں جیسے تھے ایسے ہی مسلمان کبھی
جنکے ہاتھوں ہوئی توہین رسول عربی
کلمہ پڑھتے تھے قرآن کے حافظ تھے شقی
ہو رہیں ظلم قتل جگر بند نبی رحمن کی
دشمنوں میں پیر صاحب معراج نہیں
گر یزید آج بھی لاکھوں ہیں حسین آج نہیں

۲۵ مطلع

بخدا منزل ایمان کے ستارے ہیں حسین
کشتی دین محمد کے سہارے ہیں حسین
گرچہ محبوب الٰہی کے بھی پیارے ہیں حسین
مگر اللہ یہ کیا ہے کہ ہمارے ہیں حسین
مسلک حق کی خبر اُس کو کہاں ہی ہوگی
جسکا ہو اللہ کا راہ اُسکی الٰہی ہوگی

**۲۶**

مشعل راہ ہدیٰ بدر دجیٰ شمس ضحیٰ
نازش خامۂ قدرت شرف کاف قضا
معدن جود و سخا مخزن الطاف و عطا
قبلۂ صدق و صفا کعبۂ تسلیم و رضا
بے ادب جھک گئے وہ جن کے تھے افلاک پہ سر
رکھے قطبین نے نقش قدم پاک پہ سر

**۲۷**

علم دین خدا جس نے اٹھایا وہ حسینؑ
جس نے ہر کفر و ضلالت کو گرایا وہ حسینؑ
جس نے دولت کو فقیری میں دبایا وہ حسینؑ
جس نے اسلام کو اسلام بنایا وہ حسینؑ
ہاشمی شان سے سر کفر کا روندا توڑا
اسوی خاک کا گھر توڑ گھروندا توڑا

**۲۸**

نور تھا جو کہ گیا دوست کے غم خانے کو
گھر سے اللہ کے راہی ہوئے ویرانے کو
دوست احباب چلے آتے تھے سمجھانے کو
زندگی سمجھے تھے یہ بات پہ مر جانے کو
خنکی چشم رسول عربی کیا کہنا
اے ارادے کے قوی حق کے دہنی کیا کہنا

**۲۹**

سمجھے بیٹھے ہوئے مضبوط ارادے تیرے
منزل حق کے وہ دیکھے ہوئے جادے تیرے
نصرت دیں میں یہ انداز تھے سادے تیرے
چند اسوار تھے اور چند پیادے تیرے
شوق تھا خاک در مرتضیٰ ہو جائیں
دوست کی راہ میں مر جائیں تو زندہ ہو جائیں

**۳۰**

چند ساعت میں ہی پائی جو حیات ابدی
لائے تشریف کو جنت سے جگر بند نبی
رو دیئے اہل خطا آگئی بچے کو ہنسی
تھا یہ معصوم کہ راضی بہ رضا ہوں میں بھی
حلق معصوم کو جب تیر جفا نے چوما
مسکراتے ہوئے ہونٹوں کو قضا نے چوما

۳۱

ہو چکا نذر مشیت جو وہ معصوم پسر
مطمئن قلب سے میدان میں آئے سرور
گردن و تیغ کا بھی مرحلہ جب ہو چکا سر
ننگے سر اہلحرمؔ نکلے جلایا گیا گھر
قتل شہ سلطنت صبر کے مختار ہوئے
مالک ملک رضا عابدؑ بیمار ہوئے

۳۲

گرچہ اے طبع حزیں شرح مصیبت ہے محال
حسن ایجاز ہو آئینۂ اعجاز بیاں
سرمۂ چشم بصیرت ہو یہ جمال اجمال
مگر اب چاہتا ہوں لکھوں مفصل احوال
صدف دیں میں جو ہے گوہر مقصود ملے
مدح عابدؑ کی رقم ہو در معبود ملے

۳۳

وصف سجادؑ پہ مائل جو ہوئی طبع رسا
چرخ چارم پہ گئی نیر مضموں کی ضیا
دی مسیحاؑ نے ندا یہ ہے مسیحا میرا
اسی ممدوح کی ہے چاروں صحیفوں میں ثنا
جو شرف چار عناصر کا ہے انسان پہ ہے
جسکی مدح میں ہے قرآن وہ قرآن پہ ہے

۳۴

آدم آل نبیؐ نور خدائے متعال
زیب قرطاس حسب اور نسب کا ہو جو حال
وارث چاند میں نقطے تاروں کی مثال
عربستاں میں ہے ددھیال عجم میں ننھیال
بنت کسریٰ کا جو قسمت سے ستارہ چمکا
دامن شہ میں عجب شان کا تارا چمکا

۳۵

بارور سبط پیمبرؐ کا ہوا نخل مراد
خلق جب ارض مدینہ پہ ہوا عرش نہاد
سر رکھا خاک پہ مسرور ہوا رب عباد
بس اسی دن سے لقب آپ نے پایا سجاد
[illegible] پیارے نے خالق کے ولادت [illegible]
[illegible] اپنے علی نام علی نے رکھا

ع "اہلحرم" اساتذۂ قدیم کی پیروی ہے ۱۲

[illegible]

داور [illegible] سامان [illegible] و سالار ماہ [illegible]
[illegible] جہان [illegible] و بس
[illegible] [illegible] وارث [illegible] چھا
[illegible] [illegible] سے جل
[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible] ما [illegible] ماہ [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] عصمت [illegible]
[illegible] [illegible] اور [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] الف کا [illegible] سنو
[illegible] وہ [illegible] کا اور
[illegible] [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] [illegible] ہے
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] و [illegible]
[illegible] بیابان و بیابان [illegible]
[illegible] [illegible] کا [illegible]
[illegible] خالق [illegible] چمن [illegible]
[illegible] ان [illegible]

[illegible]

[illegible] عالم امکان ہے
وہ [illegible] جو خالق سبحان ہے
[illegible] [illegible] انسان ہے
وہ [illegible] تمام [illegible] ہے
[illegible] [illegible] گواہ
[illegible] [illegible] گواہ

۴۱

لکھا ہی حج کے لیے قافلہ اک جاتا تھا
ناگہاں راہ زُبالہ سے گذر اُسکا ہوا
ختم پر دن تھا کہ ظاہر ہوا طوفان بلا
کالی آندھی سے ہر اک سمت اندھیرا چھایا
آسماں چھپ گیا تا رو زمیں کچھ بھی نہ رہی
دشت پر ہول کے ذروں میں چمک بھی نہ رہی

۴۲

ظلمت شب سے ہوا اور بیاباں اندھیر
راہیں سب بن گئی تھیں قسمت برگشتہ کا پھیر
وہ کہیں ریتوں کے انبار کہیں خاک کے ڈھیر
وہ درندوں کی صدائیں وہ بلائے تو بشر
حسرت و غم میں امیدوں کی تباہی ٹھہری
روداد دل مظلوم سیاہی ٹھہری

۴۳

قافلہ کا تھا ہر اک شخص اِدھر اور اُدھر
نہ اُسے اسکی خبر اور نہ اُسے اسکی خبر
اک مسافر کا عجب واقعہ ہے پیش نظر
سر کو ٹکراتا ہوا پھرتا تھا وہ گھبرا کر
آرزو دل سے نکلتے ہوئے ٹھہرائی تھی
یاس ہی یاس ہر اک سمت نظر آئی تھی

۴۴

لب پہ جب نام خدا آیا تو پھر اول زار
اک شجر سامنے اُسکو نظر آیا اک بار
بیٹھا اُس نخل پہ ناچار کہ حاصل ہو قرار
ناگہاں ہو گیا جنگل وہ جہاں کا گلزار
لب پہ ساحل دل بیتاب کی کشتی آئی
بن گیا دشت وہ سب بوئے بہشتی آئی

۴۵

اک جواں آگیا پہنے ہوئے ملبوس سپید
مشرق دیں کا نمایاں ہوا گویا خورشید
ہوا تھا وہ اب مسافر کا نہال امید
حلقۂ گیسوئے پیچاں میں نگاہیں بے قید
لوٹی جاتی تھیں جو قدموں پہ تمنا رٹھکر
دل کو سمجھا تھا یہ سورہ یوسف پڑھکر

۴۶

خاک کے تودے بنے گنبد اخضر کی طرح
ریگ کے ذرے چمکنے لگے اختر کی طرح
سنگریزوں میں چمک آ گئی گوہر کی طرح
خار خشکیدہ مہک اٹھے گل تر کی طرح
نظر آیا سر میداں جو نیا رنگ تازہ
آ گئی دور کے جنگل میں بہار تازہ

۴۷

عطر میں ڈوب کے اشجار بھی لہرانے لگے
بے ثمر نخل جو تھے تازہ ثمر لانے لگے
اس طرف باغ نخیل میں بھی پھل آنے لگے
چھپ کے بیٹھے تھے جو طائر وہ ہوا کھانے لگے
مسکراتے ہوئے غنچوں پہ نسیمیں لپکیں
چہچہاتے ہوئے شاخوں پہ عنادل آئے

۴۸

کر چکی جب ہوا خنک درختوں کا سنگار
بار آور وہ لچکتی ہوئی شاخوں کا نکھار
بلبلیں سمجھیں کھلے گل ہوئیں کلیاں ہشیار
[illegible] لگے بھی پھولوں کے گریباں کے تار
باغ [illegible] دشت کی زیبائی نے
باندھی دستار نئی لالۂ صحرائی نے

۴۹

اس طرف بہر نماز آتا تھا وہ شہزادہ
خضر بھی آگے سبزے کا لئے سجادہ
سرو قد طاعت حق میں تھے جو استادہ
دست بوسی کے لئے شاخیں جھکی تھیں آمادہ
تکبیر کے سورہ جو ادا ہونے لگا
بلبل سدرہ قرأت پہ فدا ہونے لگا

۵۰

جسم لاغر میں جو رعشہ تھا تو تپ میں گداز
سنگ خارا بھی ہوا موم سنی جب آواز
جب مسافر نے عبادت کا یہ دیکھا انداز
آ گیا زیر شجر وہ کہ پڑھے ساتھ نماز
ایک چشمہ نظر آیا وہ وضو کرنے اٹھا
جوش رحمت نے دکھایا وہ وضو کرنے اٹھا

۱۵م

عقب شاہ دارا کرنے لکا وہ لو نار
بعید ازان حقیقت سے دل کا ہوا ساز
کوں سا پایاں تھا وہ جو کہ پوا وہ تمنار
حجیمہ و فضل یا مستقل کہ جرار عجاز
تھا پایان الکل کلشن جو جنید سر لے
کہ آیا پیسرا اوں قدر آزمالے

۲۵م

ساقیا اب تو بین تا ب و تحمل جاتا
پا پیچ تھا باغ از ان فقط از جام وار
نشہ اب تک یہ آئینہ تھا لے
آن کو جو بہ ہر دو اوہ حیرا
دیکھیا جو ایسا یان کے صبا جاب
ساقی از ان دو عطا جو جام اجاب

۳۵م

بج کے عیدا سے تھی کم سپہ پیشتہ دار
راستے میں بہانہ پیشتر و سے کر افکار
شر ان بہ چھم عدیدا یہ کہ تا اجت کار
کہاں سے جنگل کی سوار اپا دل اوار
دانہ شوق و دم پہ جو عیش کا سالم
داو مینا ساتی یہ کا دکھ کے پاس کا دم

۴۵م

بجائے منکر شہ ساتھ ولا جا و جو کہ سر
جگہ تو بصورت شہر ان آنکھ روشن تر
بہر کا روشن کہیں کہ بے تھا نہ تر
موج سے پیا ں سے ساتھ الکل پر اتر
مرد کسی پا و کے دن بجد فضل کا دریا بھر
ادب ان کی ستم بر شید صدق خیر

۵۵م

شب مہجوران وہ ادا جا دو کن انکا تا ایم
بج کوئی لکیبر تو سو کم کہ ارمان کا ابات
تیر قلندر یا ان کی حالت جوان کی بات
دو کان دو کے خالق کو ملک پر ایک بات
دو بیت کا قصیدہ پہ عنوان ان طرز آتا ہے
ایک پکار ایک جو ان ان طراز آنا ہے

۵۶

ساقیا! پھر تو دوا دے دلِ ناکام کو
مژدۂ زیست مجھے نزع کے ہنگام ملے
پاک کر دے جو گناہوں کو وہی جام ملے
غسلِ توبہ کیلئے بھی مئے گلفام ملے
دُرِ مقصود ہو اشکِ ندامت بنجائے
میرے ماتھے کا عرق بارشِ رحمت بنجائے

۵۷

کس نے مخلوق میں ساقی ترا رتبہ سمجھا
حق سمجھنے کا جو تھا خالقِ یکتا سمجھا
پھر تجھے احمدِ مرسل نے بڑا سمجھا
نصیری تجھے سمجھے نہ یہ بندا سمجھا
کیا کہوں پھر کہ وہ کیا کیا کہ بجا کہتے ہیں
کچھ سمجھ میں نہیں آتا تو خدا کہتے ہیں

۵۸

سب نصیری کیطرح کرتے ہیں عبادت تیری
بن گئی حافظِ اسلام اعانت تیری
جنگِ خندق میں ثناخواں تھی نبوت تیری
بڑھ گئی طاقتِ کونین سے ضربت تیری
کلِ ایماں کی رسالت سے منادی ہوتی
ہاتھ میں عمرو کا سر چاک ہوا اعلانی ہوتی

۵۹

تو یداللہ ہے ساقی ترے بازو بھی حسین
ہے پیمبر کے دل و جاں ترے پہلو بھی حسین
تیری شمشیر حسیں صمدی چشم ترے ابرو بھی حسین
طاقِ کعبہ کی طرح ہیں ترے ابرو بھی حسین
بہرِ لا سیف پہ نغمہ ہو دل آرائی کا
لا فتیٰ بن گیا نغمہ تری رعنائی کا

۶۰

تشنۂ صدقے میں مجھے دین کی دولت بھی ملی
مجھ کو اجرِ رسالت وہ مودت بھی ملی
جامِ صحبت تری کہ مجھے راحت بھی ملی
دل کو ایمان کی قوت بھی ملی
چشمِ رحمت کی دکھا دے تو قرار آئے مجھے
لب پہ یا شیرِ خدا ہو جو وقت آئے مجھے

**۶۱**

زندگی بھر نہ قدم راہِ ضلالت میں دھروں
بس خدا سے میں ڈروں اور کسی سے نہ ڈروں
مدح خواں تیرا رہوں غیر کی مدحت نہ کروں
یہ تمنا ہے کہ پورا کلمہ پڑھ کے مروں
آمد شد پہ نفس کی مے گلفام ملے
میں پیے جاؤں بلا فصل ہر اک جام ملے

**۶۲**

میرے ساقی ہوئی کعبہ میں ولادت تیری
رکھ کے سجدے میں جبیں بارہ گئی عزت تیری
شاہد بندگیِ حق ہے شہادت تیری
ہر پسندیدۂ معبود عبادت تیری
اتنا کامل تری طاعت پہ اگر صاد ہوا
تیرا ہم نام پسر سیّد سجاد ہوا

**۶۳**

سر صحرا ہی شہزادہ تھا مصروف نماز
پر جبریل میں سے تھا مصلیٰ ممتاز
وہ مسافر بھی عقب میں تھا باخلاص و نیاز
ناگہاں قطع ہوا رات کا گیسوئے دراز
پردۂ زیر میں ظلمت جو نہاں ہونے لگی
شرفِ صورتِ خورشید عیاں ہونے لگی

**۶۴**

ہو گئے اوراد و وظائف سے جو فارغ مولا
عرض کی بڑھ کے مسافر نے کہ اے نور خدا
قافلے سے میں پچھڑا ہوں نہیں رستہ ملتا
میری امداد کریں آپ یہی راہ نما
کہا آقا نے خدا پر جو توکل رکھتا
دشت میں بھی وہ شگفتہ صفت گل رہتا

**۶۵**

کر کے توبہ خضر دیں سے وہ جو گمراہ ہوا
پوچھا جب زیر شجر نخل مراد ہرا
دستگیری کو مسافر کی بڑھا دست خدا
نظر آنے لگی اب قدرت ہے دوسرا
شاخ اعجاز کرامات پہ یوں پھلتی ہے
ہوا ثابت یہ مسافر کو زمیں چلتی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱

ایک مرد ~~یحیی آتا تھا خدمت میں سدا~~ از محب قدرت معصومؑ
لاتا تھا تحفے پئے نذر امام دوسرا
شاہ کے پاس سے اک مرتبہ واپس جو گیا
باتوں باتوں میں یہ اس شخص کی زوجہ نے کہا
تحفے جن کیلئے ہر سال تو لے جاتا ہے
وہ تجھے کچھ نہیں دیتے تو یہ نہیں آتا ہے

۲

وہ سخی ابن سخی ہیں نہیں شک ہمیں ذرا
اُنکی نظروں میں ہے شاید تو حقیر ادنیٰ
بولا مومن ارے خاموش یہ کیا تو نے کہا
دیتا ہے خلق کو رزق اُنکے تصدق میں خدا
حاکم دل ہیں ہر اک دل کی خبر ہے اُن کو
اہل حاجت کی مدد مد نظر ہے اُن کو

۳

جب وہ پھر خدمت سلطان زمن میں آیا
اُسی اخلاص سے پھر تحفے تحائف لایا
نوش فرماتا تھا کھانا وہ علیؑ کا جایا
دیکھ مہماں کو جو مولاؑ نے تو یہ فرمایا
شکر رزاق حقیقی میں زباں قاصر ہے
بیٹھ جا پاس مرے نان و نمک حاضر ہے

۴

کر کے تسلیم قریں بیٹھ گیا عاشق شاہ
فرط الطاف سے مولاؑ نے کہا بسم اللہ
کھانا کھا کر ہوا فارغ جو شہ عرش پناہ
ہاتھ مولا کے دھلانے کو اٹھا وہ ذیجاہ
کہا آقا نے یہی فضل خدا ساتھ ترے
تو ہے مہماں دھلاؤنگا میں خود ہاتھ ترے

۵

پائے معصوم پہ سر رکھدیا اُس نے جھکا کر
منتیں کر کے یہ کہنے لگا وہ نیک سیر
مجکو شرمندہ نہ فرمائیں شہ جن و بشر
ہاتھ آقا کے دھلائے گا یہ عبد احقر
بولے مولا تری مرضی جو یہی ہو اچھا
مجکو منظور ہے دل کی خوشی ہو اچھا

[illegible]

جب چلانے لگا وہ دست شہ ارض و سما
ہوئے مس ہاتھ سے اس طشت میں پانی ہو گیا
ہوئی قدرت کے اشارے سے عیاں شان خدا
ہو گیا ہاتھ کا دھوون شرف آب بقا
گر زمرد کے یاقوت تو تاب بنے
صدف طشت میں قطرے در نایاب بنے

[illegible]

بولا مہمان سے وہ مخزن الطاف و عطا
اپنے ہمراہ یہ یاقوت و گہر لیتا جا
تیری زوجہ نے دیا تھا مجھے اک دن طعا
کھانا محبوب بہت تجھ سے ہی ہوا یہ تحفا
اب وہ پوچھے گی کہ کیوں فرزند محمدؐ نہ کرے
ہدیہ محتاج نے بھیجا ہے اسے رد نہ کرے

[illegible]

چومے مومن نے قدم اور چلا سوئے وطن
پہنچا گھر پر تو یہ زوجہ سے کہے اس نے سخن
دیکھ الطاف و عطایائے شہنشاہ زمن
میں جو کہتا تھا وہ ہیں واقف ہر سر و علن
جس کو وہ چاہتے ہیں رب علا دیتا ہے
بندہ نوازوں کے ذریعہ سے خدا دیتا ہے

[illegible]

بولی شکر کے سجدے سے جو اٹھی تو کہا
شہ کی خدمت میں مجھے اب کے ہے لے کر چلنا
جب دوبارہ وہ چلا سوئے امامؑ دوسرا
زوجہ بھی ساتھ ہوئی دل میں لئے شوق لقا
خدمت شاہ میں پہنچی بھی نہیں موت آئی
جب ہوئی منزل مقصد کے قریب موت آئی

[illegible]

چھوڑ کر زوجہ کی میت کو چلا خوش ایماں
اور ہوا حاضر دربار امامؑ ذیشاں
کہا مولاؑ نے مری زائرہ آئی نہ یہاں
با ادب بولا کہ مولا یہ ہوئی وہ قرباں
شہؑ نے فرمایا ہے ایماں کی فدائی زندہ
اور ابھی تیس برس تک وہ رہیگی زندہ

۵۸۱

ہوئے حضرت سے رخصت جو وہ دیندار آیا
دیکھا زوجہ کو کہ زندہ ہے بافضال خدا
پوچھا جب واقعہ کہنے لگی وہ اہل ولا
آنکھوں میں جان تھی پہچان سکے یار اعضا
اُس طرف حوروں نے جنت میں بلایا مجھکو
اس طرف غیرت یوسف نظر آیا مجھکو

۵۸۲

نقش سجدہ سے تھی پیشانی زیبا روشن
اک نشاں طوق اطاعت کا تھا زیب گردن
ناتوانی کے سبب کانپتا تھا سارا بدن
ہاتھ چومے ملک الموت نے اُسکے فورن
گوہر اشک ہر اک دیدۂ نمناک میں تھا
پنڈلیاں سوکھی تھیں عشق قدم پاک میں تھا

۵۸۳

جب قد ضعف تھا اجلال کا اُتنا تھا وفور
ملک الموت سے کہنے لگا خالق کا وہ نور
ڈالدو جان تن بیجا نہیں یہ حکم غفور
سر جھکا کر وہ ملک بولا بہت خوب حضور
روح پھونکی تن مردہ میں دوبارا اُنے
پھر ہری عمر کے گلشن کو سنوارا اُنے

۵۸۴

ملک الموت سے کہنے لگا پھر وہ مولا
تیس ۳۰ سال اور ابھی دنیا میں اسکو رہنا
سنا دیندار نے یہ واقعہ روح افزا
زوجہ کو ساتھ لئے خدمت سرور میں گیا
مومنہ نے کہا اس شاہ کے قربان گئی
ہیں یہی تو مرے سرکار میں پہچان گئی

۵۸۵

عرض مداح ہے یہ اے شہ والا درجات
کرتے تابع فرماں ہیں حیات اور ممات
نوح تن ہو تمہی اور تمہی کشتی نجات
چشمۂ فیض کی لہریں ہیں یہ زمزم یہ فرات
اے تقی نقی یا ہاشمی و مطلبی
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

**۸۶**

ساغرِ بادۂ اعجاز سے ہوں مست مگر
سیر اب گلشنِ اخلاق کی ہے مدِ نظر
بے ریا تیری سخاوت سے جہاں بہرہ ور
مجھے موتی ہیں ترے فیض کے معدن گہر
رات بھر پردے میں جاری تھا عطا کا دریا
موجیں لیتا تھا تری جود و سخا کا دریا

**۸۷**

بھجواتا تھا غریبوں کی جو صورت سے حجاب
پشت پر روٹیاں رکھے ہوئے چہرے پہ نقاب
شب کو جس راہ سے تو جاتا تھا ازرہِ صواب
منتظر رہتا تھا ہر صاحبِ حاجت بیتاب
سب تجھے دیکھ کے کہتے تھے سخی آتا ہے
کھانا ہر روز جو دیتا ہے وہی آتا ہے

**۸۸**

اکثر ایسا ہوا جس در پہ گیا وہ مولا
کھانا لیکر کسی محتاج نے دی یہ بھی صدا
دے جزائے عملِ خیر تجھے ربِّ علا
کہ مصیبت میں خبر گیر غریبوں کا ہوا
تجھ سا فیاض جہاں میں ہو ذرا مشکل ہے
ہاں مگر سیدِ سجاد بہت غافل ہے

**۸۹**

مستحق پردہ توجہ نہیں کرتا ہے کبھی
دے عوض اس کے خداوندِ تعالےٰ جلدی
آپ سب سنتے تھے خاموش زباں ہی تھی
نہ کہا میں ہوں علیؑ ابنِ حسینؑ ابنِ علیؑ
ہوئے ہم نہ زمانا کسی کا کمست
قوتِ نفس کا اعجاز تھا یہ کیا کہنا

**۹۰**

صبر کی تیغ سے ظالم کی جفائیں کاٹیں
چل رہی تھیں جو مخالف وہ ہوائیں کاٹیں
چھا رہی تھیں جو ترقی کی گھٹائیں کاٹیں
آ رہی تھیں جو ہر اک دن پہ بلائیں کاٹیں
ہنس کے کاٹا جو لگا جور و جفا کا جنگل
زعفراں زار بنایا ہم و غم کا جنگل

۹۱

صبر اور شکر کی تصویر مجسم تھے حضور
بلکہ ایمان سراپا تھے امام جمہور
کام تھا مرضیٔ معبود سے ہم ہو کر سرور
کربلا میں ہوئے جب قتل شہنشاہ غیور
آل احمد کے لیے قید کی تدبیر ہوئی
حلقۂ صبر و رضا پاؤں کی زنجیر ہوئی

۹۲

ظالموں نے جو لٹے قافلے کو قید کیا
ساربان ناقوں کا وہ سید بیمار بنا
پاؤں کے چھالوں میں کانٹوں نے کیا گھر اپنا
تازیانوں کی اذیت سے ملی آسودہ وا
شہر کوفہ تک اسی طرح وہ غمگین آیا
کر کئی بار عیادت کے لیے غش آیا

۹۳

پھر بٹھایا اُسے اک ایسے شتر پہ واللہ
پشت سے جس کی کئی بار گرا وہ ذی جاہ
پاؤں آخر شکم ناقہ سے باندھے گئے آہ
رانیں زخمی ہوئیں اور خون سے رنگین ہوئی راہ
خون مظلوم سے تر شہر کی گلیاں نکلیں
چمنستان ہدایت کی وہ کلیاں نکلیں

۹۴

ہو کے آبادیوں سے جاتا تھا وہ قافلہ جب
ذلت آل پیمبر ہو یہی تھا مطلب
یوں نہیں تا تمام گئی عزت سلطان عرب
شہر آئینوں کی کثرت سے تھا آئینہ حلب
جس قدر قید ہوئے عکس کی تعداد بڑھی
اُس قدر ظالموں کی بدعت بیداد بڑھی

۹۵

حق و باطل میں جو تھا فرق ہوا آئینہ
کس کا دل گوہر عرفاں کا بنا گنجینہ
کس کے سینے میں تھا ایمان کسے تھا کینہ
کس کی طاعت سے مشرف ہو شب آدینہ
ہے نماز و کی اقامت پہ اذاں کو نازش
جس کے روزوں پہ ہے ماہ رمضاں کو نازش

۹۹۶

آئی ادھر بار بار دوئی میں جو ان کا ع
رہنا تھا طشت طلا میں نشان دار ابار
چھیڑ تا تھا لب شیریں کو وہ بیدرد وار
دست ظالم میں ابھی تھی کا بیچاری تھی بار
شم و جو بلا دار میر آل بار تب تھا
سب تھا تھا عشق ان عرعر باز تھا

۹۹۷

سر افراز بیچ سرے سے گرانا تھا خطاب
تاب تک تھا ٹھکانا سے بس جلا بے بو نثرا ب
گھر میں بیچ جلا دنت پیچ ول بوجھ خاب
شب شب سے جلوہ میں لیکر وہ لعین تھا خراب
پھیل ادنیا تھا سر سے ملا بیچ مر ع کے طرف
تھا گد اجنبی دل و راجد ع کے طرف

۹۹۸

عطن ان ادا پہ کہ بیچ دن کا مرحوم نثار
ان ع ایک ساتھ ایک ستم جس سے نوا نجات
مجرد ان کا ملا دنت میں پر شاہ سلا ب
بیچ پیچ کی تھی وہ سے تا ساسلطان خراب
سنیچ گستی تھیں جو ان سنگ میں بار
جب بیچ جاتی تھی و دانا ثوا میار

۹۹۹

بلا ادا پیما تک بے خود رس
کو ان شہر بیچ کہ بیچ واقعہ قتل و ظفر
سب سے لعون سے تنبیل کو ادا تھا
سب بیچ ان سے الفاظ ارا سے جیسے
قہر دولت سے بیچ ال اسا دو ار
اہل و دیار سے الفاظ طالبات درمیں

۱۰۰۰

دل اجھ کو ادا بیچ کا جب بیسن درب عجیب
سو تیا مر سے ملا بیچ ابر ام
کیا اجابت پہ لو فتنہ کو سے بیچ جب
نکتہ بیج ہیں لب سے سالدادی کا بیب
اب ساجل بچنے کا بیچ بیاندام بر انکار سے ع
سے پاد دیار میں انکر سے بیچ اصرار ساٹھ

۱۰۱

آل ہاشم کی فصاحت ہے شہیر آفاق
خطبۂ سید سجادؑ کے دل میں مشتاق
گرچہ حاکم کی طبیعت پہ سفارش تھی یہ شاق
ہو کے مجبور یہ کہنے لگا وہ اہل نفاق
طعن و تشنیع سے محفوظ مری ذات رہے
میری عزت کے منافی نہ کوئی بات کہے

۱۰۲

سن کے یہ عابدؑ بیمار گئے منبر پر
بیڑیاں پاؤں میں تھیں اور کمر میں لنگر
نہ ردا تھی نہ عمامہ تھا وہ تھے ننگے سر
جسم پر بدلے عبا کے تھی فقط خاک سفر
موعظے کے لیے جس طرح وہ سرور پہونچا
کب خطیب اور کوئی یوں سر منبر پہونچا

۱۰۳

حمد و نعت کے بعد آپ نے یہ فرمایا
شکر اس رب کا دیا جس نے ہمیں علم اپنا
حلم و انصاف و کرم بخشش و الطاف و عطا
اپنے گنجینۂ رحمت سے سبھی کچھ بخشا
خلق میں چشم رسول عربیؐ ہوں یارو
میں علیؑ ابن حسینؑ ابن علیؑ ہوں یارو

۱۰۴

جد امجد تھے ابو طالبؑ عالی مقدار
ہیں جو مشہور مربی رسول مختار
میرے دادا ہوئے جب دوش پیمبرؐ پہ سوار
طاق کعبہ سے گرے سارے بت زار و نزار
کبھی تعظیم کو محتاج و غنی اٹھتے تھے
میری دادی اگر آتی تھیں نبیؐ اٹھتے تھے

۱۰۵

تھے چچا میرے حسنؑ صاحب اخلاق حسن
وہ بھی تھے مہر نبوت کا نگینۂ احسن
میرا بابا ہوا مقتول سر دشت محن
میں مع کنبہ ہوں سب آج گرفتار رسن
یہ نہ سمجھے کوئی اوصاف و کسب میں چھپے ہیں
جو شرف میرے بزرگوں میں تھے سب مجھ میں ہیں

سلام

اب زمزم کو صفا سے ابھی کوثر سے ملی
سنگ اسود کو بزرگی بھی اسی در سے ملی
قبلہ کو کعبہ کی سمت الفت حیدر سے ملی
شب معراج کو معراج پیمبر سے ملی
محفل قرب میں پردے کے ادھر بھی ہم تھے
دست قدرت نے بنایا تو ادھر بھی ہم تھے

سلام

یہ بھی اسلام بھی ہیں اور یہی ایمان بھی ہیں
یہی تفسیر بھی ہیں اور یہی قرآن بھی ہیں
یہ گدائے در معبود بھی سلطان بھی ہیں
خواجہ بوذر و سلمان ہیں سلیمان بھی ہیں
اتنا حق کی عبادت میں سجا رکھا ہے
ہل اتی سورے کا سورہ ہی عطا رکھا ہے

سلام

حسب منشا نے خدا آل عبا نے چاہا
ہم نے جو چاہا وہی رب علا نے چاہا
کیا ہوئی ہم کو کسی اہل وفا نے چاہا
یہ ولا اجر رسالت ہو خدا نے چاہا
ہنس کے صحرائے مصیبت سے گزر جاتے ہیں
ہم گلستان مشیت کی ہوا کھاتے ہیں

سلام

یہی تمہید سخن تھی کہ ہو احسن پیدا
کوئی کہتا تھا یہ کیا قہر ہوا واویلا
جب کہا ہم نے پڑھیں کلمہ تو سنے اس کا بیٹا
کوئی کہتا تھا کہ ناطق ہے یہ قرآن بجا
جب پڑا اللہ کی قدرت کے سب اسرار کھلیں
کیوں نہ پھر اس کی ثنا میں لب گفتار کھلیں

سلام

نہ تھا وہ مفتی تھے ستم کے بانی
جن کی مہروں پہ شہ دیں کی ہوئی قربانی
ہو فضول اور کتابوں کی ورق گردانی
جمع تعریف کے سب آیتیں ہیں قرآنی
مجتمع لفظوں میں ہے رحمت کا صحیفہ دیکھو
کتنا کامل ہے فضیلت کا صحیفہ دیکھو

۱۱۱

دیکھ کر بزم کی حالت کو شقی تھا حیراں
کہا آخر کو مؤذن سے کہ دے اٹھ کے اذاں
جب مؤذن نے کیا حق کی بزرگی کا بیاں
بولے سجاد ہے بیشک وہ خدائے دو جہاں
جب کہا اس نے کہ وہ رب ہے اکیلا ہے
دی شہادت شہِ دیں نے کہ خدا یکتا ہے

۱۱۲

دی صدا اس نے محمد ہیں رسول دوسرا
سر دربار سبھی کہنے لگے صل علی
بولے سجاد حزیں ذکر یہ کس کا آیا
ہیں محمد کی ہوں اولاد میں یا تو ہی بتا
بن پڑا کچھ نہ جواب اس کا جواں کافر کو
سب کے دکھلانے کو بجے میں جھکایا سر کو

۱۱۳

قائل رتبۂ معصوم رہا گرچہ یزید
باز آیا نہ شقاوت وہ شامی پلید
نہ ہوئی قتل کی ہمت پہ رکھی قید شدید
بس کہ قسمت میں تھا ہونا مرے معصوم شہید
کسی دشمن نے نہ شمشیر ستم سے مارا
ہاں بن عبد ملک نے انھیں سم سے مارا

۱۱۴

مدتوں روتے رہے باپ کو با حالت زار
زندگی بھر کبھی حاصل نہ ہوا دل کو قرار
زہر شبیر کی طرح ان کو ملا آخر کار
ماتھے پہ آیا عرق موت کا تب آثار
دم سے سید والا کی گئے خدمت میں
کربلا میں جو بچھڑے تھے وہ ملے جنت میں

۱۱۵

دیا فرزند نے جب غسل تو ان کا تن دیکھا
تھے نشاں بیڑیوں کے پاؤں میں ٹخنوں تک پیدا
نیل تھے پشت پہ دُرّوں کے تو زخمی تھا گلا
جیسے گردن سے ہوا تھا نہ ابھی طوق جدا
اب فنا ہوں میں رسن بستہ و بیمار رہا
قید خانے سے چھٹا بھی تو گرفتار رہا

۱۱۶

دن جب یہ آیا [illegible] پیارا سے سمجھا عه

اے سر ہے کہ فاطمہ کا لال لاڈلا سب سے پیارا

فدیہ ہیں روح و دل [illegible] علی کی اولاد

پایا مقام [illegible] تھا کہ وہی فرزند

اے جان ای جان [illegible]

[illegible]

۱۱۷

سب سے [illegible] ماں جو اماں مسعود

ارشاد فرماتے ہیں بیٹا حسین مظلوم

[illegible] تھا محرم [illegible]

وہ بھی معصوم [illegible] اولاد کی تھی ماں معصوم

[illegible] مظلوم کے پاس

دن [illegible] مسموم کے پاس

۱۱۸

سبک سلطنت [illegible] نام خدا

سر فدا ان پہ [illegible] اولاد ہے ان پہ فدا

[illegible] جدا

[illegible] ادا

بابا پانی [illegible] بلا کا پہلو

اس [illegible] کا پہلو

۱۱۹

[illegible]

[illegible]

[illegible] مصیبت [illegible]

[illegible] مقبول [illegible]

[illegible] جنت کا [illegible]

[illegible] خدایا [illegible]

---

عه مصنف کی والدہ نے بتاریخ ۱۳؍ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ مطابق یکم فروری ۱۹۵۰ء بروز چہارشنبہ انتقال کیا۔

تصنیف مرثیہ ہذا بتاریخ ۲۹؍ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ روز یکشنبہ بوقت شب مطابق ۱۹؍ مارچ ۱۹۵۰ء

باختتام رسید

# مرثیہ

مطلع

# پھر حمرا باب سخن کھول رہا ہے

بند ۱۸۵

در حال امام محمد باقر علیہ السلام

مصنفہ
سید سرفراز حسین خبیر لکھنوی

مطبوعہ
نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

# زیارت حضرت محمد باقر علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ اَهْلِ التَّقْوٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَهٗ عَلَمًا بِعِبَادِكَ وَمَنَارًا لِبِلَادِكَ وَمُسْتَوْدَعًا لِحِلْمِكَ وَمُتَرْجِمًا لِوَحْيِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ ذُرِّيَّةِ اَنْبِيَآئِكَ وَاَصْفِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاُمَنَآئِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

| | |
|---|---|
| ولادت امام محمد باقر علیہ السلام یکم رجب سنہ ۵۷ھ | شہادت امام محمد باقر علیہ السلام ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ |

جائے دفن :: جنت البقیع

١

پھر مدح سرا بابِ سخن کھول رہا ہے
دل بلبلِ سدرہ کی طرح بول رہا ہے
اور معدنِ مدحت سے گہر رول رہا ہے
انصاف نظر میں یہ سخن تول رہا ہے
نقطے ہیں ستارے فلکِ عز و شرف کے
الفاظ ہیں یا موتی ہیں دریائے نجف کے

٢

مدفون نجف میں ہے وہ حکمت کا خزانہ
جبریلؑ جسے کہتے ہیں اُستادِ یگانہ
قرآن کی ہر آیتوں میں اُس کا فسانہ
دن رات یہی میری زباں پر ہے ترانہ
عالم ہی کو آتی ہے نظر شانِ الٰہی
جاہل کو میسر نہیں عرفانِ الٰہی

٣

ہر علم جو میراث رسولوں کی مسلّم
ممتاز فرشتوں سے ہوئے حضرتِ آدمؑ
ہر جہل سے انسان ابوجہل کا ہمدم
قارون کی میراث زر و دولتِ عالم
تحفہ بشر علم کے جوہر کی غرض ہے
انسان کو لازم ہے یہ سمجھے کہ مرض ہے

٤

حاصل ہوئی ہے علم سے انساں کو فضیلت
آئینہ اسی سے ہوئی ہر شے کی حقیقت
بتلاتے ہیں اربابِ یقیں عزت کی بہجت
نسخے ایک سمجھے ہیں کہ قرآں کے بکثرت
ناواقفوں کیواسطے دفتر ہے یہی علم
واقف کیلئے نقطے سے کمتر ہے یہی علم

٥

عالم میں جو پھیلا ہوا ہے علمِ شریعت
تفسیر کے زیور سے مرصّع ہے ہر آیت
وحدت کا سبق پڑھتے ہیں سب جو بکثرت
آباد ہوا مکتبِ دیں کس کی بدولت
مفتاحِ درِ علمِ خدا کس کی نظر ہے
حیدر کا جگر بند ہے عابدؑ کا پسر ہے

(مطلع)
باقر کی ولادت ہوئی عابد کے گھر میں
آیا ہے ثمر علم عبادت کے شجر میں
جز مصحف گل کچھ نہیں بلبل کی نظر میں
عرفان کا جاری ہے سبق دشت و در میں
ساکت ہیں کہ معرفت افروز ہیں غنچے
گل بن ہمہ تن گوش ادب آموز ہیں غنچے

واقف ترے مدح سے کیا ہم کس و ناکس
کیا نقص سراپا سے ہو توصیف مقدس
کہنے کو تو یہ مرثیہ ہے نظم مسدس
پر حضرت باقر کی ثنا سے ہے مخمس
کیوں باغ سخن پر ہے افلاک کا سایہ
اس مدح پہ ہے پنجتن پاک کا سایہ

اقلیم امامت کا ہے پانچواں سلطان
پیدا ہوئے ہیں اس کی ثنا کش کے یہ پیماں
اک پنجتن پاک کا ہے خمسۂ ایماں
ہیں پانچ خمیر دین کی اسلام کا عنوان
ارکان کی گو چار عناصر سے بنا ہے
ہے پانچویں شے روح جو فرمان خدا ہے

پھر مصحف ناطق ہیں تو قرآن ہے صامت
سپارے بھی چپ چاپ ہیں سکتہ میں ہیں ثابت
خاموش روایات ہیں تاریخ ہے ساکت
اک علم سے بھی علم کا اک استاد ہے ثابت
بخشے گئے تھے علم لدنی کے خزانے
پوچھا تھا پڑھا کر انھیں دنیا میں خدا نے

جب وقت سے قائم ہوئی عالم کی بنیاد
اک ہوتا ہے شاگرد تو اک ہوتا ہے استاد
جب کوئی پڑھاتا ہے تو ہوتا ہے سبق یاد
حیرت سے ہیں انگشت بدنداں سخن ایجاد
کیا تھا جو محمد کی طرح یاد نہیں تھا
عترت کا نبی کی کوئی استاد نہیں تھا

---

نسخہ ہے مصحف گل بلبل شیدا کی نظر میں

**۱۱** (مطلع)

گلزارِ مدینہ میں بہار آئی ہوئی ہے
رحمت کی گھٹا چار طرف چھائی ہوئی ہے
بجلی کی تڑپ ابر کی انگڑائی ہوئی ہے
ساقی کا شوق بھی للچائی ہوئی ہے
میخانے کی ہر بارہ دری اوجِ نظر پہ
بیٹھا ہوا ہوں آج کہ پانچوں در پہ

**۱۲**

دو جام پلا شبّر و شبیرؑ کا صدقا
ہے دُہری خوشی تجھ کو ہوا فضلِ خدا کا
دے اپنے نئے آشام کو انعام بھی دُہرا
چھوٹے کا یہ پوتا ہے بڑے کا ہے نواسا
شیشہ ہو نرالا تو نئے ڈھنگ کا ساغر
بادہ ہو حسینیؑ حسنیؑ رنگ کا ساغر

**۱۳**

صدقے ترے ساقی یہ ہے ہنگامِ مسرت
لائے ہیں ملک عرش سے پیغامِ مسرت
ہے حوروں کے ہونٹوں کی مسی شامِ مسرت
دے اپنے دعا گو کو بھی اک جامِ مسرت
فرزند دیا ہے ترے پوتے کو خدا نے
بھر دے دلِ بیکس میں محبت کے خزانے

**۱۴**

ہیں یوں تو سبھی گھر میں محمدؐ کے محمدؐ
ہر صف میں یہ لال بھی ہے مثلِ اب و جد
ہمنام محمدؐ بھی ہے یہ ثانیٔ احمدؐ
آنکھوں کے وہی ڈورے ابرو کے وہی مد
پیشانیٔ تاباں صفتِ بدر وہی ہے
بازو وہی پشت وہی صدر وہی ہے

**۱۵**

تاریخ نہم اور رجب کا وہ مہینہ
تھا روزِ ولادت سے ہوئی ارضِ مدینہ
سجادؑ کے دامن میں رہا دیں کا خزینہ
آغوشِ حسینؑ میں بھی چمکا یہ نگینہ
معصوم پہ معصوم ہی قربان رہا ہے
دو مصحفوں کے سائے میں قرآں رہا ہے

[illegible]

**۲۱**

مولا نے کہا کھیل نہ بچوں کا سمجھنا
یہ بعد مرے ہوگا امام اس نے شنیدا
ان درہموں میں درہم غضبی وہ ملا تھا
کیا طیب و طاہر سے نجس شے کو ملا تھا
ہم لوگ ہیں اولادِ شہنشاہ نجف ہیں
سب خورد و کلاں ایک ہیں اعزاز و حشم میں

**۲۲**

کی عرض محب نے میں فدا اے شہ والا
ان درہموں میں مل گیا تھا اک درہم ایسا
میں اس کو جدا کرنے سے معذور رہا تھا
ہیں بحر عطا آپ خطا عفو ہو مولا
یہ کہہ کے گرا سید عالی کے قدم پہ
قربان ہوا حضرت باقرؑ کے حشم پہ

**۲۳**

بچپن ہی کا یہ واقعہ ہے وارد اخبار
دروازے پہ استادہ وہ تھا اک زرہ دلدار
جابرؓ ہوئے ناگاہ سر راہ نمودار
شہزادۂ کونین سے کہنے لگے اک بار
خادم کے قریب غیرت الیاس (ثانی) و داؤد
دو ایک قدم چل کے گئے پاس در آؤ

**۲۴**

جابرؓ کے قریب آیا جو وہ سید و آقا
کی عرض سیدھا رو ہیں لب زینت دنیا
جس وقت مرا ہجر وہ فرشتوں کا خوش آرا
افلاک سے اک شور اٹھا صلِّ علیٰ کا
جابرؓ نے صدا دی یہ ہے رفتار محمدؐ
دل نے کہا بیشک ہے یہ دلدار محمدؐ

**۲۵**

پھر پوچھا با داب کہو آپ کا کیا نام
شہزادے نے فرمایا محمدؐ ہے مرا نام
بابا مرا عابدؑ ہے علیؑ صلِّ علیٰ نام
دادا کا حسینؑ ابن علیؑ نام خدا نام
سبطین نبیؐ کے ہیں دل و جان سے باپ
جابرؓ نے کہا آپ پہ قربان ہیں ماں باپ

**۲۲۶**

کہا جب ہی باقر نے خود اور دیکھا بیاں
جابر نے لیا بوسہ پیشانی تاباں
کی عرض فدا آپ پہ اے سید ذیشاں
کہتے تھے سلام آپ کو پیغمبر ایماں
شہزادے نے فرمایا سلام ان پہ ہزاروں
ہے تھے یہاں رحمت کے پیام ان پہ ہزاروں

**۲۲۷**

یہ قبل امامت کے ہوئے واقعہ و قوم
فائز جو امامت پہ ہوا ان معصوم
ہر چار طرف علم و فراست کی ہوئی دھوم
نزدیک یہ تھا علم زمانے سے ہو معدوم
مصروف دعا ہوتے تھے گویا سر جھکا کر
منا بھی دیا کرتے تھے در پہ آ کر

**۲۲۸**

دور اموی میں ہوئی مولا کو امامت
جب شام کا حاکم تھا ہشام اہل شقاوت
مرعوب ہوئے سطوت شاہی سے نہ حضرت
اک حال پہ جاری رہا دریائے ہدایت
تعلیم الٰہی کا ہر انداز دکھایا
آیا محل اعجاز کا اعجاز دکھایا

**۲۲۹**

جابر نے کہا اک روز شہ دیں سے جو مانگا
فرمایا مرے پاس نہیں دولت دنیا
اک مدح سرا نے پڑھا تھا میں قصیدا
خادم سے کہا کیسہ زر مجھ سے لے آیا
پایا جو صلہ مدح کا تو طبع بڑھی اور
اک نظم نئی شہ والا میں پڑھی اور

**۲۳۰**

پھر حجرے سے اک کیسہ زر شہ نے منگایا
اس نے جو پڑھا مدح میں کر اور قصیدا
بخشا گیا اک اور اسی طرح سے تورا
آخر وہ ہوا شہ کو دعا دے کے روانا
جابر نے کہا مجھ کو پھر شاہ نے بخشا
شاعر کو صلہ سید ذیجاہ نے بخشا

۱۳۱م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۳م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۴م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۵م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

**۳۶**

بتلا دیا انسان کو جو آیا ہے سزا کیا
کیا علم ہے کیا صورت ہے فیض علی کیا
بندوں کو سکھایا کہ ہے عرفان خدا کیا
ہے نور سموات ارض کے سوا کیا
بہتا ہے ہدایت کا جو دریا وہ بہے گا
حجت سے زمانہ کبھی خالی نہ رہے گا

**۳۷**

تقویم جبل کیا ہے جو سمجھایا تو جانا
بیوقوف کسے کہتے ہیں بتلایا تو جانا
منزل کو فرشتوں کی جو دکھلایا تو جانا
عالم کا سبب کیا کام جو فرمایا تو جانا
تعلیم کسے کہتے ہیں آقا نے بتایا
مفہوم سبب کیا علم کا مولا نے بتایا

**۳۸**

نصرانیوں میں دین کو پھیلا دیا جا کے
راہب کو مسلمان کیا کلمہ پڑھا کے
دشمن بھی اٹھا دہر سے فیض انکا اٹھا کے
پھر اپنا مقرر کیا مردے کو جلا کے
وارث تھے دوزخ کو جو فرمان دیا آیا
منکر کو جہنم سے بھی بلوا لیا آیا

**۳۹**

حضرت سے ہزاروں ہی ہوئے اعجاز نمودار
شمعیں تھیں ہدایت کی کچھ رفتار نہ گفتار
اپنا ہو کہ بیگانہ ہر اک کے تھے مددگار
سرکار امامت سے ہے سب کو سروکار
بلوا اتنا تھا حاکم بھی جگہ ڈھونڈتی ہے تو
جس طرح صداقت ہیں مشکل میں علی کو

**۴۰**

کئی لوگوں نے اک مرتبہ حاکم سے کہا بیت
جب حج کیلئے جاتے تھے ارباب عقیدت
اس راہ میں اک ایسی بھی ہے منزل آفت
ہوتی ہے جہاں جانوں کو پانی کی دقت
چشمہ ہے نہ چشمہ ہے نہ دریا نہ کنواں ہے
شامی و عراقی کے لئے خطرۂ جاں ہے

۳۱

چار دن ہوا نصیب جا کر شاہ کی کلاہ ویران
سستی کالا ہم تھے فن ہوا آس بجا دین بے ان
پھرتی ہیں دریں کہو دانا ہیں آکر نہیں بیاں
پھیلا اک ورد دوان کالا سخمہ فراوان
صاف ملا یہ بیان نہیں ابتدا کہ جا طرب ہیں
کہتی ہیں دریں ابتدا کہ عجب یہ سمجھ ہیں

۳۲

دھار دیں ہم اس تیپوں کی یہ دیں کر بیکا لا دیں
فرق شہر کی صورت ہیں اک بہ سکھا لیں
اور دوا ہوا اترتی کالا ہو بنا ہیں باندیں
اجری سے علاوہ وہ کی نجم الغا ہوا لیں
اجر کا ہوا اک سے کہ رنج بنگ فہ چھپانی
دو لاکوں کو فر نالی بہ یہ اک نجا کر چھپانی

۳۳

چھپا دیدہ ہم سے کہ جوا اکی دل پیو پیچو
وہ یہ ہم سے نجا کہو اجالا اکال مہمل معلوم
دو پلیت اجرا ہیں لطف اجرا نجب معلوم
واقف ہوا اس امر سے سیا ہی ہزار دم
ہو دیکھ ہم بادیا حقیقت کی جاری
فرمان دیا یہ بیان دیا باب جاری

۳۴

اجزا جہ پیچ ہے دوا ملاں فرا سب
اور دو سے دن کہ نہ سنگ کہ عجب لیا فت
اس آتش ہم نہا چلوہ ہوا نا نیز اداریت
دہ یہ ایک دلی جی فہیم حکمت
جا کہ ہم نبا نیازا اک لا یہ حضرت نکلا دفا
منتظر یہ ملا یا ہیں شاہ نجف

۳۵

کہ عجب دیکھ کرا علاوہ سے شب دار
سکھ ہیں چھپا فرما دیں ہم دو لاکوں سالار
بیدا ہوا سا عقل اتر یہ جھجم دو صد اد
جا کہ ہم سے کیا دیا اب جا کے نبا دلوں کلا الٰہ ایام
دو با بود اور جہاں کے اس قدر نبات
اسے لا نجا دہ نا کا نہ ہیں کہ مصفا بیان اذ شاید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۱

رگ رگ میں تو ہی تو ہے تو ہی جاں میں ساقی
داخل ہے مودت تری ایمان میں ساقی
مرقوم ترا وصف ہے قرآن میں ساقی
کیا یہ نطق آیا ہے تری شان میں ساقی
جس دل میں ہو تو غیر کا شیدا نہیں ہوگا
ساغر ترا لب چوم کے جھوٹا نہیں ہوگا

۵۲

مانا کہ رسائی ہے تری عرش علا تک
رکھے تھے قدم دوش رسول دو سرا تک
کعبہ کی جبیں پہونچی نہ نقش کف پا تک
جب ہاتھ سے بت توڑے تھے پہنچا وہ خدا تک
اللہ نے حق بین و حق آگاہ بنایا
معراج کی محفل میں ید اللہ بنایا

۵۳

معراج کی شب دور تھا جن جام کا ساقی
دن کو بھی رہے کیف وہی شام کا ساقی
حافظ ہے تو میرے دل ناکام کا ساقی
ساغر ہو عطا مجکو ترے نام کا ساقی
صہبا و خم و شیشہ و پیمانہ جدا ہو
میخانۂ عالم سے یہ میخانہ جدا ہو

۵۴

گلشن میں ہے ساقی ترے میخانے کی صورت
مینا ہے کلی پھول ہیں پیمانے کی صورت
کیا کیا دل مضطر کو ہے بہلانے کی صورت
جنگل میں نکل جاؤں جو دیوانے کی صورت
ہر ایک جگہ تیری ہی امبر کی نظر آئے
صحرا مجھے میدان غدیری نظر آئے

۵۵

کہسار میں فرہاد صفت جاتا ہوں اکثر
کہتا ہوں پہاڑوں کو بچھا دوں کہ ہے منبر
پھر جاتا ہے پھر چشم تصور میں وہ منظر
بیٹھے ہوئے منبر پہ علیؑ نزد پیمبرؐ
میخواروں میں اللہ کی نعمت کا بنا دور
وہ ساغر صہبائے ولایت کا بنا دم

۶۰

فرما رہی ہیں یہ شعر اے سراسر صفات
بیہودہ جگر سے ... ... اچھا
جب ... ... ... انصاف
باقی رہی اس لئے ... ... اضافات
... ... ... تک
موجود ہیں اس قدر کے ... ابھی تک

۵۹

پیارا ترا باقرِ کرم معدنِ حکمت
بتلا رہا ہے چاہِ مجازی کی حقیقت
ہیں جن و ملک کھوئے ہوئے گوشِ عقیدت
جنبش میں ہیں معصوم کے لب بالب قدرت
سب غیب کے اسرار نہاں کھول رہا ہے
اک شور ہے قرآن یہیں بول رہا ہے

۵۸

مختار ہے تو خانہ کعبہ کا دروبست
اللہ سے شمشیر ملی تجھکو سرِ دست
کھائی ہے ... ... ... جبریل ہے مست
افلاک تہِ ... بالا سے ہے پست
کفار کی روحوں کو ... دھوبیا ہیں
جنات کے سر قطع کیے ... کنوئیں میں

۵۷

ساقی تری اولاد میں ہے یہ مہ سبحہ ساقی
ہے پانچواں دور آج بھی ساتھ میں ساقی
با ... مجازی ہو تو ہو جام ... ساقی
... تری طبیعت کو وہ سنجیدہ مذاقی
... رہے میزان مساوات میں سانغ
اک بات میں قرآن ہوا اک ہات میں سانغ

۵۶

ڈوبے جو محبت میں اُسے کون اُبھارے
پہنچا جو کبھی جا کے میں دریا کے کنارے
... تہہ آب ہے جو ... کے پیارے
موجوں نے کئے ارشد ساقی کے اشارے
گرداب سے کشتی ... لگیں لہریں
موجوں سے مرے ... کی بھی ... لگیں لہریں

**سنہ ۶۱**

احقاف کے سورے میں بھی ہے تذکرہ عہد
ہے ریح عقیم آیا اسی سوئے میں کہ جا
اس واقعہ کو گزرا ہے کافی ہی زمانا
دب کر وہ زمیں نیچی ہوئی اتنی زیادہ
جو تہ میں اترتا ہے جھلس جاتا ہے فورا"
اور قعر جہنم میں وہ دب جاتا ہے فورا"

**سنہ ۶۲**

بے فائدہ یہ سب کد و کاوش ہے سراسر
کچھ فاصلہ پر کھودو کنواں ہے یہی بہتر
پاٹو یہ گڑھا اور زمیں کر دو برابر
پاؤ گے سہولت سے وہاں پانی مقرر
سب خوش ہوئے ارشاد امام دوسرا سے
تعمیر کنواں اور ہوا فضل خدا سے

**سنہ ۶۳**

ان معجزوں سے حاکم شامی تھا پریشاں
رجحان خلائق تھا سوئے قبلہ ایماں
تھی نار حسد قلب ستمگر میں یہ سوزاں
حضرت پہ ستم کچھ وہ کیا کرتا تھا ہاں جب
مصروف رہا دفعی شاہ امم میں
کہ شام میں یکبار کیا قید ستم میں

**سنہ ۶۴**

جب قید سے دی یوسف زنداں کو رہائی
اور وارد مدین ہوا وہ حق کا فدائی
برگشتہ ہوئی اس شہ بیکس سے خدائی
کی ترک سوالات دہائی ہے دہائی
رہنے کی جگہ بھی نہیں دی شہ کو کسی نے
فاقے کئے دو تین جگہ [illegible] نے

**سنہ ۶۵**

تب ایک بلندی پہ گیا وہ شہ عالی
اور اپنے شرف ہر کہ و مہ بستی کے حالی
عرفان کے بادے سے بھرا ساغر خالی
دشمن بھی بنے پیرو والا کے موالی
امت کے خطیب جو شہ نیک حسب تھے
انداز شعیب آپ کی تقریر میں سب تھے

**سنہ ۶۶**

ایک پیر نے تب قوم کو اپنی یہ صدا دی
بتلاؤ تو تم لوگ مسلماں ہو کہ عادی عہ
اب جرم سے توبہ کرے ہر ایک منادی
واللہ یہ ایمان کا ہے رہبر و ہادی
اس وعظ و نصیحت نے جو گھر کر لیا دل میں
جو بر سر شورش تھا خجل ہو گیا دل میں

**سنہ ۶۷**

کھل گئی ہر ایک دکاں پھر اسی عنواں
فاقہ شکنی کے بھی مہیا ہوئے ساماں
راہی ہوئے تب سوئے مدینہ شتاباں
اور گوشہ نشیں ضرب ہوا رہبر ایماں
ہر ایک گھڑی حق کی اطاعت میں گذاری
باقی رہی جو عمر عبادت میں گذاری

**سنہ ۶۸**

تھی زید کو در پردہ جو حضرت سے عداوت
کرتا تھا ہر اک بزم میں مولا کی مذمت
کہتا تھا اب میں ہوں سزاوار امامت
حاضر ہوا اک روز وہ از راہ شقاوت
اپنوں میں نہ تھا کوئی ستمگار کے ہمراہ
بس شہر کا قاضی رہا مکار کے ہمراہ

**سنہ ۶۹**

فرمانے لگے سامنے قاضی کے یہ سرور
خاصان خدا سے نہیں لازم ہے تجھے شر
گر تو کہے ظاہر کروں اعجاز میں پھر
رکھا ہی چھپائے تھا چھری وہ ستم آور
خود گر پڑی وہ بن کے زباں فرش زمیں پر
پہنچی علاوہ اس کے نہ شہ عرش نشیں پر

**سنہ ۷۰**

چلائی کہ یا قرۃ امام دو سرا اب
اے زید یہ دعوی تجھے لازم ہے بھلا کب
غش ہو گیا وہ ڈر سے نہ پورا ہوا مطلب
ہوش آیا تو فرمانے لگے شاہ عرب تب
میں حجت رب حق ہوں الجھتا ہے تو کس سے
جس سنگ پہ لات دو ہی تو پوچھ لے اس سے

---

عہ یعنی کیا قوم عاد سے ہو

قطعہ ۱

اعجاز شہ دیں سے ہوا سنگ وہ گویا
باقرؑ ہیں امام دو جہاں شک نہیں اصلا
اے زید یہ باطل ترا دعویٰ یہ سراپا
فاسد تری نیت ہے برے قصد سے باز آ
یہ سنتے ہی بیہوش ہوا زید دوبارہ
اعجاز کے ناوک نے کیا صید دوبارہ

قطعہ ۲

ہشیار ہوا پھر تو پکارے شہ ابرار
یہ نخل جو ہے پاس گواہی پہ ہے تیار
سنتے ہی جدا نخل زمیں سے ہوا اکبار
سایہ کیا حضرت پہ کیا اس نے بھی اقرار
باقرؑ کا گواہ پیمبرؐ بخدا ہے
برحق ہے امامؑ اور یہی راہنما ہے

قطعہ ۳

اس وقت خجل ہو کے کہا زید نے یا شاہ
دعوائے امامت نہ کروں گا کبھی واللہ
پر شام کے دربار میں پہنچا وہ گمراہ
حاکم سے کہا دیکھ کے دیتا ہوں آگاہ
افسوس یہ کرامت نہیں اعجاز نہیں ہے
باقرؑ سا کوئی شعبدہ پرداز نہیں ہے

قطعہ ۴

ملعون کو یہ سن کے ہوا بغض و عناد اور
سوچا کہ کرے ختم شہ دیں کو کسی طور
افسوس عجب وقت عجب ظلم کا تھا دور
مرقد میں نبیؐ روئے وہ ظالم نے کیا جور
پھر زین پیمبرؐ سے نئی شرم و حیا آہ
اک زین میں پیوست کیا زہر دغا آہ

قطعہ ۵

وہ زین دیا زید کو سمجھا کے ہر اک بات
لایا جو مدینے میں وہ یہ موت کی سوغات
آواز نبیؐ آئی یہ کیا کرتا ہے ہیہات
کیوں چھوڑ رہا ہے خون معصوم کے اوقات
یہ پانچواں ہے میرا وصی حجت حق ہے
آفاق میں یہ میری طرح رحمت حق ہے

[illegible]

جب زید نے وہ زین کی نذر امام آہ
بولا کہ یہیں اسپ پہ بیٹھے ذیجاہ
مولا نے کہا از سعادت یہی ہوں آگاہ
کیوں راہ خدا میں نہ قدم رکھا ہو گراہ
میں جانتا ہوں خوب کہ کیا مجھ پر ہے
پر ٹل نہیں سکتا ہو جو ہنگام قضا ہے

[illegible]

مرقد میں بھی رہا اگھوں خلق سے مظلوم
نعمت میں گرفتار ہو حاکم مذموم
گھوڑے پہ کس زین کو اور بیٹھا وہ معصوم
فرمایا جو کچھ ہو گا پیمبر کی سے معلوم
اک زلزلہ پیدا ہوا افلاک و زمیں میں
وہ زہر اثر کر گیا جسم شہ دیں میں

[illegible]

گھوڑے سے جھکا سر سے گئی موت سپہ کا ساز
بیٹے کو بلا کر کہا سن لے مرے دلدار
بس تین شب و روز کا مہماں ہوں ناچار
تو بعد مرے امت احمد کا ہو مختار
اب جلد مرے واسطے رخت کفن آئے
احرام کا میرے جو وہ پیراہن آئے

[illegible]

سنتے ہی یہ اُس پیرہن پاک کو جعفر
رخسارہ پہ رکھ کے فرمایا کہ دلبر
کرنا ہو سفر سب کو یہ اک روز مقرر
گر ضعف مرے ہجر میں قرباں میں تجھ پر
بھر آیا جو دل سرور دلگیر کو رونا
رونا نہ مجھے حضرت شبیر کو رونا

[illegible]

پھر شیخ سے یہ کہنے لگے سید ابرار
بازار میں شیعوں کی امانت کو خبردار
ورثہ میں کتب وغیرہ ہو بند نہ زنہار
کچھ میں نے الگ کر دیے درہم و دینار
دس سال رقم صرف ہو یہ زر غم میں
دس مجلسیں ہوں فاتحہ خوانی کی منا میں

**بند ۱**

یہ کہہ کے پڑھا کلمہ سدھارے شہِ مظلوم
میت پہ فرشتوں کے بھی نالوں کی ہوئی دھوم
بیٹے نے دیا غسل اٹھا لاشۂ معصوم
اصحاب بھی ہمراہ ہوئے بادلِ مغموم
دفنائی گئی لاش شہِ نیک سیر کی
سجاد کے پہلو میں بنی قبر پسر کی

**بند ۲**

اے مومنو سر پیٹو کہ فریاد کی ہے جا
باقر کی شہادت کا سنا واقعہ سارا
عزت سے اٹھایا گیا معصوم کا لاشا
بیٹے نے دیا غسل ہوئے ساتھ احبا
تربت بھی بقیعے میں ملی اور کفن بھی
برپا ہوئی پُرسے کیلئے بزمِ محن بھی

**بند ۳**

یاد آگیا اک ماریہ کا سیدِ مغموم
وہ کون حسین ابن علی پانچواں معصوم
مارا گیا ہے ظلم کے میداں میں وہ مظلوم
کاٹا گیا جب خنجرِ فولاد سے حلقوم
افسوس اٹھایا نہ گیا شاہ کا لاشا
پامال ہوا سیدِ ذیجاہ کا لاشا

**بند ۴**

ہے قاعدہ کاندھوں پہ اٹھاتے ہیں جنازا
واں تیروں کی (نوکوں) سرکوں پہ رہا لاشۂ مولا
بے غسل و کفن حیدرِ کرار کا پیارا
جلتی ہوئی ریتی پہ محمد کا نواسا
کیسا کفن افسوس لٹا رختِ بدن بھی
باقی نہ رہا جسم پہ ملبوسِ کہن بھی

**بند ۵**

جب خون کی بارش ہوئی میت وہ نہائی
آندھی نے فقط خاک کی چادر بھی اڑھائی
چالیس دن افسوس لحد بھی نہیں پائی
ہاں رات کے دامن نے فقط لاش چھپائی
لاشے پہ بہن اشکوں سے منہ دھونے نہ پائی
بیٹی بھی گرفتار ہوئی رونے نہ پائی

۲۰۹

کٹا جو عون جری آہ زینب کا لال قتل ہوا
ہوا وہ وقت دعا عرض کی الٰہی کل ہو گیا
پہنچ گئے وہ الٰہی یہ سرو قد نوجوان کا
جو صدقے ہوں گے مولا کے صدقے میں پیارے اٹھ کے غفار
بہت سے کر کے بکا سر کو مقبول کر
پہنچ گئے ہیں ...

---

بحمدہٗ تصنیف مرثیہ ہذا بتاریخ ۱۰ ر جمادی اول ۱۳۷۰ھ باختتام رسید، مدت تصنیف دس روز

(جو صاحب یہ مرثیہ پڑھیں مصنف کے لئے دعائے خیر کریں۔)

# قطعہ تاریخ طباعت کتاب ہذا

## مصنفہ سید واجد حسین صاحب مطہر برادر و شاگرد رشید حضرت خبیر مدظلہ

خضر فن مرزا محمد جعفر اوج — جانشین حضرت مرزا دبیر
شاعری میں وہ وحید العصر تھے — بے عدیل و بے مثیل و بے نظیر
ہیں جہاں میں اُن کے شاگرد رشید — مدح خوان مخبر صادق خبیر
چاردہ معصوم کے احوال میں — لکھے ہیں چودہ مسدس بے نظیر
ہوئے خلد اُس نظم نورانی میں ہے — اس لئے دو نام ہیں اُس کے شہیر
ایک تو ہے "بدر کامل" اُس کا نام — اسم تاریخی "گلستان خبیر" ۱۳۷۲
منقسم دو حصوں میں ہے یہ کتاب — پہلا حصہ چھپ گیا ہے بے نظیر
للہ الحمد ایک اک حصہ بنا — ہفت آیات کمالات خبیر
اسم تاریخی سنِ تصنیف ہے — لکھو تاریخ طباعت بھی مطہر
عندلیب طبع ہے یوں نغمہ زن — ۱۹۵۶ ہے نہالِ تازہ تصنیف خبیر

## مصنفہ جناب ملا عبد الحسن صاحب اکمل شاجاپوری مجاور درگاہ شریف ٹانکہ ڈون گاؤں اورنگ آباد دکن شاگرد حضرت خبیر

بدر کامل کا حصۂ اوّل — جلوہ آرا ہے مثل نام خبیر
لکھو تاریخ طبع اے اکمل — اے زہے مشعل کلام خبیر
۱۳۷۶

# قطعہ تاریخ

مصنفہ سید علی اطہر صاحب نوری مرغوب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ایم ای ایس تلمیذ حضرت خبیر حامد پارک لکھنؤ

ہیں جناب خبیر خوش تقریر — عندلیب ریاض اوج و دبیر
واصف آل منتخب صادق — عارف شان صاحب تطہیر
مثل قرآں ہر ایک ہے معصوم — سب کی مدحت ہے نور کی تفسیر
یہ ارادہ یہ حوصلہ یہ خلوص — مرحبا شاعر بلند ضمیر
جتنے مقبول تھے وہ پاک اعداد — اتنے ہی مرثئے کئے تحریر
ہیں ضیا بار دین کے تارے — بدر کامل ہیں جن کی ہے تنویر
مرثئے سات ان میں سے فی الحال — چھپ رہے ہیں بفضل رب قدیر
ہر مسدس ولا کا آئینہ — ہے سراپا خلوص کی تصویر

بہر تاریخ طبع اے مرغوب
لکھو "پاکیزہ بوستان خبیر"
۱۳۷۶ھ

---

## قطعہ بصورت دیگر

بدر کامل بیاض مدحت آل — ہے عدیم النظیر پاکیزہ
لکھو تاریخ طبع اے مرغوب — بوستان خبیر پاکیزہ
۱۳۷۶ھ

# قطعہ تاریخ

مصنفہ جناب ڈاکٹر رفیق حسین صاحب رفیق ایم۔ بی بی۔ ایس (قیصر ہند) سابق سول سرجن

جو ہیں مداح حضرت شبیرؑ ہیں وہ سب رتبہ دان ذات خبیر
گو نہیں خاندان میں شامل ہیں مگر یادگار اوجؔ و دبیرؔ
جملہ اصناف شعر میں ہیں وہ فرد اے زہے فیض درس گاہ ضمیرؔ
چودہ معصوموں کے لکھے حالات ہر مسدس ہے آپ اپنی نظیر
"بدر کامل" میں کی گئی ہے رقم مدحت عترت سراج منیرؔ
نظم میں چار چاند کیوں نہ لگیں جمع ہوں جب چہاردہ تنویر

لکھ رفیقؔ اب یہ مصرع تاریخ
ماہِ روشن ہے شاہکار خبیرؔ
۱۹۵۶ء

# قطعہ تاریخ

مصنفہ بیگم میجر آغا ذاکر حسین صاحب ہمشیرہ و شاگرد جناب خبیرؔ

بدر کامل سے صاف ہے روشن نقطہ نقطہ ہے اس کا پر تنویر،
فکر تاریخ طاہرہ ہے اگر کہہ دو۔ "اعجاز کا ثبات خبیرؔ"
۱۳۷۶ھ

# دیگر

مصنفہ ڈاکٹر سید لائق علی صاحب ہنرؔ خواہرزادہ و شاگرد جناب خبیرؔ

ہیں فلک پر تارے میں سرگوشیاں "بدر کامل" کا نمایاں ہے جمال
اے ہنرؔ تاریخ کی کیوں فکر ہے دیکھو یہ نظم خبیرؔ باکمال
۱۹۵۶ء

# معذرت

میں نے انتہائی کوشش کی کہ اس کتاب میں کتابت کی غلطی رہنے نہ پائے مگر کیا کروں کہ صحت کا کام میں نے خود انجام دیا اور کلام یاد ہونے کی وجہ سے غلطی پر نگاہ نہ پڑ سکی بہر کیف یہ صحت نامہ جس کو غلط نامہ کہتے ہیں پیش کش خدمت ہے۔ قصور وار حقیر

## صحت نامہ بدر کامل حصہ اول

ٹائٹیل کے دوسرے رخ پر فہرست مراثی کے آخر میں بجائے امام محمد باقرؑ امام جعفر صادقؑ لکھ گیا صحت فرمالیجے

| صفحہ | بند | مصرع | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ۶ | ۸ | ۱ | ینی | بنیؐ |
| ۶ | ۲۰ | ۱ | دوں | دونوں |
| ۷ | ۲۵ | ۴ | ہم اس | تم اس |
| ۱۲ | ۵۲ | ۶ | کچھ نہیں ہے | کچھ اور نہیں ہے |
| ۱۳ | ۵۳ | ۶ | درد | ورد |
| ۱۳ | ۵۵ | ۳ | حول | حوروں |
| ۱۳ | ۵۵ | ۶ | سایہ | سایہ |
| ۱۶ | ۶۶ | ۳ | سایقے | ساقی |
| ۱۶ | ۶۹ | ۳ | اُڑتے | اُڑنے |
| ۱۶ | ۷ | ۵ | سنی نہیں یہ | سنی یہ نہیں |
| ۱۸ | ۷۷ | ۱ | رحمت کا تھا | رحمت تھا |
| ۱۹ | ۸۲ | ۳ | دم کھینچنے | دم کھنچنے |
| ۲۱ | ۹۳ | ۲ | ہمت میں | ہمت یہ میں |
| ۲۷ | ۵ | ۲ | ذات صفت | ذات و صفت |
| ۲۸ | ۷ | ۴ | سراج و منیر | سراج منیر |
| ۳۰ | ۱۷ | ۵ | الام (نسخہ) | اسلام (نسخہ) |
| ۴۴ | ۸ | ۵ | نشا دیا | نشاں دیا |
| ۴۶ | ۲۰ | ۶ | سی آگئی | سما گئی |
| ۴۷ | ۲۲ | ۱ | بہار کے | بہار کی |
| ۴۸ | ۲۶ | ۵ | .بہار کا | ریاض کا |
| ۴۹ | | | صفہ ۵۹ | صفہ ۴۹ |
| ۴۹ | ۳۱ | ۳ | ہے ہیں | جمائے ہیں |
| ۵۱ | ۴۴ | ۱ | بم | شمیم |
| ۷۲ | ۷ | ۳ | مشاقی | مشتاقی |
| ۷۷ | ۴۲ | ۳ | بلند آقا | بلند وقار |

| صفحہ | بند | مصرع | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ۷۷ | ۳۵ | ۲ | حور نشاں | حور تھا وہ |
| ۷۸ | ۳۸ | ۶ | .بول اُٹھے | .بول بھی دے |
| ۸۵ | ۷۳ | ۱ | فرح | فرس |
| ۸۶ | ۸۰ | ۲ | تھا بر بھی | تھا وہ بر بھی |
| ۸۷ | ۸۴ | ۱ | لا پینے پانی | لایا پینے کے پانی |
| ۹۴ | ۹ | ۵ | شبیر | شبیر |
| ۹۴ | ۹ | ۶ | شبیر | مشبیر |
| ۹۵ | ۱۴ | ۴ | ننھے دل | ننھے سے دل |
| ۹۷ | ۲۵ | ۲ | بر رنگ | برنگ |
| ۹۸ | ۲۹ | ۲ | خشک | خنک |
| ۹۹ | ۳۳ | ۲ | عارض تاباں | منیر تاباں |
| ۱۰۰ | ۴۰ | ۳ | بھر آئی | پھر آئی |
| ۱۰۱ | ۴۱ | ۴ | گرے | گر کے |
| ۱۰۱ | ۴۵ | ۶ | یا وفا | با وفا |
| ۱۰۴ | ۶۰ | ۲ | شاہ حسین | شاہ و حسین |
| ۱۰۸ | ۸۰ | ۱ | فیض چشمے ہیں کوثر تسلیم | فیض کے چشمے ہیں کوثر و تسنیم |
| ۱۰۹ | ۸۱ | ۱ | جو شمشیر | جوہر شمشیر |
| ۱۱۰ | ۸۸ | ۱ | سن نو | سن تو |
| ۱۱۱ | ۹۵ | ۲ | شہنشاہ انما | شہ انما |
| ۱۱۶ | ۱۲۰ | ۴ | نگاہیں نہیں | نگاہ نہیں |
| ۱۱۹ | ۱ | ۲ | گھٹا فانی | گھٹا پانی |
| ۱۳۱ | ۶۵ | ۵ | اعجاز کرامات | اعجاز و کرامات |
| ۱۳۲ | ۶۸ | ۴ | سر فراز | سرافراز |

| صفحہ | بند | مصرع | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ١٣٤ | ٧٦ | ٤ | دہول | دہوں۔ |
| ١٣٦ | ٩٠ | ٥ | جوروجفا | جوروستم۔ |
| ١٣٧ | ٩٤ | ٥ | قیدیو | قیدیوں۔ |
| ١٤٠ | ١٠٩ | ٣ | پڑہتے کلمہ تھے | پڑہتے ہیں کلمہ یہ ہے۔ |
| ١٤٩ | ٢٤ | ٢ | سیدھارو | سدہارو۔ |
| ١٥٦ | ٥٧. | ٦ | ہاتھ | ہات۔ |
| ١٥٧ | ٦١ | ١ | اسد | اسکا۔ |

# خوش خبری

بدر کامل حصہ دوم بھی زیر طبع ہے جس میں سات مرثیے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام عصرؑ تک کے حالات نظم کئے گئے ہیں کم سے کم اتنی ہی ضخامت ہے یعنی دس جزء سے زیادہ قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ؍ دو روپیہ آٹھ آنہ

پروپرائٹر ممتاز بک ایجنسی
نخاس لکھنؤ

# شیعیان امیرالمومنینؑ کا محبوب و ہر دلعزیز ماہنامہ اصلاح کھجوا (بہار)

جنوری سنہ ۱۹۵۴ء (تقریباً ۵۰ سال) سے دین حق کی حمایت و ترقی میں مشغول ہے اور مذہب شیعہ کی ناقابل فراموش خدمات انجام دے چکا ہے، خداوند عالم کی تائید پر بھروسہ کر کے جنوری سنہ ۱۹۵۱ء سے

## حضرت امیرالمومنینؑ کی عظیم الشان سوانح عمری

پیش کر رہا ہے خدانے چاہا تو یہ سوانح عمری مذہب شیعہ کے حق ثابت کرنے کا بہترین خزانہ ہوگی، یہ سوانحعمری کئی جلدوں میں ہوگی اور رسالہ اصلاح کے ساتھ ہر سال ایک جلد شایع ہوگی۔ ابتک ۵ جلدیں شایع ہو کر ہمہ گیر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں

## اعجاز الولی (پہلی جلد)

جس میں دکھایا گیا ہے کہ جس طرح قرآن مجید پیغمبرؐ کا زندہ معجزہ ہے کہ آج تک کروروں مخالفین اس کا جواب نہ لا سکے اسی طرح پیغمبرؐ کے اہلبیت خصوصاً حضرت امیرالمومنینؑ کی ذات بھی اسلام کا عظیم الشان اور بے مثل معجزہ ہے کیونکہ حضرت کے مخالفین بھی گذرے گئے جو حضرت کے فضائل و کمالات، دینی خدمات چھپانے بلکہ مٹانے کی انتھک کوشش کرتے رہے مگر وہ لوگ کسیطرح آفتاب پر خاک نہ ڈال سکے اور اب بھی حضرت کے علمی و دینی اور دنیوی کارنامے کتابوں میں اس کثرت سے بھرے ہوئے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا کے سوا کسی کے بھی نہیں مل سکتے، لکھائی، چھپائی بہترین۔ حجم ۵۰۰ صفحے قیمت صرف سات روپے مجلد

## قرآن ناطق (دوسری جلد)

جس میں دکھایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں جس قدر فضائل و مناقب امیرالمومنینؑ اور اہلبیت طاہرینؑ کے بھرے ہوئے ہیں ان کا عشر عشیر بھی کسی اور کا نہیں مل سکتا تقریباً ۵۰۰ آیتیں علماء اہل سنت کی معتبر ترین کتب تفسیر و حدیث کے حوالوں سے نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج کی گئی ہیں جو حضرت امیرالمومنینؑ اور اہلبیت طاہرینؑ کے متعلق نازل ہوئیں، لکھائی چھپائی بہترین، قیمت صرف چھ روپے (ﮨﻌﮧ)

## ثقل اکبر (تیسری جلد)

جس میں صحاح ستہ اور دیگر مسلم الثبوت کتب احادیث اہل سنت کی وہ تمام حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں جو پیغمبرؐ نے امیرالمومنینؑ کے متعلق ارشاد فرمائیں، اس جلد کی ترتیب تالیف اس حسن و انتظام کے ساتھ کی گئی ہے کہ مطالعہ کرنیوالا خود فیصلہ کرے کہ حضرت امیرالمومنینؑ یقیناً نفس رسول تھے اور پیغمبرؐ کے بعد اسلام کا سرپرست و محافظ ایسا ہی ولی خدا ہونا چاہئے جس کا درجہ حضرت پیغمبرؐ سے اتنا ملتا جلتا ہو کہ دونوں میں بہت کم فرق ہو سکے۔ قیمت صرف پانچ روپے (ﮨﮯ)

## حضرت امیرالمومنینؑ (چوتھی جلد)

جس کے پہلے حصے میں حضرت کے خاندان اور بزرگوں کے مفصل حالات لکھ کر حضرت کی ولادت با سعادت سے حضرت رسولِ خداؐ کی وفات حسرت آیات تک کے پورے سوانح زندگی کمال تحقیق و صحت سے درج کئے گئے ہیں، قیمت چار روپیہ (للعہ)

حضرت امیرالمومنین حصہ ثانیہ جس میں وفات پیغمبرؐ سے تیسری حکومت تک حضرت کے سوانح حیات کمال تحقیق و جامعیت سے لکھے گئے ہیں، قیمت آٹھ روپیہ (ﮨﮯ)

## منیجر اصلاح کھجوا (صوبہ بہار)

Sn